

احکامِ عالمِ گیری

تصنیف

حمید الدین حسان

ترجمہ

ڈاکٹر مولوی خالد حسن قادری

ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ
۲۔ کلب روڈ، لاہور



TooBaa-Research-Library

﴿احکام عالمگیری﴾

فارسی تصنیف

حمید الدین خان

ترجمہ: ڈاکٹر مولوی خالد حسن قادری

پیشکش: طوبیٰ ریسرچ لائبریری

toobaa-elibrary.blogspot.com/

اعظام عالم کیری

۲۵۱

تصنیف بنڈیا

۴۳۴

از

جمیل الدین حنان

۸۰۸ : ۱۹۹۳

لاہور

۶۹۹

مولوی خالد حسن قادری لندن

۱۹۹۳

ادارۃ ثقافت اسلامیہ

۲- کلب روڈ، لاہور

پیش لفظ

اورنگ زیب عالمگیر (وفات ۱۷۰۷ء) خاندان تیموریہ کا آخری اولوالعزم حکمران ہے، جس کی بیدار مغزی، جنگ کشی اور درویشانہ زندگی مثل تاریک میں ایک منیر ایشل بن چکی ہے۔ وہ اپنے صوبہ اعلیٰ ظہیر الدین بابر کی طرح تیار اور ظلم و فساد کا وحشی تھا۔ ان امور کا اعتراف ان لوگوں نے ہی کیا ہے جو نہ صرف اورنگ زیب کے بعض سیاسی فیصلوں سے اتفاق نہیں کرتے بلکہ انہیں مغل سلطنت کے انقطاع زوال کا سبب بھی گردانتے ہیں۔ یہ اورنگ زیب کی فساد کی شخصیت تھی جس نے انقطاع زوال اور سادہ خانہ خاتون کو آگے بڑھنے سے روک دیا تھا۔ چوٹی اور گریب کی پانچویں سو برس، تو اس کے ملائق، ناقابل اطمینان اور عیش پسند خاندان نے ان طاقتوں کے سامنے جیسا زوال دیا اور دولت و سوائی کے سرخ گھونٹ کو پیٹے پر تیار کر گئے۔ اس وقت گول کو حساس ہوا کہ ایک مضبوط طاقت اور سیاسی استقامت کے بغیر من و ماباشی کی زندگی بسر کرنا ممکن قدر دشوار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اورنگ زیب کی غیر معمولی شخصیت، اہل علم اور عوام الناس دونوں کی نگاہ کو برابر مرکز جذبہ بنی۔ اورنگ زیب کی شخصیت کا ایک پہلو وہ ہے جسے ہم قناعت عالمگیری میں دیکھتے ہیں جہاں وہ ایک نظم اور فاضل شناس باپ کی صورت میں نمودار ہوتے ہیں اور سلتے سے جیڑی کر فحشیت کے نظر آتے ہیں۔ اسی شخصیت کو ہم ترجمہ کرتے ہیں۔ ”اس کا عالم گیری“ میں ایک مدبر اور بیدار منظر حکمران کی صورت میں دیکھتے ہیں۔

طبع اول	۱۹۹۳
ناشر	ڈاکٹر رشید احمد جالندھری ناظم ادارہ تحافت اسلامیہ، ۲- گلاب روڈ، لاہور
طبع	طبع پہلی بار لاہور
قیمت	۱۰۰/- روپے

اس کتاب کی طباعت، اشاعت
اکادمی ادبیات پاکستان، اسلام آباد
کی ملاحظہ کی دولت نسک
نچوٹی ہے شکریہ!

جند پارسی شعراء کے اشعار کو نقل کرتے ہیں اور بعض مقامات پر قرآن مجید کی آیات کو کلمہ اور احادیث نبویؐ، قرآن حدیث میں احادیث کے تمام کلمی ذکر کرتے ہیں مثلاً ایک خط میں انہوں نے مشہور حدیث "انما الاعمال بالنیات" (اعمال کا دار و مدار نیت اور ارادے سے وابستہ ہے) درج کی ہے، اس حدیث پر اردو نگزیب لکھتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے بلکہ درجہ کوثر کے قریب ہا پتہ ہے۔

حمید الدین خاں کی کتاب احکام عالمگیری میں ہم اردو نگزیب کو ایک دوسری جی دنیا میں دیکھتے ہیں جہاں وہ ایک مدبر اور جند پارسی تسلیم کے روپ میں سامنے آتے ہیں امور سلطنت میں روماسا کرنے والی بنیٹیں کا۔ خواہ اس کا مرکب کوئی شہزاد ہو یا کوئی سرکاری افسر جس سے ماسا کرتے ہیں۔ وہ اس ماسا کو خدا میں، اخلاقی اور سیاسی طور پر ضروری گناتے ہیں۔ ان ظانی امور اور اخلاقی اقتدار کے باہمی رشتے کو ناگزیر جانتے ہیں اور ماسا رشتے کے ٹوٹ جانے کو سلطنت کی بربادی تصور کرتے ہیں اور نگزیب سرکاری ملازمین کے ذاتی قصا کو اپنے فیصلوں پر اثر انداز ہونے کی اجازت نہیں دیتے مثلاً احکام نمبر ۴۵ میں آپس کے ایک دفعہ امر سرکاری اہل کار نے اور نگزیب کی خدمت میں درخواست پیش کی "بٹنی گری کی" (بٹنی گری ٹکھ "ایات کا ایک بڑا منصب تھا) دونوں کرایا میں اور ان دونوں پر بد مذہب اور وحشت ایرانی مقبوضین۔ یعنی دونوں جگہ شیعہ حضرات خانہ میں آگ ایک بٹنی گری کی مذہمت اس پرانے خادم کو مذمت فرمائی ماسا تو ان کی تقویت (یعنی نکل مسک) کا باعث بھی ہو گا اور ملعون کا فروں سے کام کو چھینا بھی جائے گا؟

اس عرضی پر اردو نگزیب نے لکھا: "تو کچھ اس نے (دروازہ گزار) اپنی قدیم خدمات کے سلسلہ میں بیان کی ہے، وہ سچ ہے اور سب تو حق قدر والی جی عقل میں آتی ہے کچھ بد مذہب ایرانیوں (شیعوں) کے متعلق گفت ہے (اس سلسلہ میں خیال

رقعات عالمگیری میں وہ اپنے جیسے کو ایک خط میں ہندو کے گناہوں اور ہندو بزرگ و بزرگ کے عقو و کرم کا ذکر کرنے کے بند کھینے ہیں: "ناکر وہ گنہ و درجہاں کیت بگو" (کون ہے جس نے دنیا میں گناہ نہیں کیا، یہ عریضام کی رہائی کا ایک معرہ ہے لیکن اردو نگزیب نے یہاں دوسرے معرہ کو "ان کس کو گناہ نہ کر چوں زبست بگو" (کو نہیں لکھا، کیونکہ شہزادہ شرفی کی یہ ترنگ کہ "گناہ کئے بغیر زندگی کیونکر بسر کی جاسکتی ہے؟" مقام کی تسبیح گئے ہم آہنگ نہیں تھی۔ اور نگزیب کے اخلاقی اور ادبی شعور نے اس معرہ کو حذف کر کے بتا دیا کہ شر کے امتثال میں سلیقہ چاہیے۔ ورنہ ہم نے پڑھے لکھے لوگوں کو شر کے انتخاب اور امتثال میں "موسا" "ہموتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس خط میں مزید لکھتے ہیں: "میاں عبداللطیف۔ قدس سرہ الشریف کی زبان (مبارک) سے ایک نادر بات ہم نے یاد کر رکھی ہے، وہ ہے کہ خدا نارس کو مزاج میں راہ دینا اور اہل حق کو دروازے سے دھکا دینا بدترین گناہ ہے" (مکتبہ نمبر ۱۷۹)

ایک دوسرے مکتوب میں لکھتے ہیں: "مکہ مکرمہ کے شریف (حاکم) نے ہندوستان کی دولت و ثروت کے بارے میں بہت کچھ سن رکھا ہے، چنانچہ وہ ہر سال طلب منفعت کے لیے اپنا بیٹا بھیجتے ہیں۔ یہ "خدا نے جو ہم حاجت مندوں کیلئے بھیجتے ہیں، اس کے بارے میں خیال رہنا چاہیے کہ وہ اسی جامع (ماہجندوں) تک پہنچ گیا ہے۔... اگر کسی درجہ سے بد صورت لیکن نہ بڑو پھر یہ رقم اس ملک (ہندوستان) کے حاجت مندوں کو کیوں نہ ہم پہنچائی جائے کیونکہ تمام مقامات میں اسی پاک ذات کی جلوہ گر کی ہے" (رقعہ نمبر ۱۷۴)

ان خطوط سے پتہ چلتا ہے کہ اردو نگزیب کو فارسی اور عربی ادب پر کس قدر عبور حاصل ہے۔ ان خطوط میں وہ موقع کی مناسبت سے سعدی، رومی اور دوسرے

رکھنا چاہیے کہ دنیا کے کامل میں مذہب کا واسطہ کیا معنی رکھتا ہے اور امور انتظامی میں تعصب کیا فعل؟ ”کم و بیش مکمل ولی الدین“ (قرآن کی آیت کی تفسیر) اگرچہ قاعدہ و مقعر ہوتا تو پھر تمام راجاؤں اور ان کے متعلقین کو ہم خوف کر دیتے۔ ہاتھ لوگوں کی تبدیلی کے لئے کے نزدیک مذہب بات ہے۔ (ص ۷۹، ۷۸)

احکام عالم گیری کی حکم نبرد میں ایک وصیت میں اورنگ زیب لکھتے ہیں:

”اس ماضی طریق ماضی کو پاک و مقدس تربت حسین علیہ السلام کی چادر میں پیٹا اور پٹا کیا ہاں ہے کیونکہ کہ ہوں کے سحر میں عرق شدہ لوگوں کے لئے سوائے اس درگاہ سے اچھا کئے رحمت اور مغفرت نہیں ہے۔ اس سادہ عقلی کا سامان (چادر تربت امام حسینؑ) افزہ اور عہد بادشاہ علی زادہ غالب جاہ کے پاس ہے۔“

ایسی وصیت میں مذہب لکھتے ہیں: ”قرآن شریف کی آیت سے (جمع کیے ہوئے) تین سو یا پانچ سو پے تیرے صرف خاص ہیں۔ وفات کے دن فقر اکوڑے دیئے جائیں۔ وجہ یہ ہے کہ قرآن شریف کے نزدیک کتابت قرآن کی اہمیت میں ناہمازی ہونے کا شہید ہے (اس رقم کو) فتن کی ضروریات میں صرف نہ کرے (ص ۳۲، ۳۳)

کسب رزق میں یہ احتیاط اور کسب معاش میں یہ چھان بین بے شبہ ضروری لوگوں کا مشورہ ہے۔ ان واقعات سے سامع ریاست میں اہمیت اور بڑی اہمیت کا لفظ نیز کسب رزق میں انتہائی احتیاط اور اورنگ زیب کی دوستی نظر و درجہ شریفی کے مکمل وفاداری اور شخصی تعصب سے دور کی کا پتہ چلتا ہے۔

احکام عالم گیری میں جہاں حمید الدین خان نے جسے اورنگ زیب قریب بننے کا موقع ملا ہے، اورنگ زیب کے پختہ انتظامی اور معنوی افکار کا تذکرہ کیا ہے، وہاں اس نے اورنگ زیب کے ماضی کا بھی ذکر کیا ہے۔ اورنگ زیب جب حیدر آباد دکن میں موبہ دہرتے اس وقت وہ ایک صنف نازک کی جو زین آبادی کے نام سے

معروف تھی مشنوں کا نثار دہرتے اور اس کے شوق میں اس قدر بے قابو ہو گئے کہ اپنے ہاتھ سے شراب کا پیاز پھر پھر کرنا اور عالم نشہ و سرور کی دغا بیاں دیکھنا کہتے ہیں ایک دن زین آبادی نے اپنے ہاتھ سے جام ہر ذر کے اورنگ زیب کو یاد اور امر کیا کہ بول سے لگے۔ شہزاد نے جرحہ مجنونانہ کے ساتھ انتہائی یکسو کر عیش و دل پاشی کا امتحان اس کام سے اپنے پر کو خوف نہ کر۔۔۔۔۔ لیکن اس حیدر کو جہم نہ آیا۔۔۔۔۔ لیکن چونکہ اس انہوں سارے دیکھا کہ شہزاد بے بس ہو کر چٹنے کے لئے آمادہ ہو گیا ہے، خود اپنا پس کے بول سے کھینچا اور کہا: ”غرض امتحان عشق بود کہ تیرے کا معنی شہزاد (مقتدر تبار سے عشق کو تیرے کا نہیں بلکہ عشق کا امتحان تھا)۔“

اس داستان کو احکام عالمگیری کے علاوہ شاہ نواز خان نے مازہ مزاج میں بھی لکھا ہے، بلکہ بقول جادونا تہذیب سرکار بہتر طور پر لکھا ہے، اس واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے اچانک کام آزاد لکھتے ہیں: ”اس سے (داستان ماضی سے) معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ اولو الامر میںوں کی غلب نے اسے بوسے اور تہج کا بنادیا تھا لیکن ایک زمانہ میں گوشت پرست کا آدمی بھی یہ چکا چلتا تھا۔“

زین آبادی کی داستان عشق سے جہاں اورنگ زیب کے دل درد آشنا کی خبر دی ہے وہاں اس نے جہاں ماضی تہج تہجوں کا بھی پردہ چاک کر دیا ہے۔ مثلاً اورنگ زیب نے زین آبادی کو اس کے آقا سیف خان سے حاصل کیا بیعت نشان سے زین آبادی کے عرصے میں چتر پانی کا مطالعہ کیا اور اورنگ زیب کے عرصے میں خاص میں تھی اور جب قبول کر لیا گیا: ”بہرینہ وہ (چتر پانی) انکار کر دی کہ میں (سیف خان کے پاس) نہیں جاتی، لیکن اس نے کہا کہ اگر اپنی جان کی تہج پائی ہو تو فوراً پلج جاؤ: چنانچہ مجبور ہو کر وہ نکلیں۔“ (ص ۲۵)

اس قسم کے ماضی واقعات بے شبہ ذوقیہ علم پر گراں گزرتے ہیں۔

شکستہ جہان پورہ دی ۱۹۹۳ء میں ۲۵۵ - ۲۶۹ (مؤثر لکھ نام)

لیکن عبد الدین خان نے انہیں پوری دیانت سے سپردِ قلم کر دیا ہے جس سے اس
عہد کی اجتماعی زندگی کی گرائیوں کا پتہ ملتا ہے۔ لطف کی بات یہ کہ خود اورنگ زیب کو ان غزالیوں
کا علم تھا اور شہنشاہی حاکم کے بعد اس کا وہ گریب حکومت انتہائی برائیوں پر قابو نہیں
پا سکی۔ اس امر کی پیش گوئی اصحابِ نجوم نے کر دی تھی جو اورنگ زیب کے علم
میں تھی۔

انتقد احکام عالم گیسری اپنی غیر معمولی اہمیت کی وجہ سے ان تحریروں میں شامل
ہے جن کا پڑھنا اورنگ زیب کی شخصیت کو سمجھنے کے لیے نہایت ضروری ہے اس
کتاب سے اورنگ زیب کے بارے میں پچیل ہوئی بہت سی غلط فہمیاں دور ہو جاتی ہیں
یہ شہیدِ فطرت نے انہیں غیر معمولی صلاحیتوں اور توانائیوں سے نوازا تھا جن کی وجہ سے
وہ پوری نصف صدی تک پورے وقت اور دیر اور شکوہ سے نوالا داخل خطاط کی طاقتوں
کی راہِ روک کر کھڑے رہے۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ صحت مند اخلاقی اور سیاسی زندگیوں
پر کوئی ادارہ قائم نہ کر سکے جو ان کی صحت کے بعد قومی مشکلات پر قابو پانے کے لیے
حکمرانوں کی مدد کرنا۔ ایسی شخصیت سے اہل علم اور اہل سیاست دونوں بہت کچھ سیکھ
سکتے ہیں۔

احکام عالم گیسری کی ۱۹۱۵ء میں ماہِ ذی الحجہ میں سرکار نے انگریزی ترجمے کے ساتھ
شائع کیا تھا۔ اس کا کوئی اردو ترجمہ سرسری کسی شائع ہوا؟ اس بارے میں میں کوئی
علم نہیں۔ کئی سال پہلے اس کا اردو ترجمہ ملک کے ممتاز دانشور ڈاکٹر موسیٰ خاں حسن
قادیانی نے کیا تھا، ڈاکٹر موصوف اس ترجمہ پر ایک منسل مقدمہ میں رقم کرنا چاہتے تھے
لیکن یہ وجوہِ مذہب مقدمہ کچھ سکے نہ ہی اس قیمتی ترجمے کی اشاعت پہلے ممکن ہو سکی۔

میں انتہائی مسرت ہے کہ ادارہ ثقافت اسلامیہ جو قریبی ایل دی اس
کتاب کے فارسی متن اور ترجمے کو شائع کر رہا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی علمی

شخصیت محتاجِ تعارف نہیں، وہ ان چند بلند پایہ اہل علم میں سے ہیں جنہیں خدا
نے علم و عرفان اور سوز و درد کی دولت اور اردو و فارسی زبانوں میں استادانہ
مدانت سے نوازا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اہل علم ڈاکٹر صاحب کے خوبصورت
ترجمے سے لطف اندوز ہوں گے۔

رشدیہ احمد ہالہ لاہور

لاہور۔ جنوری ۱۹۹۳ء

حضرت اردو ترجمہ احکام عالمگیری

۱۴۱۳

فہرست مضامین (اردو)

نمبر شمار	مضامین	نمبر شمار	مضامین
۶۰	۱۹۔ گرم و مقیاد	۵	پیش لفظ
۹۱	۲۰۔ چر سٹکی کی سزا	۱۷	تقریر حالات میدانِ عینِ جان بہادر
۹۲	۲۱۔ نصیبان کا سہارہ		باب اول:
۹۳	۲۲۔ گرجائی کی سزا	۲۵	اورنگ زیب کے حلق
۹۴	۲۳۔ اورنگ زیب کا طوطا	۲۷	۱۔ شہزادہ اورنگ زیب کی برأت
۹۵	۲۴۔ مظاہر دل	۲۸	۲۔ دورِ امنی
	باب سوم:	۳۱	۳۔ حسن سلوک
۹۷	شہزادہ محمد کام بخش، بیزاریت کے حلق	۳۲	۴۔ شہزادوں کے حلق شاہجہان کو خلیاں
۹۸	۲۵۔ حراست شہزادہ کام بخش	۳۳	۵۔ ... چٹائی کے تقدوائی
۷۱	۲۶۔ بیزاریت کو سزا	۳۷	۶۔ مظاہرِ مکتوم
۷۲	۲۷۔ گدوہار دلداری	۳۱	۷۔ برأتِ دہلی
	باب چہارم:	۳۲	۸۔ بارہ دستیں
۷۵	دہلی کے حلق	۳۵	۹۔ بہادر شاہ کی نظر بندی
۷۷	۲۸۔ نصرت جنگ	۳۶	۱۰۔ بہادر شاہ کو سزا
۷۸	۲۹۔ پابندی احکام	۳۸	۱۱۔ تکرانی کے چند اصول
۷۹	۳۰۔ فقیر	۵۱	۱۲۔ ضابطہ نشانی
۸۰	۳۱۔ دکنی سردار سے سلوک	۵۱	۱۳۔ اورنگ زیب کی گرجائی
۸۱	۳۲۔ اعلیٰ سادات	۵۲	۱۴۔ شہزادہ اشفاق
۸۲	۳۳۔ میر شاہباز الدین	۵۳	۱۵۔ وقائع صوبہ کابل
۸۳	۳۴۔ غم گلی		۱۶۔ عرضی قید و خانہ
۸۴	۳۵۔ گرامت آباد		باب دوم:
۸۵	۳۶۔ سوانح نگار کو حقیر	۵۵	شہزادہ محمد اعظم شاہ کے حلق
۸۵	۳۷۔ چاند گورنر صاحب	۵۷	۱۷۔ قندیل کا مہارہ
۸۶	۳۸۔ اصول حکومت	۵۸	۱۸۔ عدلی نشانی

۲۹	امیر انگلیشی سید حبیب
۳۰	جودہا کی دکن آمد
۳۱	شاہ نواز خان
۳۲	میرزا اسحق قسطنطینوس
۳۳	اجیت پانڈے
۳۴	نگلی نازا توپ
۳۵	دعایہ
۳۶ راؤ زنگی ہوا نیست
۳۷	کوچہ ورام حکومت
۳۸	سوانح نامہ پانی
۳۹	گور زکو سرائی
۴۰	از فکر دشمن بھگت سرائی
۴۱	مرد خدا بنسرتی و سرب فریب نیست
۴۲	ایران علی دہندہ خانہ کی کاغذ
۴۳	افران زیر دست کی پشت پانی
۴۴	افران کاغذ
۴۵	سہارنودہ

۵۶	سرکشی سرداروں کی سرکشی
۵۷	اتحاد قتل و قتل
۵۸	روزگار روزی تو
۵۹	قوت خان پانی
۶۰	قوت خان پانی
۶۱	قوت خان پانی
۶۲	قوت خان پانی
۶۳	قوت خان پانی
۶۴	قوت خان پانی
۶۵	قوت خان پانی
۶۶	قوت خان پانی
۶۷	قوت خان پانی
۶۸	قوت خان پانی
۶۹	قوت خان پانی
۷۰	قوت خان پانی
۷۱	قوت خان پانی
۷۲	قوت خان پانی
۷۳	قوت خان پانی
۷۴	قوت خان پانی
۷۵	قوت خان پانی
۷۶	قوت خان پانی
۷۷	قوت خان پانی
۷۸	قوت خان پانی
۷۹	قوت خان پانی
۸۰	قوت خان پانی
۸۱	قوت خان پانی
۸۲	قوت خان پانی
۸۳	قوت خان پانی
۸۴	قوت خان پانی
۸۵	قوت خان پانی
۸۶	قوت خان پانی
۸۷	قوت خان پانی
۸۸	قوت خان پانی
۸۹	قوت خان پانی
۹۰	قوت خان پانی
۹۱	قوت خان پانی
۹۲	قوت خان پانی
۹۳	قوت خان پانی
۹۴	قوت خان پانی
۹۵	قوت خان پانی
۹۶	قوت خان پانی
۹۷	قوت خان پانی
۹۸	قوت خان پانی
۹۹	قوت خان پانی
۱۰۰	قوت خان پانی

مختصر حالات حمید الدین خان بہادر

مؤلف احکام عالم گیری

(مستقل بر مائت الامراء)



حمید الدین خان بہادر عالیہ شاہی سرداروں کو قوال کا بیٹا اور باقی خان پرتو ق
شاہ جہاں کی کاغذیہ سہے قسمت کی یاد دہی اور زمانہ کی مساعیر سے اور ملک زیب کے
آخری عہد میں عظمت بندہ وستان کا ہزار بن گیا دولت خاثرہ و شاہی اور اعلیٰ درجہ
کے امورات کا فکر و فتنہ اور ربط و ضبط اس کے سپرد ہو گیا تھا۔
بادشاہ کی طرف سے مسندوں کی سرکوبی قدر جات کی فتوحات اور مہمات بہ امور
کے لئے بھیجا جاتا تھا۔ جہاں کہیں جاتا مملکت کو مضرات شدید سے بے دست و پا
اور مشغول کر کے خود صحیح سلامت مع مالی غنیمت کے واپس آتا اور ان فتوحات کے
موضوٰع طرح طرح کے اعزازات سے سرفراز ہوتا اس لئے عوام میں نہایت عالیٰ قدری کے
لقب سے معروف تھا۔

ابتداءً حال میں چونکہ اس کا باپ عنایت خسروی سے بہ ویاہ تھا۔ اس لئے
یہ بھی حاضر بادشاہ اور دوسرے خدوت و روشتہ کی دولت سعادت و عزت سے بہرہ ور
ہوا۔ جہاں اس عالیٰ قدر کے ۴۰ ویں سال فائدہ زاد نواری کے اقتضاء سے اپنے باپ کی
جگہ پر داروغگی خاثرہ بندہ سے سرفراز کیا گیا اور جہاں کے ۴۰ ویں سال اپنے
باپ کے بعد فیل فیل نے داروغگی پر سرفراز ہوا اور چونکہ داروغہ شاہی میں منطور نظر
قرار دیا گیا تھا اس لئے متواتر اس قدر منصب ہوتا رہا۔

ایک گوج میں وہ تیرہ گرجا کے لئے پراہنہ کیا گیا تھا جسے خان زمانہ نے لکھا
 کے جسے سنہ ۱۱۰۱ء میں دفرزا کر لیا گیا تھا، اس نے اس مجلس زمانہ کا بھی احضار
 کو شامی عجم کے مطابق لکھا کہ، ہمارے گروہ سے چارہل سے تختہ بند کر کے اس کے
 ساتھیوں کو منعکس ہوس پندرہ اونٹوں پر بٹھا کر ڈھول اور نفیری کے شور و میل کے
 ساتھ تمام مشکر میں قہقہہ کر لیا اور شاہین حضور میں پیش کیا۔

مجلس کے ۲۲ ویں سال خان کے شہسپہ شہ کام ہوا، چونکہ اس کے والد کا
 انتقال ہو گیا اس نے اس کے بعد کو نوال کے عہدہ اور دوسری خدمات پر مامور
 کیا گیا۔

مجلس کے ۲۴ ویں سال معز الدین کے ملازموں میں چند استخفافہ فتنے مائل
 واپس سے بدلتے کہ بدعاشی کے سبب فتنہ و فساد ایک فوجت پسندی کو مقرر ہوا کہ
 حمید الدین پیکر اس گروہ کی بڑا حاکم بن جائے۔ جب خان مذکور اس گروہ کے
 سر پر مامور ہوا تو اتفاق ایسا ہوا کہ جہوم اور دھوٹا کے سبب خان کی داری کا تختی
 بھڑک اٹھا اور جنگ نکلا، اور مقرر کے دور شاہی رسد و ملک ایک میں دور مل گیا
 اتفاقاً خان کی نظر ان ٹرسٹے ٹرسٹے بورڈ پر پڑی جو غلہ بھر کے لئے رسد و
 میں فتنہ کے بیچ میں کھینچے جاتے ہیں جب ہاتھی ان کے بار آئے تو خان بھل کر کہہ
 سے نکل آیا اور ان پر دنگ کیا۔ پھر ایک اور واری پیکر کے معرکہ کارزار میں موجود
 ہو گیا اور ان مشغول کو گینہ کر دار تک پہنچایا۔

مجلس کے ۲۵ ویں سال اسلام پور میں اصل و اضار سے دو ہزاری
 تک ترقی ہوئی، اس سال تہہ کار سے آئے تمام خاں خانہ زاد خاں اور دوسرے
 شاہی امراء کو نوازت کر کے گھڑی دھند بیری میں محصور کر دیا، حمید الدین خاں
 نے بڑی فوج مقرر کر کے پہنچائی، تاراج نہ ہوا مگر کونہ وری اہل وادی۔

مجلس کے ۲۶ ویں سال داروہی خاں خانہ کے مرتبہ خاص سے استخفافہ
 داروہی کو چار ہزار نامہ بھی پہلے لکھا تھا۔

اس کے بعد بھی بڑا بر حید الدین کی خدمات اور اعزازات میں اضافہ ہی ہوتا رہا۔
 داروہی خاں خانہ ہوا اور منصب سر ہزار و پانچویں دو ہزار سوار تک پہنچ گیا
 اور قلعہ بھی عطا ہوا۔

خدا مرید کہ اور خزانہ عالمگیری میں علیحدہ خاں دربار شاہی میں رہتے تھے
 وہ نفیری جہت کئے ہوئے تھا اور اپنے لقب (اعتبار کے سبب) دوسرے کے
 لئے کوئی وقت نہ چھوڑتے تھے، اگرچہ امیر خاں بھی مسخرات و قوب میں پایہ کم نہ
 رکھتا تھا مگر اس کے بعد تھا۔ اور عنایت اللہ خاں دوام حضور شاہی کے باوجود
 اس مرتبہ کو نہ پہنچا۔

حضرت عافی نے احمد نرپ جمعہ کے دن ۲۸ ذیقعدہ ایک ہزار ایک ہوا مشاہدہ
 جری کر فرمائے وہاں کو پیکر اس سال دواہ اور ۲۸ دن ہونے تھے اور مقرر کے ٹرسٹے
 سال اور مقرر دن ہونے تھے عالم لقا کی راہ اختیار کی، تجبیز و نواز کے بعد
 ان کی بیت کو ان کی خواب گاہ میں کھائی دوسرے دن محمد مظفر شاہ کہ جو مارہ کے
 لئے نہایت بڑا کھانا پیش کر رکھتے تھے، پیکر اس مل روٹ آیا، اور مراد اسمعز
 بھائی دوسرے دفعہ کھانا کھانے کے دوپہان حالات سے ابرار کھانا
 متعلقہ جو روضہ کے نام سے حیدر آباد سے کوئٹہ اور دولت آباد سے چیل کے
 خاصہ رہتے تھے علیحدہ خاں نے جزیع و فاضل میں کوئی دقیقہ فراموش
 نہ کیا، بالخصوص ہونے پایہ دفعہ کے ساتھ گیا اور اس میں مافک بقاء کی
 وصیت کے مطابق اس کو ہاراب نقیہ بین خزانہ امراء میں دھندہ قلعہ کے مقبرہ کے گن
 میں دفن کیا گیا۔

آیتہ کریمہ : روح در بیان و جنتہ نعیم (۱۱۸۸ھ) سے تاریخ وفات اور تکبیر تک برآمد ہوئی بعد ازاں کا لقب خلد ملاں قرار پایا۔ اور وہ موضع خلد آباد کہلویہ، خلیج و صوفیہ نے لباس و دولتی پہنا اور پہنے پیر و ریشہ اور ولی نعمت کے مرتد کی ہمارے کش اختیار کی اور ولی اپنے رہنے کے لئے ایک حویلی کی بنیاد ڈالی کہ اب تک اسی کے نام سے مشہور ہے۔

جب محمد ظفر شاہ احمد خیر سے اورنگ آباد پہنچا تو اپنے پیر گرامی قدر کی قبر پر جا کر مراتب فاتحہ بجالایا اور عید اللہ کی مناسبت پر ذکر اپنے ساتھ لے آیا۔ اور اس کی دلجوئی کے ساتھ اشتقاق عطا فرمایا اور چند رستہ کے سفر میں جو بہادر شاہ کے ساتھ جنگ کے سبب ناگزیر ہو گیا تھا ساتھ لے گیا۔ کہتے ہیں کہ راستے میں جب یہ خبر پہنچی کہ محمد ظفر مشرق کی سمت اکبر آباد پہنچ گیا ہے تو محمد ظفر شاہ کی زبان سے نکلا کہ ملائے ظفر باگڑہ نازل شد۔ عہد حیدر خان نے عرض کیا کہ یہ سبک ترک کرنا غلط و فاسد ہے۔

جنگ کے روز کافی سخت لڑائی کے بعد شکست کے آثار نظر آنے لگے اور اس کے بعد کہ ذوالفقار خان نے معرکہ سے اپنے آپ کو سلیمہ کر لیا تھا۔ اس نے بھی کوشش اختیار کی اور تیر کراخیم بھی اسی دوران مل گیا تھا۔ بعد میں گوالیار سے آکر بہادر شاہ کی محنت سے پھر جنگ و روپ حاصل کر لیا اور معاملے مرتب بھی عطا ہوا۔ میر تقی کی اولی کی خدمت اور گزیر دلائی کی وارڈ کی سے منتقل ہوا۔ اور بہادر عالمگیری میں خطاب پایا۔ اور علیہ منزل کے عہد اخیر تک انتہائی اعزاز و کرام کے ساتھ زندہ گذری۔

ملک نیرنگ سارنے زمانے کی لوح کہ جہاں دار شاہ کی حکمرانی سے آراستہ کیا اور ذوالفقار خان حمیدہ وزارت پر بازی لے گیا تو پہلے کینز کے سبب جہانگیر

جہانگیر عظیم بدست تھا اس نے عہد حیدر خان کے سامنے پر کر باغی اور طرح طرح کی فتنے و رسوائی اور قید و بند کی مصیبت میں گرفتار رکھا۔ یہاں تک کہ ذوالفقار خان بھی پہلے محل کی پاداش کو پہنچا۔ اگرچہ عہد حیدر خان قید و بند کی مصیبت سے تو بصورت گما لیکن فرسوز کے دربار تک نہ پہنچا۔

سیف الدولہ عہد حیدر خان نے جو پنجاب کی گزری پراسم کر گیا تھا اپنے پہلے تعلقات کے درجے لاہور رہاتے وقت اس کو اپنے ساتھ لے لیا۔ جب وہ نہایت شان و شوکت کیساتھ لاہور میں داخل ہوا تو راقم المسد بھی تماشائیوں میں شامل تھا۔ ملکہ کے باطنی اخیر میں عہد حیدر خان کی ایک ڈالین کے ساتھ گنتی کے چند آدمی ساتھ جاتے تھے اور چرواہے اور ملک نگار اس کے محل سے علیحدہ تھے۔ اس کے بعد قریب شاہی پھر نصیب ہوا۔ محمد عالمگیری میں جو قریب حاصل تھا اسی ویسے سے پورا عزت حاصل ہوئے۔ گزیر داروں کی وارڈنگ پر سامد ہوا اور مدت تک رہا یہاں تک کہ وقت موجود پہنچ گیا۔ اس کے ایک لڑکا بھی تھا جو صاحب منصب و رستگار تھا مگر میں حال اس کا زیادہ معلوم نہ ہوا۔

(مآثر افراد، ص ۶۱۱ - ۶۰۵ کلکتہ ۱۸۸۸ء)

احکامِ عالم گیری



بابِ اوّل



اوزنگ زیب کے متعلق



① شاہزادہ اور عزیب کی جرات

جس زمانہ میں اعلیٰ حضرت شاہجہاں لاہور میں قیام پذیر تھے ان ایام میں اکثر لوگ شاہزادہ باغ میں ہاتھیوں کی لڑائی کا تماشا دیکھا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ جنگل کے ضلع دار نے چالیس جنگی تربیت یافتہ ہاتھی خدمت شاہی میں بھیجے اور ان کی بہت زیادہ تعریف و توصیف بھی کی۔ اعلیٰ حضرت درجہ سے ہاتھیوں کے کہیں ملاحظہ فرما رہے تھے اور چاروں شبہ کے گھوڑوں پر سوار تھے اور ہاتھیوں کا تماشا دیکھ رہے تھے اچانک ایک ہاتھی اپنے درمقابل کے سامنے سے بھاگا اور شاہزادوں کی طرف رخ کیا۔ تینوں شاہزادے گھبرا کر ادھر ادھر بھاگنے لگے مگر محمد اور عزیب جن کی عمر صرف چھوڑ سال کی تھی نہایت اطمینان سے اپنی جگہ پر کھڑے رہے اور خدا بھی جنہاں نے کی یہاں تک کہ ہاتھی ان کے پاس سے گزر گیا۔ دوسرا ہاتھی جو اس کے تعاقب میں تھا اپنے حریف کو چھوڑ کر خود شاہزادہ کی طرف متوجہ ہوا شاہزادے کے ہاتھ میں نیزہ تھا۔ انہوں نے اس نیزہ سے ہاتھی پر حملہ کر دیا۔ ہاتھی نے اپنی سونگ کی ضرب

شاہزائے کے گھوڑے کو زمین پر گرادیا۔ انہوں نے ایک سخت لگا کر نیزہ پھرا دیا اور اسکا حق کے سر پر دانا ہی چبستے تھے کہ اس شاہین اور لوگوں میں والدین پہنچ گئے۔ اصل حضرت انتہائی بے پیرائی اور پریشانی کی حالت میں دربار سے نیچے نظر پڑنے لگے شاہزائے آہستہ آہستہ اطمینان سے اعلیٰ حضرت کے پاس آئے تھے۔ اعتماد علی ناظر شہزادے کے قریب پہنچ چکا تھا۔ یہ اعتماد علی شاہزائے کے آقا زاد فعال کے خاندان سے ہونے کی وجہ سے ان کا شہزادہ بھی تھا۔ اس نے پریشانی تھا۔

شاہزائے نے نہایت اطمینان سے جواب دیا "اگر باتیں ہیں ہوتی تو میں بددی بھ کر آ۔ اب پریشانی کی کیا بات ہے۔" جب وہ اعلیٰ حضرت کے پاس پہنچے تو انہوں نے ایک لاکھ روپیہ شہزائے پر بخا دیا اور ان سے فرمایا "باوجود اس شکریہ کہ خیریت کے معاملہ گذریا۔ اگر خدا نخواستہ کچھ اور ہوتا تو کیسے رسوائی کی بات ہوتی۔" شہزادے نے تسکین سے بجا کر عرض کیا "اگر کچھ اور پیش آتا تو اس میں رسوائی کی کوئی بات نہ تھی۔ رسوائی تو اس میں ہے جو دوسرے بھائیوں نے کیا۔

۴۔ پردہ پوش ادشالان مرگست

"مرست بادشاہوں کی پردہ پوشی کرتی ہے۔"

اس میں کیا رسوائی ہے؟

ملے یہ واقعہ قلمی نصیب اور عقوت کے ساتھ بادشاہ نامہ مستور علیہ کی زبان پر تھی اس طرح لکھا ہے "تا جہاں قلعہ گو کے ایک دربار سے آئیں کہ وہاں کا قاشا کو کہہ رہے تھے (۱۲۸ ہجری ۱۹۲۳ء) تین دن سے شہزادے گھوڑوں پر سواریوں میں کھڑے ہوئے لڑائی دیکھ رہے تھے۔ وہ اتنی مدد اور صحت مند لڑتے ہوئے کہ حکم دیا۔ سدھارنے پہنچے

① دور اندیشی

آئینہ آباہیں دارالکھو کے واسطے ایک نامی تعمیر ہوا۔ انہوں نے اعلیٰ حضرت کی مشقوں بھائیوں کے دعوت کی۔ چونکہ گوی کاموں میں اس نے دیکھ کے متحمل ایک تہہ خانہ بنایا تھا جس میں قد و رمی تینہ دیوانی جانب لگائے تھے۔ اعلیٰ حضرت کو مع تینوں بھائیوں کے اس تہہ خانہ کو ملاحظہ کرنے کے لئے گئے تھو اور غریب تہہ خانہ کے دورانے کے قریب ہی بیٹھ گئے جس سے برابر ادراخت چارہا حق دارالکھو نے یہ دیکھ کر اعلیٰ حضرت کو آنکھ کے اشاء سے اس طرف توجہ کیا کہ آپ کی نشست ملاحظہ ہو۔ بادشاہ نے فرمایا "ابا ہمیں معلوم ہے کہ تم عالم اور دینی سنت

حزب کو جان بکوار اور ملک غریب پر ملک پر جو مال گھوڑے پر موجود تھا اور جس نے اپنے نیزہ سے حق کے پرچم لٹا دیتے دیکھنے کو دیکھنے کے لئے آئینہ ہی پر تھی فرمایا چھوڑ دو۔" یہ کوئی شہزادہ اور اس نے شہزادے کے گھوڑے کو کہہ دیا تھو کہ راوا اور ملک غریب پر وقت رو بہ سے گورچہ شہزادے سے بھیڑ میں مشکل بینا رہے چارہا حق پر نیزہ سے ملک میں اس کا گھوڑا چارہا اور اس کو کہتے گزایا جیسے سنگہ نامہ ص بھوک گیا اس شہزادے کی صحت مند لڑنے کے لئے بروٹ دیا اور سدھارنے پہنچے چھوڑ کر چل گئی اور ملک غریب کو ادراخت سے توجہ دلائی کہ شہزادے نے سوچنے باز کو کھولنا مع سدھارنے کی بات ہے اور اسے نہایت سلیکی ہی نصرت دیکھنا سوچتے ہیں تھے۔

انتہا علیہ دربار میں اولاد آسمت میں دو جوان "موت" سے اعلیٰ ان کو کہہ دیا گیا وہ انتہا نے اپنی ۱۹۲۳ء میں دہلی وافر دارالکھو دیانت راجہ بن سس

ہر ایک پر یہی حفظ مرتب ضروری ہے۔
 ۱۔ اگر حفظ مرتب نہ کی زندگی

”کی ضرورت ہے کہ ہم لوگوں کے راستے، مجھو اور اپنے چھوٹے بھائیوں
 کی بھلائی پر رہو“

انہوں نے عرض کیا: اس جگہ بیٹھنے کی وجہ بعد میں عرض کروں گا؟

پھر بعد جماعت سے نماز پھر پڑھنے کے لئے اٹھے اور پھر وہاں سے
 بغیر اجازت لئے گئے اپنے محل چلے گئے۔ بعد میں جب اس کی اطلاع ملی حضرت
 کو ہونی تو حکم دیا کہ وہاں نہ آئیں۔ چنانچہ آئندہ سات ماہ تک نہ تشریف اور پھر
 بند رہا۔ سات ماہ کے بعد علی حضرت سے بیگم صاحبہ (شہزادی جہاں آرا بیگم) کو حکم
 دیا کہ ان کے محل کا کراس بلڈ بیماری، دوا اجازت چلے گئے اور اس بے موقع جگہ پر بیٹھنے
 کی وجہ دریافت کریں۔

بیگم صاحبہ کے دریافت حال کرنے پر انہوں نے جواب دیا:

”جس روز داراشکوہ نے رحمت کی قسمی اس دن تو وہ انہوں نے تقاضا کیا کیا ہو کر آپ
 اور بھائیوں کو ایک ایسے تہ خانہ میں جس کا مصلح ایک دروازہ تھا تنہا چھوڑ کر خود کو
 کے انتظام کے لئے برابر آتے جاتے تھے۔ اب اگر وہ روزہ بند کر دیتے تو ہم سب کا
 کام تمام تھا۔ یا سپاہیوں سے ایسا ہوا۔ ہر ماں میرے دل میں برابر خیال آ رہا
 تھا کہ جب تک وہ سب خدیر میں اس خدمت دہما نکلت کر کھانا لیں، لیکن اعلیٰ
 حضرت کا وجہ اس خدمت کی بہاؤ میں مالتی تھی اس لئے میں استغفار پڑھتا
 چلا جاتا۔“

یہ سن کر اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ کھب فرما اور بہت غلامت میں
 شہزادہ نے بعد خدمت اور وزیرِ مملکت سے فرمایا کہ کسی صورت مجھے واپس سے

بہرنگہ دو۔ یہاں آرام و امن مجھے نصیب نہیں۔ (اعلیٰ حضرت نے) انکو لپٹ کر
 دکن کا صوبہ داری پر روانہ کر دیا۔

③ حسن سلوک

۱۔ اسکو بعض امراء کے ساتھ معاندانہ اور بعض کے ساتھ منکبانہ سلوک کرتے
 تھے حالانکہ یہ سب باپ بچہ بھاری مرتبہ رکھتے تھے اور اعلیٰ حضرت کے خاص معائنہ میں بھی
 تھے مثلاً علی مراد خان، سعد اللہ خان اور سید مراد خان، بدھ اور حضرت عالمگیر کو ان میں
 سے ہر ایک کے ساتھ خاص تعلق تھا۔ چنانچہ علی مراد خان کو ہمیشہ مستحق نیکو کار
 سمجھتے تھے۔ جنہیں حضور شاہ جہاں نے ”یارِ داناوار“ کے خطاب سے سرفراز فرمایا تھا۔
 اور جو سعد اللہ خان سے جنس معصائے بیڑی اور ”وزیرِ بادشاہ“ کا خطاب ملا
 ہوا تھا ورس حاصل کیا تھا اور اپنے آپ کو ان کا شاگرد خیال کرتے تھے۔ اس لئے ان کو
 ہمیشہ ”وزیرِ بادشاہ“ اور ”سرفرازِ صغیر“ کے القاب دیتے تھے۔ ورنہ میرزا بدھ
 کو جنس حضور شاہ جہاں، ”سیدالسلوات“ کے خطاب سے یاد کرتے تھے۔ غلام
 اور حضرت سید کائنات سمجھتے تھے۔ ان تینوں میں سے ہر ایک امیر و امان کے علاوہ
 بھی دوسرے امراء مثلاً افضل خان، علاء الملک جو غلامی کے درجہ سے وزارت
 کے چند ملک پہنچ گئے، کمال محبت سے ان کی نذر آری تھی حتیٰ وہ کسی ادا کرتے تھے۔
 (الحدیث بات) اعلیٰ حضرت کشیاں شاہ جہاں کو بہت گراں گذرتی تھیں۔ شاہ بلند اقبال

نے یہاں پر ہر ایک جگہ حق پوچھا، یا پیشہ۔ اب تک یہ کہیں بھی نہ پورہ ہوا کہ سرور کی
 پرہیز نہیں ہے۔ البتہ ۱۷ جون ۱۱۱۵ء میں ان کو مرگیاں سے دکن کا صوبہ دار
 بنا کر بھیجا گیا تھا۔ (۵۔ ۱۷)

دارا شکوہ کی پیشانی سے آثارِ ابرار دیکھ کر اور شاہزادہ اور ملکِ نریب کی قسمت کی
بندی کے آثار دیکھ کر آپ نے دار شکوہ کو افعالِ قیصر اور اقوالِ نازیبا سے بچنے کی
نصیحت فرمائی۔ لیکن جب دیکھ کر ان نصیحتوں نے دارا شکوہ پر کچھ اثر نہ کیا کہ یہاں
سے گلیہِ بخت کے راکھ باقی نہ رہا۔

آپ زم زم کو کثر سفید تھوکانہ کر
ترجمہ جس کی قسمت کا گلیہ سیاہ بن دیا گیا ہے پھر نے زم زم اور کوثر کے ہاتھ سے
بجھ سفید نہیں کیا جا سکتا؟

ترجمہ انہوں نے پایا کہ محمد اور ملکِ نریب امراء کے ساتھ اپنے ملک میں تبدیلی
کری تاکہ وہ ان کی رازداری سے دست بردار ہو جائیں (اور ملکِ نریب کو ایک خط
میں خود دست مبارک سے لکھ کر بھیجا کہ بابا سلطان اور ان کے فرزندوں کو ملینہمت
ہر جا چاہیے اور افعالِ فطری کو کام میں لانا چاہیے۔ مناسبہ کلام ہر ایک لازم سے ایسا
سلوک کرتے ہو کہ جس سے تم اپنے سپہ سالار انتہائی ہمت بنا لیتے ہو۔ اگر یہ عاقبت
بینی پر مبنی سے تو (دیکھ کر) تمام کام تھکیر سے وابستہ ہیں۔ اس پست فطری سے
سوئے وقت کے اوپر کہ حاصل نہ ہوگا۔

انہوں نے لکھ کر عرض کیا: "جو بوجہ (دھورے) اس غم کے متعلق از ارضِ کرم
تجربہ فرمایا ہے وہ (میرے لئے) وحی آسمانی کی طرف ہے۔ پیر و مرشد برحق مہمات
دہیں۔ ولیعزیز من تشاء و تدلل من تشاء عزت بھی اللہ کی طرف سے ہے اور ذلت
بھی اللہ کی طرف سے ہے) اور عزت و ذلت دونوں قادرِ مطلق اور خالقِ ارض و بلاد
کی مرضی پر ہیں۔ یہ غلامِ قرمن اذلی نفسِ اعز اللہ (جس نے اپنے نفس کو ذلیل کیا اسکو
اللہ نے عزت دی) کا عیدِ شمع پر مل کر کہے جس کے راوی افسانہِ پاک میں
اور لفظی کو تمام عید کے زیادہ بڑا اور تمام بُرائیوں سے زیادہ قبیح جانتا ہے۔

بکھ اعلیٰ حضرت نے تحریر فرمایا ہے اس سے انھوں نہیں کرتا لیکن اس کا بھی یقین ہے
کہ "وہ اس اسائنمنٹس فلفزی یوسوس فی صدور الناس من الجنتہ والناس"۔
دوسرے الفاظ کی برائی سے جو کچھ ہٹ جاتا ہے جو لوگوں کے دلوں میں دوسرے
ڈالتا ہے جنات میں سے بڑا انسانوں سے" کے مطابق عرض کرنے پر تقریر
فرمایا ہے۔

۷ زبانِ عرضِ غلامِ غیرِ مددِ گتہ
ہر بختِ جرمِ من دوسرا دنا مہ سیاہ

③ شہزادوں کے متعلق شاہجہان کا خیال

اعلیٰ حضرت فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں بعض اوقات خیال آتا ہے کہ دارا شکوہ نیک
لوگوں کا دشمن واقع ہوا ہے۔ مراد بخش کو مشرب ہے نوشی سے فرصت نہیں اور
محمد شجاعت میں یہ وحشی کے سوا کوئی اور مصنف نہیں۔ محمد اور ملکِ نریب کے عزم و شعور
کا قفسہ ہے کہ وہ مصنفت کے اس بارگاہ کو اٹھائے گا لیکن اس کی فطرت
میں وہ مہمات غماں بھی ہیں۔

۸ آ دوست کرا باشد و میلش بکے باشد
وہ دوست کس کا ہوگا اور اس کا رجحان کس طرف ہوگا۔

④ چنان کہ افتد دانی

زین آبادی کا واقعہ اس طرح ہوا کہ جب حضرت اور ملکِ نریب دکن کی موبہ لاری پر
مقرر کئے گئے اور دارا شکوہ آہاں چاہیے تھے تو برہان پڑھنے۔ وہاں کا صوبہ دار شیخ
نشا جس کی شادی ان کی خالہ یعنی صاحبہ باخترہ آصفیت خاں سے ہوئی تھی۔ حضرت

ان سے ملنے کے لئے گئے۔ اور انہوں نے بھی حضرت کی دعوت کی۔ چوتھے خاندان کا کہنا تھا
اس نے محل کی حورتوں نے پردہ کا کچھ زیادہ اہتمام نہیں کیا۔ آپ بھی بغیر کسی اصلاح کے
اندھے چلے گئے۔ زری آبادی جس کا محل نام بہرائی تھا ایک وقت کے نیچے کھڑی تھی
و اپنے ہاتھ سے وقت کی شاخ بٹڑے ہوئے دھبے دھبے ٹھونڈ میں لگا رہی تھی۔ سکو
دیکھ کر آپ بے اختیار رہیں پڑے گئے، وہیں زمین پر بیٹ گئے اس کے بعد فرش لگ گیا۔ یہ خبر
ان کی خالہ کو پہنچی۔ وہ ننگے پاؤں دوڑتی ہوئی آئیں اور ان کو سینہ سے لگا کر ریزہ ریزہ
کرتے گئیں۔ عین چار کھڑی بعد ان کو کچھ ہوش ہوا۔ جب چند وہ حال پرچستیں دیکھ کر کیا
بات ہے لیکن انہوں نے کچھ جواب نہ دیا اور بالکل خاموش رہے۔ دعوت اور ہڈی
کی تمام خوشی خاک میں مل گئی اور تمام محل میں ایک ماحول اور سوگاری کی کیفیت چھا گئی۔
آدھی رات کے قریب وہ گفتگو کرنے کے قابل ہو سکے اور کہہ گئیں اپنا عرض بدلا
تو کیا آپ علاج کر سکیں گے؟ خالہ نے جبر سے کہے "نہیں! خوشی میں داری صدمہ نہیں یاد
بریں" "علاج کیا چیز ہے میری جان میں تو یہ نہ رہے" اس پر انہوں نے تمام قصہ بیان کیا۔
یہ بات سنتے ہی خالہ کے ہوش اٹ گئے۔ زبان گھڑا بند ہو کر رہ گئی کہ کیا جواب دیں۔

بیکہ در کے انتظار کے بعد اورنگ زیب نے فرمایا:

"آپ نے خرابہ مزاجی اور افراط کے لئے اپنی شفقت کا اظہار کیا میری
بات کا جواب تک تو دیتے نہیں۔ آپ علاج کیا کریں گی؟

خالہ نے کہا: "صدمہ خائف! اس بد بخت سیف خاں کو قہم جانئے ہیں ہو کر
سناک ہے۔ وہ بادشاہ شاہجہان کی تمہاری کسی کہیں نواہ نہ نہیں کرتا۔ وہ ایسے
دلت کو سننے ہی پہلے اس ذہن بازی اور پھر بھلے قہم کو کہے گا۔ اس کے متعلق اس سے
کہنے کا فائدہ اس سے زیادہ کچھ نہ ہو گا کہ میں تم پر اپنی جان خدا کر دوں لیکن وہ ہے نہ،
تمہاری بات تو میری جان کے لئے ہے۔"

اورنگ زیب نے فرمایا: "ہم سب ہی کوئی دوسری ترکیب نکالتے ہیں"
سورج نکلنے کے بعد کھلے محل پہنچے آئے اندھیل کھانسی نر فرمایا۔

مرشد قلی خان کو چون کے ساتھ اورنگ زیب کا دلہن منہ ملائی۔ وہ ان کا خاص
راز دار تھا۔ اس سے تمام واقعہ تفصیل بیان کیا۔ اس نے عرض کیا کہ میرے ہیں اس
سیف خاں کا کام تمام کئے رہا ہے۔ اب اگر اس کے بھائی کے قتل بھی کر ڈالے
تو مصافحہ نہیں۔ کیونکہ میرے خون کے بدل میں پیر و مرشد کا مقصد پورا ہو جائے گا
انہوں نے فرمایا: "واقعہ میں تھا یہی جاہلانی کا ایسا ہی نتیجہ تھا۔ لیکن ہمارا دل نہیں
مانتا کہ دلہنے سے کام کے لئے خالہ کو جبر کیا جائے۔ پھر جو شرع اور فقہ سے وقت
ہم اس کے لئے شریعت میں کسی کے صریحاً قہم کا اقدام کرنا ممکن نہیں البتہ اللہ پر بھروسہ
کے ساتھ صفا سے لے گا۔"

مرشد قلی خان ہلاسی عند کے خراج چلا گیا اور سیف خاں کو کل مال کہہ دیا۔

سیف خاں نے عرض کیا: "نہ میرا آداب کہو اور اس بات کا جواب نہیں
کہ خالہ کو دے دوں گا۔" یہ کہہ کر وہ اسی وقت زمان خاں میں گیا اور اپنی بیوی سے کہا:
"اس میں کیا مصافحہ ہے مجھے اورنگ زیب کی عیادت منہ زانوں کے لڑکے کو کوئی ضرر نہیں
ہوئی ہے۔ میں وہ اپنی حرم خاص پتہ دانی کو بھیجیں تاکہ اس کا عرض و بدلہ ہو جائے۔
اسی وقت خالہ کو سوار کر کے بھیجا۔ ہر چند وہ انکار کرتی رہی کہ میں نہیں جانتی لیکن اس
نے کہہ کر اگر اپنی جان کی خیر چاہتی ہو تو فوراً چل جاؤ۔ چنانچہ مجبور ہو کر وہ گئیں اور مستقل
تمام باتیں کہیں۔ وہ یہ سن کر بہت زیادہ خوش ہوئے اور فرمایا:

"ایک کا ایک ہے جس طرح میں آپ کی ہیں اسی میں (میرے حرم میں سے) دونوں
کو اسی وقت لے جائیں۔ مجھے کوئی غم نہیں ہے۔"

خالہ نے ایک خواجہ سرا کے ہاتھ ساری بات (سیف خاں سے) کہلوادی

مگر نہایت خال نے جو بہت ہی نفیس عقیدت مند اور اہمیت متاع عرض کیا:

”کوچ کا حکم صادر کرنے کے بعد اتنی مدت تک اس مقام پر اس طرح قیام کرنا دشمنوں کے واسطے جو بات کا باعث ہوگا“

آپ نے مسکرا کر فرمایا: ”جرات کی تفصیل بیان کرو تو پھر جواب دیں۔“
اس نے عرض کیا: ”جب چاہے یہاں اتنے عورت تک ٹھہرنے کی اطلاع دیکھ کر جو جانچی قزوہ ایک عرصہ اس فوج ہمارا راستہ روکنے کے واسطے روانہ کرنے لگا۔“

اور تک ذریعہ نہ فرمایا؟ اصل صحت تو یہ ہے، اگر ہم جلدی بڑے جہیں تو ہم فوج سے متاثر نہ کرنا چاہا اور یہاں ٹھہرے رہنے کی صورت میں فوج کے صرف ایک حصہ سے متاثر نہ کرنا چاہا۔ اور ظاہر ہے کہ ایک حصہ کو شکست دینا تمام فوج کو شکست دینے سے کہیں زیادہ آسان ہے۔ اور اگر لادرا حکومت خود کرنے کی جرات کر لی اور نہ لادرا کو بے کار ٹھہری تو اس کی حالت ان اشعار کے مصداق ہوگی۔

آں کس کی زامیہ و وطن قدر شود

بچار مستمند و مجبور شود

در آب ہزار صید نامی گردد

در خاک بنگ شک طعمہ عور شود

یہاں پر قیام کرنا اس صحت کی بنا پر ہے یعنی دفع الوقت نہیں ہے بلکہ اس

ابتداء میں منکر گذشتہ: چار دن بعد سرکار کا خیال ہے کہ حمید الدین خانی کے بیان کردہ قہر میں متعلقہ افسانہ ہیں۔ یہ سب خالی سے لے کر ذرا دل کی بڑی ہی سے شادی کا حق ہو گا۔ ہم ملک باور متعلقہ افسانہ نہیں تھا۔ وہ شاہ جہاں کی تخت نشینی ۱۶۲۸ء کی وقت خانہ بدوش کی گوری سے برطرف کرنا گیا تھا اور پھر کچھ امور نہیں ہوا۔ مگر باور کی انتظام ۱۵ اگست ۱۶۳۱ء کو ہوا۔

دیکھنے، میں تجربات ابھی بیان کی اس کے علاوہ ایک دوسری مصیبت بھی ہے۔

اور وہ یہ ہے کہ ہمارے ساتھ ساجہ امراء اور فریاد میں ان (سب) کی کیفیت اچھی طرح معلوم کی جائے۔ جو شخص اس وجود خوشحال ہونے کے ہمراہ جانے میں لپکتا ہے اسکو ہمیں سے (ساتھ) نہ لے کر بہتر ہے۔ کیونکہ آئندہ پھر یہ بات زیادہ پیشانی کا باعث ہوگی۔ پھر (اس کے علاوہ) جلدی کرنا کرنے کی صورت میں بعض امراء و جن کی قیمتیں مشکوک ہیں، اور جن سے اتفاق و فدا کا اندیشہ ہے وہ (حملاً) تعلق و قسائل سے کام لیں گے۔ اور جو کچھ ہمارا فاصلہ ان سے زیادہ ہو جائے گا اس کو سب سے (کا) مذاکرہ بھی شکل ہو جائے گا۔ (اور صرف یہ صورت دینی نہ جانے گی کہ) یا تو ان کو بھڑا اسی حالت میں چھوڑ دیا جائے اور یا پھر دوبارہ لوٹ کر ان سے باز پرس کی جائے۔ جب نہایت خال نے یہ بات سنی تو قہر میں گر پڑا، قدم بڑی کی اور عرض کیا

”اللہ اعلم بحیث یجعل رسالتہ“ اللہ بہتر جانتا ہے کہ اپنے پیغام کو کہاں بھیجے۔

اور اس کو امرت آمیز جھگڑکی صداقت (فرما) میں معلوم ہو گئی کہ شاہنشاہ خاں خود کی کے افسر میں سے متعلقہ کوچ میں ساتھ نہ آیا اور دوسرے کے کوچ پر اس کا پہنچا جس میں حضرت (شاہ جہاں) کا ذکر ہوا اس لئے مجبوراً (میرے) واسطے اور کوئی چارہ کار نہیں سولنے اس کے کہ (خود) کوچ (جسے تعلق ہو کر یہاں ٹھہرا نہیں مجھے) داراشکوہ سے کوئی (خاص) تعلق نہیں ہے۔ میری ایک لڑکی حضور کے نکاح میں ہے اور دوسری لڑکی نکاح میں ہے۔ داراشکوہ سے مجھے کوئی (ایسا خاص) تعلق نہیں ہے جس کی پاسداری (مجھے) منظور ہو۔ اور حضرت خوب واقف ہیں کہ میں نے کس قیام و جنگ میں کوئی کیا کوئی کام نہیں کیا ہے جس کی وجہ سے مجھ پر بدولہ یا بزدلی کا شک کیا جاسکے۔“

(اور تک زینت) فرمایا: ”واقعتاً حق تک ادا کرنا شہ فاد کے لئے کوئی عجیب

بات نہیں ہے۔ لیکن یہ سال پر ہمارا (آج کل) قیام ہے۔ چند روز تک ہم سے ملاقات رکھیں گے اور اس کے بعد کوچ کے وقت ہمیں اہانت مٹے دیں گے۔ اور فزادہ کی طرح شہر سے رہنا کیا ضروری ہے؟

(اس نے) عرض کیا یہ ضرورت بھی بندگی کے خلاف ہے (چونکہ میں شاہجہان کا نوکر ہوں اس لئے) غلام کی عزت افزائی کرنا بھی اصل حضرت بنی کا کام ہے۔

اس کے بعد شوہر کو لیا کہ (اورنگ زیب کو) اسماعیل کا مرض ہو گیا ہے جو اس کے باپ کے واسطے آتے تھے ان کے لئے حکم تھا کہ ایک ایک کر کے آئیں اور نوکرین کو باہر نہ بھیج کر دیکھنا، آئیں۔ چنانچہ دوسرے روز جب مرزا شاہنواز داخل آیا تو شیخ میر نے فوراً اس کو گرفتار کر کے اس کے ہاتھ اور گردن باندھ دیا۔ چلوایاں اور بھیریں یہ سن کر ہاتھیں پر لپک پڑیں، بھاڑا اور اُس وقت کوچ کا حکم نہ دیا۔ برہان پور پہنچ کر کھانگی قید کر دیا گیا۔ دارا شکوہ فریق چلنے کے بعد وزیر لہنا بیگم کی سفارش پر جنوں نے تین روز سے جو کہ چڑیاں کر رکھی تھیں کہ جب تک میر سے ٹاکا نہ رہا نہ کر دیا جائے گا میں کھانا نہ کھاؤں گی۔ انتہائی غصہ اور غضب کے ساتھ (اورنگ زیب) نے اس کی رانی کا حکم دیا اور چرخہ مار کش کے احمد آباد سے چلے آئے کہ بعد وہ صوبہ بنگال خانی تھا (اس کی وہاں کا صوبہ دار متعز کر دیا۔ لیکن (اورنگ زیب) فرماتے تھے کہ مجھے اطمینان نہیں ہے۔ میں نے مجبوراً رانی کا حکم دیا ہے۔ (خیر) آئندہ دیکھا جائے گا۔ چونکہ وہ، سید سے اس سے قتل کا حکم بھی نہیں دیا جاسکتا لیکن شیخ پور ہے کہ ”سر بریدہ سخن زد گوید“ (دراہو) انسان بات نہیں کہتا ہے۔ چنانچہ جبکہ (اورنگ زیب) فرمایا تھا وہ خواہر ہو کر رہا۔ دارا شکوہ کے بھائی کے بعد جلیہ کی لڑائی میں وہ اس سے مل گیا اور عین لڑائی میں مارا گیا۔

ماشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو:

۷) جرات و دلیری

جس روز شجاع سے جنگ ہونے والی تھی اس سے پہلے رات کو جب تین گھنٹے رات گزر چکی تو (اورنگ زیب کے پاس) اطلاع پہنچی کہ حکومت ملکہ میں کے پیر چاروں کی مخالفت تھی مع اہل چودہ ہزار پیادہ و سوار فوج کے شجاع سے مل گیا اور پلٹے پلٹے شاہی فوج کے جانہ دل اور آدھریں پر بھی سخت دست دراز کی۔ چنانچہ تمام لشکر کا انتظام درجہ برجم ہو گیا اور اکثر دس انتہائی پریشان ہو کر اس بد بخت جبروت رائے کی فوج میں مل کر ساتھ چلے گئے۔ حضرت اس وقت نماز تہجد اور اراو و ذلالت میں مشغول تھے۔ اُس کے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اگر جانتا ہے تو جانے دو۔ اور کوئی دوسری بات ارشاد نہ فرمائی۔ اور اراو و ذلالت سے فارغ ہو کر میر جلیہ کو بلا کر فرمایا: کہ اس صورت میں یہ بھی خدا کی پناہ ہی تھی۔ اگر یہ منافق جنگ کے دوران میں ایسا کرتا تو تدارک جزا مشکل ہو جاتا۔ اس کے بعد سواری کے تیار کرنے اور نفاذ رکے بجائے کا حکم دیا اور خود دشمنیں بغیر سوار ہو کر باقی رات اہتھی کی سواری میں بسر کی۔ پورے پچھنے پر معلوم ہوا کہ

ماشیہ صفحہ گزشتہ ۵۰ فروری ۱۶۵۸ء کو اورنگ زیب تخت و تاج کی جنگ کیلئے اورنگ آباد سے چلا۔ شہر سے چارلس شاہ شرق کی جانب بمقام سر ہن ایک دن قیام کیا۔ لیکن برہان پور میں ایک ہفتہ ۱۸ فروری ۱۰۴۰ ہجری قمر کی شب بوقت صغریٰ سنا اورنگ زیب کے ساتھ کوچ نہیں کیا بلکہ کشت بہاؤں سے برہان پور بھی تہیہ رہا۔ اسلئے اورنگ زیب نے ۱۵ ہجری کو مشدہ پہنچنے پر سلطان کو خبر دیکر وہاں پر بھیجا کہ شاہنواز کی کاروائی کے برہان پور کے قلع میں قید کر دیا جائے۔ شاہنواز نے سید الشہب حق اور اورنگ زیب کے خاتمہ کر کے توڑنے اور نکلنے کیلئے قلع سے بھی لڑائی کا حکم دیا اور گجرات صوبہ دار زمر کی بھی اطلاع دی۔ ۱۵ ہجری کو مارا گیا۔ (۵۰-۵۱)

میں سے کسی ایک نے سو کر سے روگردانی نہیں کی، نہ ان کے پاس استقامت کو
لفزش ہوئی، اس کے علاوہ انہوں نے کبھی خود سری اور ناک حرامی نہیں کی کیونکہ جو
عزت کے بہت زیادہ طالب ہیں اس لئے ان کے ساتھ بھانا بہت مشکل ہے لیکن
بہر حال بھانا چاہیے اور ناک کی کوٹھن کرنا چاہیے!

آٹھویں یہ کہ قرانی فرقہ کے لوگ سپاہی متز ہیں، وہ تاخت و تاراج کرنے،
شہروں مارنے اور قید و گرفتار کرنے میں بہت اچھے ہیں اور میں جنگ کی حالت میں
پہ پائی سے کہیں کا ترجمہ "تیر کروک لینا ہے" انہیں کوئی دھماکا و ہلڑی و اجماع
و ضرر مند لگ نہیں ہوتی اور چند وستان کے جن ملک سے کہ سر جائے مگر قدم نہ
ہٹیں۔ بعد مصلہ دور میں بہر حال اس جماعت پر رعایت کرنی چاہیے کیونکہ اکثر
جنگ جہاں یہ لوگ کام آتے ہیں دوسرے کام نہیں آتے۔

نویں یہ کہ لازم السعادات، سادات بارہ کے ساتھ احترام و رعایت میں کوئی
فرق و تفریق نہیں کرنی چاہیے اور قریب والوں کو ان کا حق تو ان کی آیت شریفہ کے بموجب
عمل کرنا چاہیے۔ کیونکہ آیت کریمہ "کہہ دیجئے کہ میں تم سے اس پر کوئی اثر طلب نہیں کرتا
بجز اس کے کہ میرے عزیزوں سے محبت کرو" کے بموجب یہ جماعت اجرت و عزت
ہے۔ اس میں ہرگز کوئی نہ کرنی چاہیے کہ دنیا و آخرت میں خیر و فلاح کا باعث ہے۔

لیکن سادات بارہ کے ساتھ اعتقاد کرنی چاہیے محبت باہمی میں افر کوئی نہیں کرنی
چاہیے لیکن محسب ظاہر ان کے ممبر کو عرف باہنیں چاہیے کیونکہ ملک کا شریک
غالب، ملک کا طالب بن جاتا ہے، اگر لوگ دور ذرا بھی ذلیل فیری تو نہ دست ہوگی۔

دوسری یہ کہ جہاں تک مقدور ہو والی ملک اپنے آپ کو نقص و حرکت سے بچانے
نہ سکے اور ایک ٹکڑے بیٹے سے اتنے از کرے کہ جو باہن ہر تو آرام کی صورت ہے
لیکن حقیقت میں ہزار محبت و آرام پیدا کرتی ہے۔

گیارہویں یہ کہ لوگوں کو دلاوا، پر ہرگز اعتماد نہ کریں اور اپنی زندگی میں (قریبی،
محاسبت نہ دیں کیونکہ اگر اصل عزت و شایگان، و دانشور کے ساتھ ایسا سلوک نہ
کرتے تو یہ فرت ناک نہ پہنچتے۔ اور اسکو پیشہ نہ نظر کریں کہ "بادشاہ کا قول ہمیشہ
انچھ ہوتا ہے"۔

بارہویں یہ کہ سلطنت کا علمہ رکن ملک کی خبریں اور اطلاعات ہیں اور نظم و
انضباط سامانہ و ازکی خدمت کا باعث بن جاتی ہے۔ مقہور رشید و اوجی کا فرار
و چھاری، غفلت سے ہوا، اور (خیریت) آخر عمر تک سرگردانی و پریشانی باقی رہی۔
بارہ کو عدد مبارک ہے اور وصیت کا امتناع بھی بارہ پر کیا جاتا ہے۔

۲۔ اگر حد افحی و انشت برس

وگر خاض شدی افکوس افکوس

⑨۔ بہادر شاہ کی نظر بندی

جب محمد غلام بہادر شاہ کو قید کرنے کے واسطے طلب کیا تو وہ بیچ خانہ میں
ہرگز حاضر ہوئے اور ملک زیب نے بہت درخشاں و دروغ خوشبو کو حکم دیا کہ "جو عطر
!!! (بادشاہ) پسند کریں وہ پیش کیا جائے۔

بہادر شاہ نے عرض کیا: غلام کی کیا بھلائی کہ خود ایک پسند کرے جو کچھ بھی دھنور،
ازراہ کو کم عنایت فرمائی گئے بہترین ہوگا۔

اور ملک زیب نے فرمایا: یہ کچھ بھی ازراہ کو ہی دیا گیا ہے۔

بہادر شاہ نے بھتاور خاں سے کہا: "عطر فخر و فساد کے علاوہ جو عطر بھی ہو
اچھا ہے۔"

اور ملک زیب نے فرمایا: ہاں۔ ہم نے بھی اس عطیہ کا بڑا بڑا ہی میل تحفیت

جب عطر پیش کیا گیا تو حکم دیا کہ ہتیار جم سے اتر کر جہاں سے پاس آؤ ہمارے پاس
لپٹے اپنے اتھوں سے عطر ملیں۔ عطر گرائے کے بعد (بہادر شاہ نے) سلام کیا (اسکے بعد)
خود (اورنگ زیب) اٹھ کھڑے ہوئے اور عزم خاں کو حکم دیا کہ حمید الدین خاں کی
مدد سے (بہادر شاہ) کے چاہل لڑکوں کے (دہلی) ہتیار آ کر لٹے ہائیں۔ اور ان
پانچوں کو (دہلی) پر، بٹھائیں۔ چنانچہ جب (بہتیار آ کر لٹے کی نیت سے)
حمید الدین کی طرف بڑے تراس نے توار کے قبضہ پر اتر کر (دیہ) دیکھ کر
بہادر شاہ کو انتہائی غصہ آیا اور کہا "بد بخت اپنے قبضہ کو کھد کی حکم عدولی کر رہا ہے
چنانچہ (پھر) اپنے ہاتھ سے اس کے ہتیار اتر کر حکم خاں کے حوالہ کر دیئے وہ اس
لڑکوں نے بھی اپنے آپ (دہلی) ہتیار آ کر دیئے۔ جب (اس بات کی) اطلاع
حضرت (اورنگ زیب) کو پہنچی تو فرمایا کہ "طبیعی خانہ (ان کے لئے) پناہ پر صفت
لیا گیا ہے تو اب وہ (اصناف کا) رتبہ و جاہ (دہلی) حاصل کر لیں گے۔

⑩ بہادر شاہ کو نواح

جس روز بہادر شاہ کو کہا گیا اس دن (اسکو) اپنے پاس بلا کر فرمایا جو مجھ جیسا
اپ تم پر خوش ہے اس لئے سلطنت تمہیں کو نصیب ہوگی۔ مجھے عجب اعلیٰ حضرت
(شاہجہان) کی ضمانتی درکار نہ تھی کیونکہ وہ دارا شکوہ کو چاہتے تھے اور دارا شکوہ
وقت اہل ہند اور جوگیوں کی محبت میں رہنے سے بے ایمان ہو گیا تھا۔ (جہاں) فتح نندہ
کا سب صرف سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دین کی امداد تھا۔ تب بھی کچھ نصیحتیں
کی جاتی ہیں ان کو (اورنگ زیب) اگرچہ (نہیں) یعنی سب کے ان پر عمل کرنا قراری حیثیت سے
لعید ہے لیکن شفقت پر کسی کی جس سے اور تمہاری شفقت و امانت پر خوش ہو کر تمہیں

قبیل (نصیحتیں) کہتے ہیں۔

پہلی یہ کہ بادشاہ کو لغت و قہر کے معاملہ میں حاذق اعتدال پر رہنا چاہیے۔ ان
لغت و قہر میں سے جو بھی زیادہ ہو جائے گا (وہی) سلطنت کی تباہی کا سبب
ہوگا۔ کیونکہ زیادہ لغت (دوہ ڈانی) سے لوگوں کی خزاہیں بڑھ جاتی ہیں۔ اور
(اصطلاح) زیادہ قہر سے بھی لوگوں کے دلوں میں نفرت بڑھ جاتی ہے۔ چنانچہ اس
عاجز (اورنگ زیب) کے کم و کثر سدا ان کی ایک باوجود اپنے نفس و کمال
کے خوریزی میں ڈرنا چھلکتے تھے۔ اور (درازا سے) جرم پر اپنے دروغ، قتل کا حکم دیتے
تھے۔ ان کے لڑکے جلد علیف نے ان کو قید کر کے شادوند کے قلعہ بھیجا دیا۔ راستہ میں
انہوں نے ایک شخص سے پوچھا "ہماری حکومت کے زوال کا سبب تمہارے نزدیک
کیا ہے؟" (اس نے جواب دیا) "آپ کی خوریزی کی اس کی وجہ سے لوگوں (کے دلوں)
میں (آپ کی طرف سے) نفرت پیدا ہو گئی۔

اور وہ یہی ذکرنا چاہتے۔ تمہارے خداداد جمالیوں (ادب) نے کیا۔ تمہاری غزو بہا
اور تغافل کہ باوجود اس کے کہ جنگل میں شیر خاں کی دست درازوں کی اطلاع برابر ان
حکم کی پہنچی رہی لیکن وہ تغافل بہتے تھے اور شیر خاں کے باپ حسن صو کو سرکش
کرتے تھے کہ تلے بیٹے کی حرکتیں دیکھتے ہو اور اس کو تہد پر نہیں کرتے۔ وہ جواب
دیتا کہ اب اس کا کام کھنے کی حد سے لگے گیا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ حدت کی شفقت
کیا رنگ لائے گی۔

دوسرے یہ کہ بادشاہ کو ہرگز ذالمت شعاری اور آرام طلبی نہیں کرنا چاہیے کیونکہ یہ
عادت ملک و سلطنت کی تباہی و بربادی کی سب سے بڑی وجہ (دہلی) ہے۔ اور ہر ملک
جو کچھ ہمیشہ حرکت کرتے رہنا چاہیے۔

سے بادشاہ و آبرو ایک کال بولہاں آسب گماندہاں شریہ و دانش نوبت

اور ۷۰ روز سفر باشند شہانِ راحت و معیش و وقار
 فتنہ آرام و تنعم میں گندہ استہار

تیسرے کے نوکران کے تقرر میں غور و فکر سے کام لینا چاہیے اور جن شخص کو جس
 کام کے لائق دیکھو اس پر اسے مقرر کرو۔ دیکھو کہ وہ اسے پڑھیں یا کام لینا
 عقل مندی کے صوف ہے۔ بڑے کام پر چھوٹے آدمی بھی مقرر نہ کرنا چاہیے۔
 کیونکہ بڑے آدمی کے لئے ادنیٰ کام کرنا باعثِ تنگ ہے۔ اور چھوٹے آدمی کو
 دکن، بڑے کام کرنے کا وسیعہ نہیں آتا۔ (اور اس طرح پر تمام نظامِ محرمات میں
 خرابی پیدا ہوا کرتی ہے۔

① احکام

جس شخص پر عظمِ دولت کو قید سے آزاد کیا جائے فتنل اور منایت فرما کر رخصت کے
 روز ارشاد فرمائی کہ اگرچہ ضرورت کی بناء پر اور کوئی پارہ کار نہ ہونے کی بناء پر تمہارے
 تمام تباہ کن افعال کی سزا کے طور پر چند سال تپیں قید میں رکھا لیکن سلطنت کی قومی
 علامت بھی یہ ہے کہ سلطنت و باب حضرت نے نعمت میں مشروط ہے جس میں تپیں فتنل اند
 نقال تپنا سے واسطہ بھی رہا ہی ہوگا۔ اس سید پر خود اپنی زندگی میں ہندوستان
 بہشت نشان کو تپنا سے حر لے کر دیا ہے۔ ہمارے زائچہ کے احکام نیز فتنل میں
 علاء الملک نے ہمارے روز ولادت کے بعد وفات تک کے کھوشیے بھی تجزیہ
 مطابق تمام کے تمام اس طرح ظہور میں آئے ہیں اس میں لکھا ہوا ہے کہ اس سلطنت

۷۰ تیرہ کرنا مرزا ابلیج جو غلیات کا نام واپر تھا۔ ۱۲۴۹ء تک سر قند کا پٹا
 تھا اس کے بیٹے علی علی نے اسکو تخت سے آکر کر قتل کر دیا۔

دینی حکومت عالیجری کے بعد جو ساک راج اور ساک عزل کو چھوڑ کر نیا اور پھر
 طالع کے اصل مقام میں واقع ہے ایک ایسا بادشاہ مل میں آئے گا کہ جو بے نسبت
 جنگ فتنل معدوم الفتن ہوگا۔ اور اس کی تمام باتیں ناقص اور تمام تدابیر تمام پہلے
 بعض اشیاء میں کے لئے اس قدر شاداب و فیاض کہ سفر کو کرنے کے قریب اور
 دوسروں کے لئے اس قدر خشک کہ زوال کا خوف ہو۔ یہ تمام صفات حمیدہ اور صاف
 پسندیدہ تباری ذات میں موجود ہیں۔ اگرچہ ایک لائق فخر میں کا بھی تجربہ ہے اور
 ہم نے اس کا دیا ہے اسے تپنا سے بعد بھیجیں گے۔ لیکن اس کا کیا فائدہ ہے۔

سلطنت کے پاروں میں یعنی چاروں اوروں ہرگز اس بیچارہ کو اس کے مال پر
 نہ چھوڑیں گی کہ وہ کوئی کام کر سکے۔ ان حالات کے باوجود وہ باختر پاؤں مانگے
 کہ کاروبار و انتظام کو رونق دینا میں صدمہ والا واقعہ ہے کہ جب ملک
 ماوراء (فارس) اصل بدلتی سے خارج نہ ہو اس لئے بدلتی میں خود کتنی ہی قوت ہو
 والا خر کام ضعف و کمزوری جگہ فتنل و زوال کو پہنچاتا ہے۔

یہ بھی یہی صورت ہے۔ اگرچہ ہماری محکمہ گزشتی اور بیابان پٹان سے پاسے
 آرام طلب اور دور چہرہ زار و ملازمین و حکام، ہماری حیات ستار کے ختم

لے کئے علاء الملک قریب تمام بہ فاضل خان فتنل گشت جمعی و رتی میں کینا سے رازگار
 تھا۔ علم حیثیت اور عزم میں دوسروں سے بدرجہا ممتاز تھا۔ جس حالت میں کئی سال نہیں
 ایران سے ہندوستان آیا اور اب آصف جاہی سے توسط پیر کی اور اس کا مصاحب ہو گیا
 فریب آصف جاہی کے ارشاد کے بعد محروس شاہجہانی کے پندرہویں سال ہی ملازمت
 میں داخل ہوا اور پانچ صدی بیچارہ سوار کا منصب پاؤں اور کئی بہ تو کئی لکھ لپٹے کے
 کے باوجود حسب و کواہ نہی کی تھی اور اس کا دل بہرہ نکت پہنچا تھا۔ مانی لکھے سحر

کہ حالت اس قدر گر جائے۔

حاشیہ پر بنے دست مبارک سے تحریر کیا نافر کو (اس سزا میں کسی نے) اس بات کے متعلق کچھ نہیں لکھنا فرما دیا جاتا ہے۔ اور اس کے مرتبہ میں ایک صدی کی کمی جاتی ہے۔ مجرم غلام دوسرے نافر مقرر کریں۔ واقعہ نگار اور سوانح نگار کی جاگری (یعنی سرکار) ضبط کر لی جائیں۔ منصب کی کمی اس لئے نہیں ہے کہ وہ (پھر) دوبارہ کام آئیں گے۔ ہر کارہ بہت جلد تحقیق (حالات) کر کے حقیقت حال میں آکر صبح ہے تو صبح داری سے فرماست کر کے ہم اپنے حضور میں طلب کریں۔

۱۴) شامہ اشغال

محمد معتمد بہادر شاہ کے ناظر نے لکھا سرمد کے چکڑے روانہ کے وقت (محمد معتمد بہادر شاہ نے) قبل خانہ کے داروغہ کے کان میں کچھ آہستہ سے کہ جس کو یہ ندوی نافر، نہ سن سکا (سرمد) آئے میل نکلنے کے بعد ایک میدان میں دو دست بستیوں کی لڑائی لگئی خود (محمد معتمد بہادر) مع تمام جہازوں و درساہیوں کے (بستیوں کی) جنگ کا تماشا دیکھتے رہے۔ اس کے بعد قبل بانو نے ان دونوں بستیوں کو الگ کر دیا (اور پھر) کوئی شرور ہو گیا لیکن ان بستیوں کی لڑائی میں جاتی اور مالی کس قسم کا نقصان نہیں ہوا۔

عرض پر اپنے دست مبارک سے تحریر کیا (اس اصلاح کی) پہلی فنجان کے خوف کی وجہ سے تھی۔ کیوں کہ (اس بات کا) انفا ممکن نہ تھا۔ اور دوسری سخت یقین رکھ کر (جانی اور مالی نقصان نہیں ہوا۔ لایبج کی وجہ

سے جو انسان کو ادا اور گناہ دیتی ہے میر بخش نافر کے منصب میں سے دو صدی کم کریں۔ اس کی کن سبت سے جاگریں سے بھی کم کر دیا جائے۔ اور حجتہ المکملہ مدارمہ و فرمان شاق و بیکو پر حسب علم شاہ نادان (معتمد پر) کو تحریر کریں کہ بستیوں کی جنگ شدہ، شعلہ بی، اور نہ کاروبے حاصلی رزقوں کے سبب (تم) بادشاہی تک جلد نہ پہنچ سکو گے۔ جب بھی اس کا وقت نہ آوے اور وہ تباہی منصب میں ہوگی تبیں سن جائے گی۔ جو چیز افسانہ کو ضرب کرتی ہے وہ مقدر سے زیادہ اور وقت سے پہلے طلب کرنے سے ہم کو کیوں ناراض اور خود کو کیوں پریشان کر سکتے ہو؟

۱۵) وقائع صوبہ کابل

کابل کے خبر رساں سے معلوم ہوا کہ جب محمد معتمد بہادر شاہ دربار منعقد کرتے ہیں تو دربار میں ایک مسند جو زمین سے ایک گز بلند ہے راستہ کی حق سے۔ اور اس پر بیٹھ کر وہ دربار منعقد کرتے ہیں۔ عرض پر تحریر فرمایا:

بہو سن کار برنی آید درہم کار لطف حق باید
ترجمہ (یعنی ہوس) سے کوئی مقدم نہیں پورا ہوتا۔ تمام کاموں میں لطف الہی شامل حال ہونا چاہیے۔

تذکرہ جو بجا ہے بزرگان نواں ز بگداز مگر اسباب بزرگی ہمہ آدہ کنی
ترجمہ (صرف ناف و گداز سے بزرگوں کی جگہ حاصل نہیں ہو سکتی جب تک تم بزرگی کی علامتیں اور اسباب بھی نہ پیدا کرو)

تعب سے کچھ سناں کی قیدی ہی، حق و مغرور (محمد معتمد بہادر) کے دعا کی اصلاح نہ کر سکی۔ دو وقت و درگزر پورا جائیں اور اس کو

سرور بادشہ سے تھا کہ مسند کو توڑ ڈالیں اور اگر گرد و بار ایسے وقت پہنچیں کہ
مسند پر نہ سوتا انتظار کریں اور جس وقت وہ دوبارہ مسند کرے اس وقت حکم کی
نہیں کریں۔ جزا بایا کا تو ایسا معلوم ہو چکا ہے کہ وہ کرنے میں اسی کے بدلے کے طور پر
علیٰ حضرت فردوسِ برکات (شاہ جہان) نے اپنی اولاد کے ساتھ اسی قدر تامل
اور تفضل سے کام لیا کہ تا بعد از بیسی ہی معلوم ہو گیا۔

صوبہ طمان سے محمد معتمد بادشاہ کے محل کی محلہ رحیمہ مانوے اطلاع دی
کہ راتوں رات کے وقت اپنی غلوت خاص میں تشریف لے جاتے ہیں تو بیسی
اور نیم دن میں عجمی عمارت سے۔ اور یہ قاعدہ کے خلاف ہو گا کہ اس وقت محل دار
اس کی نائب ہو جو محمود مالا نکہ رخصت کے وقت حضور نے اسی بوڑھی کنیز رحیمہ
کو محل دار سے ملتا دفرمایا تھا بعد میں بھی ایک حکم نامہ میں درج فرمایا تھا
کہ جب بھی وہ رحیمہ معظم (تمہ دان طلب کریں اسی جو کہ بوڑھی کنیز یا اس کی
بہن شرف النساء جو بدوں حقیقت عالیٰ تہ ہے۔ اسی کے متعلق یہ حکم صادر
ہوتا ہے۔

اپنے درست مائدہ سے تحریر فرمایا اگر غلوت خاص میں مانا ادا کے خلاف
ہے تو ایسی حالت میں قلم دان کو طلب کرنے پر روک لینے میں کیا امر مانگے۔
بہر حال اگر وہ کسی بھی غلوت خاص میں قلم دان نہ بھیجا جائے اور نہ کو حکم دیا گیا کہ
(غلوت خاص سے) باہر سوچ بھی قلم دان کی ضرورت نہ ہو، حاضر کیا جائے اور
جب اور جب تک ضروری دستخط کے چاہیں قلم دان سامنے رہے۔ اس کے بعد
تا آخر اس کو صبر و رنجائی میں رکھے۔ اور اس اچھوتہ فرزند (محمد معتمد) سے ناخوہ
کہ چند کئی قید سے (بھی) عقل میں آئی۔ جو اسی قسم کی برائیاں کی جاتی ہیں لیکن
اب بھی کچھ نہیں گئی۔ دور کا ماننے تنبیہ نہیں ہے۔

اے ناظم، سچ خدا

احکام عالم گیری

باب دوم

شاہزادہ محمد اعظم شاہ کے متعلق

①۷ قلعہ برلی کا محاصرہ

قلعہ برلی کے محاصرہ کو تقریباً چار ماہ گزر گئے تھے اور اس کے بعد برسا قریب آگئی۔ اس مقام پر برلی کا یہ خاصہ تھا کہ بیش بغیر مالہ باری کے نہ جوتی تھی، سوچ سے لشکر میں کافی، تخریش پہلی جوتی تھی۔ شیخ سعدیہ ملک نے محرم خاں کی معرفت عرض کیا: "اگر بادشاہ زادہ دھندلک شاہ، ناراض نہ ہوں تو ایک دن میں صلح ہو سکتی ہے۔" اس پر، فرمایا: "آج صبر کرو کل جواب ملے گا۔"

چھپنے کے وقت معلوم ہوا کہ شہزادہ دھندلک شاہ کو صلح کے بارے میں کچھ خاص پریشانی ہے۔ اور شیخ نے کور، سعدیہ خاں، سنے صلح کی شرط یہ رکھی ہے کہ قلعہ کے تمام آدمی بغیر کس ملوستان کے، (انگلینڈ) قلعہ سے نکل جائیں۔ (یہ معلوم ہونے کے بعد حکم صادر ہوا کہ تمام کام خوب پختہ کر دو۔ تاکہ اپنا حکم ملتے ہی جاکسی تہذیب کے فرد، قلعہ پر شاہی جھنڈا نصب کر دیا جائے۔ چنانچہ خاں کے مطابق تمام کاروائی پختہ ہو گئی۔

پہلے دن شاہ ملال جاہ دھندلک شاہ سے فرمایا: "ہم کو صرف تھوڑی خاطر منظور ہے

درند صبح کو فیضی است نہیں ہے اور دوسرا آدمی بھی یہ کام کر سکتا ہے۔ (انہوں نے عرض کیا) "یو کہ ہم بھی خوفناک بن گئے غلام کو اس سے سخت تر ہو گا۔" (اس پر لڑکے سب نے فرمایا) "پھر بعد میں تو مل جائے گا۔" انہوں نے عرض کیا "خادموں کی کیا بات ہے کہ اپنے چہرہ پر نہتہ کے کسی کام سے ملوں ہوں ایک وقت کے بعد عرض کیا "جو شخص صبح کے واسطے نہچ میں ڈر رہا ہے وہ کون ہے؟" فرمایا "شیخ سعدی نے اس کا تذکرہ کیا۔" عرض کیا "تو یہ کب تک حکم لے رہا ہے؟" اس وقت شیخ سعدی نے اس کا تذکرہ کیا۔ "محم غیاث سے فرمایا کہ شیخ مذکور کو حکم پہنچا دیں کہ فوراً قلعہ پرش ہی جھنڈا لہرایا جائے۔ دو گھنٹی بعد جھنڈا نصب کر دیا گیا۔ اور فتح کی فہرست بچے لگی اعظم شاہ نے انتہائی بے ادبئی اور تندہی سے عرض کیا "ہم غلاموں کو اب زیر کر کر رہا ہاں یہ کون ہے یہ بھی مصاحب میں گئے ہیں؟" بادشاہ نے فرمایا:

شبہ شک ہم سے پاچہ پرستی واقع ہوئی ہے۔ (اب) ہم دونوں پاچوں کو شک کرے سکے لیٹے ہیں شیخ سعدی نے لگا جہاں اور تم کو صوبہ احمد آباد میں مقرر کیا ہاں ہے۔ اور پھر حکم دیا کہ سیات خان گزہ برداروں کا داروغہ مع تمام گزہ برداروں کے (اعظم شاہ کے) چہرہ پر جانے اور اشاہی لشکر کے تین کوس کے فیصلے پر سانپ لگانوں کے مقام پر (اس کو قید کرانے اور (اعظم شاہ کو اس کے موجودہ مستعیر نہ جاننے سے اور خود دار بغاوت کر کے ٹھکڑے ہونے۔ اعظم شاہ نے جہاں اور پرتیاں پر کر جہرۃ الملک اسد اللہ خان کو وسیلہ فرجیہ اسد اللہ خان نے عرض کیا کہ شاہزادے کو دودن کی مہمت دیکھائے تاکہ ایش ذرا کم ہائے۔ اور جب زہب نے حکم دیا "ہوئے فرزندوں کے معاملہ میں دخل اندازی کرنے کا ملازموں کو کیا حق ہے؟"

اسد اللہ خان اپنی درخواست پر (خو) پیشانی ہونے۔
ہر حال گزہ برداروں کے داروغہ کے ساتھ جاکر شاہزادے نے سانپ لگانوں

کے مقام پر قید کیا اور وہیں سے عرض بھی کر مودہ ہار کے واسطے مودہ دستیاب نہیں ہوتا۔ اور جب زہب نے حکم دیا "قیمت اور کے شاہی گورہ سے لے لیا جائے" انہوں نے دوبارہ درخواست دی کہ اس کی قیمت (غلام کے مستقرہ دلینے میں سے وضع کر لیا جائے) اسے اپنے دست ہارک سے تحریر فرمایا "کرنی حلفہ لندہ کر" اور پھر بندہ پھر لکھ کر دینے میں سے وضع کرنے کے وقت تک اس کا بھانپ نہ کر، کون زندہ ہے اور کون مر جائے نقد قیمت دی جائے اور (میر) نے لیا جائے۔ چنانچہ حکم کے مطابق عمل کیا گیا اور ایک ہزار دوسو روپے بیچ کر موم لے لیا

(۱۸) عدل شاہی

بادشاہ زادہ محمد اعظم شاہ نے عنایت سے عدل کو کھانہ کھان دتہ اور اس کی خدمت اور شکایت بہشتہ۔ تاہم غیر ملک پہنچا دی جانے کے سید مل شاہی کی خدمت میں پیش منسوب رکھتا ہے اور غلام محمد خوشہ، کی ماہرہ واقع مندرجہ میں شرب نوش اور جہاد عات کا مدد محکب ہوتا ہے (اس کے) دے میں شاہی حکم جاری کیا جانے اس کی جاگیر ضبط کر کے اس غلام محمد اعظم شاہ کو دے دی جائے تاکہ اس فتنہ کا سد باب ہو سکے؟

(اسی عرض پر دست مبارک سے تحریر فرمایا:

"محکب کا کار خود اپنے آپ کرین اور پھر جاگیر کی تسلی کی دوزخ دوست (بھی

نہ لکھا کہ لائبریری لارنس سنہ ۱۳۸۸ھ میں یہ عبارت اسی طرح درج ہے یہ ہمیں برکت ہے اور ہمارے ہم نے حد کے پاس میں، محکب کے نقد لینے کے وقت کون زندہ ہے اور کون مرے۔ اب خود اپنے جیب سے اور اگر چاہیے اور (موم) لے لیا جائے۔

کرنا پڑ لعلات ات ہے۔ ایک لفظی باغیر مضبوطی کا حال ہے چہ جائیکہ سر ہشتی کسی کی ہانگیر
 اس طرح کسی کے کہنے سے ضبط نہیں ہوتی، طاقت میں وہ ادا محمد اعظم اور سید علی علیہ السلام
 و جہر کہتے ہیں۔ اور دوسری طرف (سید لعلی) سیاست بزار در جہزہ زیادہ (نظامی) حرام،
 ہے۔ صدر الصدور اس جگہ کے متنبہ کی کھنکھ کی کہ حقیقت حال سے مطلع
 کیا جائے۔ ائمہ اعلیٰ حضرت (شاہجہان) کی طرح میں نے اولاد کو سربہ نہیں چڑھایا
 ہے کہ (ابن) میں مذمت ہو۔

۱۹) حزم و احتیاط

محمد اعظم شاہ کے خبر رساں سے اطلاع مل کر (اعظم شاہ) بغیر کسی مخالفت و اطلاع
 کے برنالہ کے قلعہ کا محاصرہ کرنے کے لئے غنہ قول کی طرف پلے جاتے ہیں۔ ہر چند
 محل دار اور ناظر منہ کرتے ہیں لیکن حق کے کہنے سے وہ نہیں مانستے اور ناظر اور محل دار
 کی تحریروں سے بھی اس قسم کی اطلاع ملتی۔ (اس اطلاع نامہ) پر دست خاص سے
 تحریر فرمائی۔

”تعبت ہے کہ اس طرح کے محمد اعظم شاہ، پر چارہی صحبت کا ذرا بھی اثر نہیں پڑا۔
 اور (وہ) احتیاط و دور بینی سے کوسوں دور ہے۔ اس کے ذہن میں محرم و نامحرم
 دیکھ کر بدیہی حزم و احتیاط میں داخل ہے، نہیں ہے اور نہ آیت، ”ولا تعوالیٰ عیالکم
 الیٰ المستکثر“ دیکھتے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالیں کہ اس کو خیال ہے“

میں نے فرمایا کہ دست در پی ہر مسئلہ

گل و خیال چٹکے شہباز میں کند

خون میں چمکے زخم نایاب زخموں

لیکھے کہ بے محاصرہ پے وار محی کند

از محبت نیکیاں نفوذ حیرت پر نیک

با دام جہاں تلخ برون ہاشکر آید

ترجمہ: اس بات میں وہی پرندہ عقلمند کہا جا سکتا ہے جو چوں کہ بھی شب بکا پزیر
 خیال کرتا ہے جو چہرہ ہے، متیہ میں سے اڑتی پھرتی ہے اس کے مقبول کے
 بدل میں اس کے دشمنوں سے خون پھیلتا ہے۔ ہر حیثیت انسان نیکیوں کی
 محبت سے نیک نہیں ہو سکتا جس طرح (دام) کی نفی شکر کے اندر بھی
 باقی رہتا ہے؟

اصل، مرد اعلیٰ شجاعت و بہادری میں نہیں ہے بلکہ خود شکن میں ہے۔

سے کمال مردی و مردانگی است خود شکنی

ہر س دست کے راکہ لال کلاں شکنہ

ترجمہ: کمال مردی و مردانگی خود شکنی میں ہے اسکے ہاتھوں کو ہر س سے
 جس نے یہ کلاں توڑ ڈالا:

۲۰) بدسلوکی کی سزا

محمد اعظم شاہ کی کوڑیوں کے ناخود بہرہ و غافل سے اطلاع کی کہ ”شاہزادہ نے زلف
 مہل کے ساتھ بدسلوکی کی اور اس کا ہاتھ (دکے) شہابی خون کے معاند کے وقت
 ہزار نہیں ملے گئے مہلدار (دور افتاد) نے باہر امیہ سے پاس، چٹکی بھیجی اور شہزادہ
 کی سوار کی کوڑیوں کی چنانچہ غلام (بہروز خان) آیا اور کسی (شاہی) حکم کے آگے ٹک،
 شاہزادہ کی، سوار کی کوڑیوں کو دیا۔ انہوں نے مہلدار کو اپنی مجلس سے باہر نکال دیا۔
 اس اطلاع نامہ پر پھر فرمایا کہ ”خواجہ قلیناں صبح اپنی فریاد کے اور اس جگہ کے
 (دقام) منصب دار اور راجہ زور زخمی ہو کر جہاں سے جگہ نائی ٹک اس (شاہزادہ) کی

واری و در بار کو بند کھیں ؟

دوسرے دن جب یہ خبر پڑا شاہزادہ کو پہنچی۔ انہوں نے اپنی بہن دولت بیگم زینت منشا کی معرفت درخواست کی کہ اپنے قصور کی معافی چاہی اور ایسا واسطہ بن کر معاف اور صلہ دار کی ہر کے سمجھا میں کہ در دست بردارست۔ بارگ سے تھوڑے فراق کر جاگیر کی تبدیلی موقوف کی جاتی ہے۔ لیکن اگر کوئی مال سزا دے۔ وہی کئی تو رائندہ اس قسم کی حرکتوں کی جرأت پھر باقی نہ ہے۔ یہ پاس ہزار روپیہ اس جرم کی سزا کے طور پر اس ناقابلت بین الصحت و بے وقت لاکے کے دھنڈ میں سے وضع کر کے شہزادہ حامد میں داخل کر دینے ہائیں۔

۳۱) نقصان کا معاوضہ

احمد آباد سے جو غلام گمشدہ کی سرحد داری میں تھا۔ سو بیچ نکالنے ملاط دی۔ دو شمولی اور بیچ کی فوج کے سر دار ہاجی الدیر نے حمزہ دوسے ۷۰ میل کے فاصلہ پر سورت کی شاہراہ پر سو اوروں کو کھڑا کیا۔ جب یہ اطلاع شاہ عالی جاہ کو مل گئی تو پہنچی کو فریاد کیا۔ یہ واقعہ سورت کے کھڑے انت فیل کی فہم داری میں ہوا ہے۔ ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں۔ اطلاع نام پر تحریر فرمایا۔ شاہزادہ کے اصل منصب میں سے پانچ ہزار کم دئے جائیں۔ اور سو اوروں کے بیان کے مطابق ایک شخص کا روپیہ ادا کیا جائے۔ وکیل سے لے لیا جائے۔ مگر یہ واقعہ کسی اور شخص سے اطلاع تہہ اس کے سر نہ ہوتا تو تحقیقات کے بعد حکم جاری کیا جاتا۔ لیکن شاہزادے کے واسطے بطور سزا کے بغیر تحقیقات کے معاف جاری کیا جاتا ہے۔ کیونکہ ہے قہری شہزادگی کا کہ اپنے آپ کو امانت حال سے بھی کہہ سکتے ہو جبکہ ہماری زندگی میں یہ بخلت کی وراثت کا دعویٰ کئے ہو تو پھر ہماری زندگی ہی میں کیوں تمام امانت خاں کو اپنی میراث کا

شریک نہیں بناسکتے ؟

۳۰ درود کے کہ بادشاہ آفریں علاج نیت سے راکھ نیت بھیجی احتیاج نیت ترمیم۔ خود وہ اسے اچھا۔ تو پھر اس کو کوئی عادت ہیں جس میں صل نہیں اس کی کسی چیز کی ضرورت ہیں؟

۳۲) گستاخی کی سزا

ایک مرتبہ محمد غفر شاہ دربار میں کچھ عرض کرتے تھے۔ (لیکن جب پہنچے حسب فضا جواب۔ یا تو کسی قدم ہول بزرگ آگے قدم نہ دیا۔ یہاں تک کہ ہندوئی پر دیاؤں۔ رکھو۔ اور تک نریب سے اس بات پر کھڑے ہو کر پڑو عدالت گرا دیا اور دربار پر خاستہ کر دیا۔ اور اسے تہی شاہزادہ کا مجرا بند کر دیا کسی کو اس میں مداخلت معاش کی نیت نہ ہوتی تھی شاہ سلیمان شاہ نے عرض کیا شاہزادہ اس کا آگے قدم بڑھانا جرأت کی وجہ سے نہ تھا بلکہ دروغ نیت میں ہوا۔ من فساد اعلیٰ خارجہ علی اللہ۔ (جو صحت کر دیتے ہیں اور صلہ کرتے ہیں ان کو اللہ اجر دیتا ہے۔ اس آیت کے نیچے بادشاہ نے تحریر فرمایا۔

۳۰ از سائل نہایت بہ عرفا فاد

از حد خود کسی کہ قدم پیشتر گذاشت

”سائل کے کہنا سے امت کے سمندر میں وہ غم گزرتا ہے تو جی نہ دے اب قدم رکھتا ہے۔“

(۳۳) اورنگ زیب کا فطر

محمد عظیم شاہ نے چونکہ (خود) برتیز اور پرنس واقع ہوئے تھے جناب مقدس (عالمگیری) کو جمعہ خاکروب سے تشبیہ دی جو دربار کی خاص کی صفائی کے لئے مقرر تھی اس بات کی اطلاع اورنگ زیب کو پہنچی ایک دن ایک جمعہ خاکروب، دربار خاص کا کھن صاف کر رہا تھا اورنگ زیب نے، عظم شاہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: "اے اس خاکروب کے پار کے ہیں" (عظیم شاہ نے عرض کیا) اس کے حق ایک لڑکے ہے اور وہ بھی (ابھی) بچہ ہے" اس پر ارشاد فرمایا: "غلا کئے ہو۔ مجھے تو یہ بھی اطلاع ہے کہ ان لڑکوں میں سے ایک ولایت بھی گی ہے" یہ بات سنتے ہی عظم شاہ غلبہ کھ گئے اور نہایت شرمندہ ہوئے اور اپنی جیسے و زینت الہا و عظم سے ٹوکی۔ کہ حضرت نے فرمایا میری والدہ صاحبہ کی رعایت و حرمت نہ کہ اور جمعہ خاکروب کو سیراپ بتایا۔ اس پر فرمایا: "ہاں" اس نے بھی حضرت اشاہ جہان کی فراموشی رعایت و حرمت نہ کہ اور ان کے لڑکے کو جمعہ خاکروب قرار دیا۔

(۳۴) حفظ دل

محمد عظیم شاہ کے بھائیوں کے واقعات سے معلوم ہوا ہے اور انہوں نے فرمایا: میں احمد آباد کے گزرتے خود بھی ماضی دی تھی کہ طرہ کی بیماری کی وجہ سے (جس میں

نے وہ بہت سے دوا کیں ہیں۔ شاہزادہ محمد کمرے بغاوت کی تھی اور شاہی افواج سے شکست کھا کر شاہ ایران کی پناہ میں چلا گیا تھا۔ اس وقت اورنگ زیب کے صرف چار لڑکے زندہ تھے۔

(دعوتِ حق)

دوسرا کہابا بھی شامل تھا، اس قدر نفاہت ہوئی تھی کہ گفتگو کرنی بھی محال ہے مگر چہ (ادھر) وہاں سے کوئی شکایت باقی نہیں ہے میں کہتی ہوں کہ اس صوبہ سے مجھے اپنے حضور میں طلب فرمایا جائے تاکہ قدم لڑکی کی سعادت کے بعد (پہن) جان تا اس (آپ کے قدموں پر) نثار کر دوں" اس پر اورنگ زیب نے خود فرمایا: "عاطفہ حقیقی ہمارے تخت جڑ کی تنگی بنی ڈھٹے۔ ایسی نفاہت کی حالت میں سفر کرنے کی اجازت دینا بیدار دی سے غالی نہیں ہے۔

۷۔ بالاتر از دوسال شہزادہ خشیال را

فکر خدا کر دیرہ ملا پاس نیست

ترجمہ: "وہ خشیال کو دوسال سے بستر بختا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ چارویں شاہی کا فکر گذار نہیں دیتا۔"

یہ پیر ضیعت اور یہ ہے چارہ (خود) علاوہ دربار کے صدر اہرام میں مبتلا کی دینی سے تعلق کو اپنا شعار بنا لیا ہے۔

۸۔ در مشرب جمع کے کہ ہما سے رحلی اند

ہر ریشہ پہ پا کھلک لطف بجا نیست

موصولہ درد خواریم و گر نہ

ہر درد کہ ہوتی شود از طبیب دعا نیست

"جو لوگ کچا کرنے کے لئے تیار ہیں ان کے نزدیک آسمان کا ہر ہے مل کر تم بھی لطف کا درد رکھتا ہے۔ ہمیں درد کا حوصلہ نہیں ہے ورنہ غیب سے

جو بھی درد ہمیں دیا جاتا ہے وہ دوا ہی ہے"۔

جب اپنے پد بخت نفس کے ساتھ گفتگو ہوتی ہے تو کہتے ہوں "کہ دل کے علاوہ جونی بہتیت ایک حیران اور قابلِ حفاقت شے ہے دنیا اور جو کچھ دنیا کے اندر ہے

وہ سب چھوڑ لینے کے رفق ہے۔ اس زمین و زلی سے دل کیوں لگا رکھتا ہے دل
ساتھ تانیہ لایا ہے اور یہ زمین و زلی چھوٹ جانے والے ہیں۔
سے ترا بھاگ نہ ہر چہ را پر افروزی
بغیر سیرت اٹھنے کے بر ذرا شقیقت
”سوائے اشک بڑی کے کہ بڑی ہندی لینے والی ہے ہر چیز جو بڑھتا
ہے مجھے خاک میں ملا دیتی ہے“

احکامِ عالم گیری

باب سوم

شاہزادہ محمد کاظم نشاۃ الید بخبت
کے متعلق

۱۔ چالیں شوال شاہزادہ محمد کاظم کے عہد قس میں تدبیر سار چلی تھیں موقتہ
وہ گجرات کا گورنر نہیں تھے۔ عانی خاں نے شاہزادہ محمد کی ایک درخواست کا ذکر کیا ہے جو
۶- ۱۰۰۵ء میں سے گجرات سے اسی تھی اور اپنے والد کے حضور میں آنے کی ہمازت
طلب کی تھی۔ عانی خاں کا بیان ہے:

”شاہزادہ محمد کاظم نے گجرات سے اپنے والد کے حالات کی خبر سن کر وہ دہلی عانی کے ہمازت
چاہی اور یہاں تک کہ گجرات کی آسپ و ہوا افاق ہے شمشاد اس بات سے بہت ناخوش ہو
تھیں کہ میں نے بھی اپنے والد شاہزادہ محمد کی درخواست کے دوران میں طرح کی درخواست
کی تھی وہ انہوں نے اس کے جواب میں یہ لکھا تھا کہ ”ہر جگہ کی آسپ و ہوا کی کورس کی
سوائے ہوا کے ہوس کے“ سو کار اور غریب شاہزادہ کاظم کو وہاں کی اچھا رہنے کا وعدہ دیا۔“

②۵ حرارت شہزادہ کا مہم بخشش

شہزادہ محمد کا مہم بخشش کے وقائع نگار اور ناظر کے خطوط سے معلوم ہوا ہے کہ قلعہ جہنم کی فتح کے بعد خان نصرت جنگ نے اس خیال سے کہ دشمن کی پانچ ہزار سے زیادہ فوج اطراف میں موجود تھیں۔ شہزادہ کو کوچ اور قیام کے بارے میں احتیاط سے کام لینے کا مشورہ دیا۔ قر شہزادہ کا مہم بخشش، درشتی سے پیش آئے اور فرمایا "ہمیں ہمتیاد ہے کہ جب چاہیں کوچ کر لیں۔"

بات یہاں تک پہنچی کہ آپس میں بخشش ہو گئی اور خان نصرت نے دہار کا مجرا ترک کر دیا اور دھرت، شہزادہ سوار ہو کر تھکا تو ٹھہرا کر بیٹھے۔ یہاں تک کہ چہا شنبہ ۹ ذیقعدہ (۱۲ جولائی ۱۶۹۲ء) کو دوپہر کے وقت جب شہزادہ خیمہ میں مقیم تھا، ایک آدمی خان نصرت جنگ کے ٹپنے کے لئے بھیجا۔ اس نے آئے میں دیر کا۔ چار آدمی اپنے در پہلے بیٹھے۔ اس سلسلہ میں خان مذکور کے ہر کاروں نے خبر دی کہ دہنیزادہ نے اپنے رضاعی بھائی کی در سے تمنا سے گرفتار کر لے کر تدبیر کی ہے اور ناظر کی تحریر سے بھی معلوم ہوا کہ یہ بات صحیح ہے۔ خان نے ان

خبر رسائی کو بڑھا اور بلوگرام کے ساتھ لے کر راجپوت پر سوار ہو کر دشتہارہ کے شہر میں داخل ہو گیا۔ اور دربار کے شیر کو اچھی کے سونے سے لٹکا کر ڈھیسکا (دشتہارہ نے) یہ حال دیکھ کر محل میں اس جنگ مہا چاہا۔ راجا دپت نے اگر اس کے دونوں ہاتھ بکڑ لئے اور گھسیٹا ہوا نان نصرت کے ہاتھ کے پاس لایا۔ خان نے اشارہ کیا کہ اپنے ہاتھ پر بٹھا۔ چنانچہ اس طرح پارک پر گئے گئے۔ رات دن دشتہارہ راجا دپت کے ساتھ راجا اور اس کے شیر میں منہمک رہا۔ اس اطلاع نامہ پر راجا دپت نے راجا فرمایا:

ہے پاسدار نان نیا پر لگا

اگرچہ بلو نانہ شہر دار

حضرت فرخ علی بنینا علیہ السلام نے اپنے اہل سنت بیٹے کا ایک علاج کیا تھا جو میں کر دے۔ خان نصرت جنگ اچھی نہیں ہے جو اس کو بڑا کہے۔ وہ خود بڑا ہے اس کا بیکار اشارہ اور سادیل کے سردار کا کم بختی کرانے کے لئے بھی پڑا ہے خان نصرت جنگ اس کے ساتھ رہیں۔ اس کے بعد حمد الملک (وزیر اعظم کے ہمراہ کر دیں۔ اور بھی پورے گزرنے کے نام ایک فرمان بھیجا۔ ایک ہزار اس کی مخالفت کے لئے ساتھ کر دو اور میر سے پاس بھیجو۔ خان نصرت جنگ متحیر ملک مثلاً قلعہ جہنم وغیرہ کی مخالفت کے لئے روانہ ہو جائیں اور جب فرمان (شاہی) ان کی طرف پہنچے تو حاضر ہو جائیں۔

اطلاعات نامہ کے حاشیہ پر تحریر فرمایا: "اس لڑکے کی خاطر جراتیہ عدو الملک کے مصداق ثابت ہو چکا ہے میں کوئی لپٹے (ایک ایسے) دوست پر جا چکا کہ وہ بھی ہے اور اچانک ثلاث کے مصداق بھی ہے بے جا حشر کوں خصوصاً جبکہ وہ لکھنؤ میں لاٹری میں ۳۳۸۸ میں ڈلی کی حالت لاکھ لکھ مصر میں

ملا دو میں فی بھی ہے اور انعام و اکرام کے لائق بھی ہے۔"

(۱۶) بیدار رخت کو سزا

(دشتہارہ) بیدار رخت کے چار ہی ہاتھ کی تحریر سے معلوم ہوا کہ (انہوں نے) پہلے راجہ رام دھات کے قلعہ سنسی کو فتح کرنے کی بہت کوشش کی اور پھر بعد میں یہ معلوم ہوا کہ انہوں نے اس (راجہ رام) کی زانیہ بیٹیاں بھجوا دیں، یہی بیٹیاں کو حوالہ کر دے اور خود قلعہ سے باہر چلا گئے۔

اطلاعات نامہ پر تحریر فرمایا: "کوئی معائنہ نہیں ہے۔ لاکھ دینا بھی ایک طرح کے طبع بھونے کی علامت ہے۔ قلعہ سے توں باہر جانا ہے لیکن ملک بادشاہی سے کمال جائے گا۔ لیکن:

ہے چہ مرے بلو گزرنے گم شلا

طبع زننہ پر قزاز دن شود

"کہ کیا مرد ہے جو عدوت سے بھی کم ہو۔ زن مرید عدوت سے بھی بدتر ہے۔"

دقیقہ مزید نگارندہ اور درج ہے "حاشیہ پر تحریر فرمایا: "کلام افلاوون اچانک ثلاث میں شرک کی عکسوں میں متحرک (زور) تو تین آدمیوں کو دوست کہ جو تیرا شریک ملک ہو یا شریک محنت ہو یا شریک سفر ہو۔"

کام بخیر اور ملک ریک سب سے چھوڑا دینا خود سے دی کے لئے سے تھا۔ (د. ل. س) حاشیہ احکام ۱۶۔

محمد بیدار رخت دار لشکرہ کی لڑکی جہاں زیب خانم بیگم اور شہزاد محمد غلام کو بیٹا تھا۔ مہر گشت ۱۲۰۰ کو پیدا ہوا تھا۔ اور ملک زیب میں (راجا لکھنؤ میں)

اولاد کی تربیت باپ سے متعلق ہے نہ کہ دادا سے۔ شاہ عالمیہ محمد ظفر نے اس بیدار بخت کی دلدہ مژدہ کی محبت میں یہ نسبت پسپا دی عقلمندوں کے نزدیک مال کی سختی حوالہ کے نقصان سے بڑا وبال اور عذاب ہے۔ ایک سال کے لئے جاگیر میں سے نصف کی کمی اور منصب میں تغیر۔

۲۵) کاروبار دلداری

شہزادہ بیدار بخت کے بھائی انارکلی خیر سے معلوم ہوا کہ شہزادہ ہمیشہ شمس النساء، دختر ممتاز کے ساتھ کامل محبت و عنایت سے ہمیشہ آتا تھا لیکن اوسم ایک عرصے خلاف معمول اکثر ناامنی رہتا ہے۔ چنانچہ ایک روز ایک باجی کی دکان کو سلاخیں کے ساتھ غور سے نہیں دیکھا۔ چنانچہ شمس النساء نے جواب میں کہا: "اگر دآب، چاہے مجھے مار بیکیوں نہ ڈالیں لیکن اب دوبارہ آپ کے بات نہ کروں گی۔ لہذا اس روز سے شہزادہ نے بات نہیں کی۔"

اس اطلاع نامہ پر تخت پر آیا:

میں صبح ہر صبح باجی کو فرستتا تھا۔

نارنگ کی دکان میں پہلی دفعہ

دبیرہ حاشیہ مغل گذشتہ تینوں سے بہت محبت کرتا تھا۔ اور بیدار بخت تو شہزادہ کا چچا تھا۔ خان جیل کے کتبہ میں سے سنسکرت کی سرکار۔ جو رام دھات کے خلاف لشکر کشی کی جتنی شکست دے کر ۳ جولائی ۱۸۹۸ء کو قتل کیا۔ سنسکرتی ۱۹۰۱ء میں قبضہ کیا۔ اب جبکہ ہاتھس اور مغل گرام کے درمیان ایک ریلوے سٹیشن ہے مندرجہ بالا احکام میں مدہ مقررہ کاغذ غلط ہے کیونکہ جہاں زبیب دافو کا انتقال بہت بعد میں ۱۰۔ ۱۰۰۵ء کو ہوا۔ (دج۔ ن۔ س۔)

مغل خاندان کا راست فرجیم۔ وئے پنجہ عاشق کج مع عشق نہ گفت ترجمہ۔ مہ کے وقت میں نے ایک خوشگستہ پہلو سے کہا کہ خدا دیوانہ نہ تھا کہ مجھے اس ناخوشی بہت کھلے۔ پہلو نے بس کر کہا مجھے بھی اس کا افسوس نہیں جو کج ملک کسی عاشق نے اپنے محبوب سے محبت نہ تھی نہیں کی۔

اس نو چتر بیدار بخت، کو واضح ہے کہ جوانی کے زمانہ میں مجھے تنہا سے باجی مصاحبین کی اصطلاح میں جوانی دیرانی کہتے تھے۔ ہم کہیں ایک کے ساتھ دولی تعلق تھا جو نہایت دبی، بغیر دوسری لیکن ہم نے تمام زندگی اس کی محبت کو نبھایا اور کہیں اُسے آئندہ خاطر نہ ہونے دیا۔

دوسری یہ بات دبی واضح ہو کہ سادات کے ساتھ باجی کا لفظ استعمال کرنا خود باجی ہی ہے۔ اگر کسی نیکو پر کیا جائے تو وہ باجی نہیں ہو جاتا، اگر مغل اور ناظمہ کی طرف سے اس سیدہ شمس النساء کے واضح برائے مان معلوم نہ ہوا تو عتاب بلکہ مذہب میں گرفتار ہو جاؤ گے۔ تجاؤ بھاگنا اور اعلیٰوں (جو کہ کوہ کہے ہیں اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ دے گا)۔

شاہ احکام ۱۰۰۔ بیدار بخت شہزادہ محمد ظفر کا بیٹا اور انارنگ، ریگ کا لڑکا تھا۔ ۱۸۹۵ء کو اس کی شادی من ریل کی بیٹی شمس النساء کی بیٹی کی بکارت ہوئی تھی۔ ۱۳۔ اگست ۱۹۰۵ء کو اس کی ایک بیٹی شہزادہ بخت کی پہلی ہوا۔ بیدار بخت کے کٹر کمال نام فروری میں تھا اس کے ایک نام شمس النساء کی شمس لکھا۔ آپ تیرہ گھنٹہ اس کے بے خواب یک بعد دیگرے سنا دیا جس سے حشرات نے ان کی حرکت کی اس احکام میں درج ہے کہ وہ اپنی بیوی دل میں ان کی بخت شہزادہ ریل منوی کا ذکر کہہ سکتے تھے کے ساتھ ۸۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شادی ہوئی تھی اور اس کا انتقال ۸۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو ہوا۔ (دج۔ ن۔ س۔)

احکام عالم گیری



باب چہارم



افسران کے متعلق

۲۸ نصرت جنگ

ذوالفقار خان بہادر نصرت جنگ حسب جہنم کی فتح سے لوٹ کر شاہی خیمہ گاہ پہنچ گیا تو سر پرانہ خاص کو قوال نے خدمت شاہی میں عرض کیا: "ذوالفقار خان کو سر کرنی کے متعلق خبر ہو گا، کی طرف مارے مارے پھرے ہیں، ذوالفقار خان کو پسپا دیا گیا تھا۔ (لیکن، خان مذکور) نے اس کی پرواہ نہ کی اور شاہی خیمہ گاہ کے قریب پہنچ گیا۔

اور جنگ زریب نے علم صادر فرمایا کہ "لشکر شاہی میں داخلہ کا پروانہ دیا جائے اور بائیں بیگ جو نصرت جنگ کا وکیل ہے یہ تمام معاملہ اس کو لکھے؟
دوسرے دن صبح نصرت جنگ، بغیر ہی داخلہ کے پروانہ کے شاہی لشکر میں آ گیا اور دیوان خاص میں حاضری کی اجازت چاہی۔

اور جنگ زریب نے حکم دیا کہ "حزب و مشیر لکھ سے اندر کرکان کا درجہ پر اور ہندوؤں کے ہاتھ میں لے کر ہمارے سامنے آئیں۔ اور برضاوت سابق کہ بائیں دیوان خاص کی مجال تک آ کر قیامت آج حال کے اندر دیوان خاص کی دو راوی درجہ متغیر خیمہ کے پاس

پاک کو چھڑ دیا جائے :-

یاد رکھیے جنگ نے نصرت جنگ کو اس عتاب نامہ کے متعلق مفصل لکھ دیا ہے پانچ نصرت جنگ، کلال بار، دشمنی خیمہ کے چاروں طرف شہر کی کنوئیں کی دیوار سے پہلے ہرگز اور تمام ہتھیار اپنے جسم سے کھول کر دیوان خاص کے دروازہ کی قریب اوٹ کے پاس حکم مار ڈال کر انہماک میں بیٹھ گیا۔ (دو رنگ زیب) نے دو گھنٹی حکومت و تغافل فرمایا۔ اس کے بعد حاضرین کی اعزازت دی۔

(نصرت جنگ) نے قدم پس کا ارادہ کیا۔ (دو رنگ زیب نے) دایا پاؤں بڑھا دیا۔ تشویش اور اضطراب کی وجہ سے خان نصرت جنگ کا زانو منہ دشمنی ایک پہنچ گیا۔ یہ بات (دو رنگ زیب) کو ناگوار گزری اور انتہائی کرم و عنایت سے نصرت جنگ کی کمر تھپتھپائی اور فرمایا: "پوچھو عرصہ دلازنگ باہر ہے ہوسے ہوسے سے دشمنی آداب شاہی بھولی گئے۔"

۷۸ زانچ دم سوسے شہر و سر سوسے

۷۹ دم کن زانچ از سر او بہرہ

اس کے بعد بہرہ مند خاں کی طرف رش کر کے فرمایا: "کیا وجہ ہے کہ جہانے خانہ دار ہمارے باکر آداب شاہی بھول جاتے ہیں۔ شاید خاں مذکور (نصرت جنگ) کی قربت بینائی میں کچھ فرق واقع ہو گیا ہے۔ اور محرم خاں کو حکم دیا کہ ایک عیبک لاکر خود اپنے اتھول سے نصرت جنگ کے لٹائے۔ اور یہ تاکید کی کہ نصرت جنگ اسی طرح گھوڑوں میں جائیں۔ اور جو چہ یہ دن پر خاص عنایت ہے اس نے عیبک خلعت کا قاعدہ ہے اسے بھی تین روز لگا کر دہرائیں آمین۔"

جب خاں مذکور نے اپنی یہ رسوائی دیکھی تو رات کو امیر خاں داروغہ خواں کی وساطت سے دشمن (مرہٹوں) کی سرکوبی کے واسطے جانے کی اعجازت چاہی

اور غارت شدہ کے بعد عیبک لاکر آیا۔ اور بیچ خانہ میں اعزازت مالاں کی۔

۳۹) پابندی احکام

حکم شاہی کے بموجب ذوالفقار خاں نصرت جنگ ہونٹ راوگر مرہٹوں کے تعاقب میں گیا ہوا تھا۔ اتفاقاً اس کا گزشتہ شاہی خیمہ گاہ سے چار میل حدود کے اندر ہوا۔ اس نے عرض کیجی کہ اتفاقاً ایسا ہوا ہے کہ شاہی لشکر کے قرب سے گزرتا ہوا اس نے بغیر حاضرین جیتے گزر دیا، خلافت ادب ہوگا۔

عرض پر تخریر فرمایا: "تم مت دوام خلاف ادب ہونے۔ پہلا یہ کہ ایسا اتفاق کیوں ہوا کہ دشمن لشکر شاہی کے اقتدار قریب گزرا۔ یہ نہ صرف خلافت ادب سے بلکہ اس سے نقصان کا بھی اندیشہ تھا۔ دوسرے یہ کہ جس کام پر اس کے گئے ہو اس کو نہ کرنا اور اس کے خلاف عرض کرنا اطاعت کے خلاف ہے۔ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اول الامر منکم" اللہ کی اطاعت کرو۔ رسول کی اطاعت کرو اور جو تم پر حاکم ہوا ان کی اطاعت کرو۔"

۴۰) تشبیر

ذوالفقار خاں نصرت جنگ کی فرج کے حالات سے معلوم ہوا کہ جنگ جرنیلوں کو بھی جوتھ ہزاروں عصب و کتا ہے اس کے نفاذ سے بھول کر لڑ دینے لگے ہیں اور وہ ازراہ فساد و کتا ہے کہ نصرت جنگ کی فوجیت کے نفاذ کے ہمارے اس کے

ماشیہ احکام نے ذوالفقار خاں متنبہ بر نصرت جنگ بہادر سپہ سالار (۱۷۵۷ء) دو رنگ زیب کے وزیر حکم امیر خاں کا لکھا تھا۔

نکات سے بھی چلیں گے۔

اس پر دست مبارک سے تحریر فرمایا کہ "میں کیا منشا مقرب ہے بونصرت جنگ کو اس بارے میں کیا اعتراض ہے۔ اگر اس طوق و رد و جواعت کا نہیں، جنگ و خون، اپنی تشبیہ کو جو عین رسوائی بت نہیں کھتا اور آگے آگے میں جانتے تو بھی دہرا کچھ حرج نہیں اور یہی ہمارا، میں مقصد ہے۔ اور برابر پہلے میں بھی کچھ کہ نصیرت نہیں ہے۔"

۳۱) دکنی سردار کے سلوک

نصرت جنگ کے سوانح نگار نے لکھی: "دکن خاں دکنی جو دکن میں چار ہزاری منصب رکھتا ہے شاہی خدمت میں ہمیشہ جان فشان کرتا ہے۔ اگر اس سے زیادہ کرم و عنایت تو بہتر ہے۔ اور خاں نصرت جنگ نے بھی اسی معنوں کی عرض کی۔ اس عرض پر دست مبارک سے تحریر فرمایا: "لفظ جانفشان کی بعض عبارت و الفاظ پر دلائی ہے۔ اگر ہمیشہ جانفشان کرتا رہا ہے تو یہ اب تک زندہ کیے ہے۔ اس جماعت اور اس سے رعایت کرنا کچھ مشکل پر رکھنے اور سانپ بغل میں رکھنے کے مرادون ہے۔" لکھنوی ڈائری "دلی کوڑے و فداک سید نہیں۔"

۳۲) اہل سادات

صوبہ خاندین کے سوانح نگار کے ملام ہوا ہے کہ حسن علی خان بہادر ہونٹ محترم مرہٹوں کے سردار کے ساتھ جنگ میں بہت کاروائی نمایاں کئے اور اس کی خیر گاہ وغیرہ بالکل برباد کر دی اور اس کے پیچھے جانا بھی کر دیا مگر فدا کر کے شرف بر اسلام کر دیا۔ ذوالفقار خاں نصرت جنگ نے کہ جو مفسد و صناعا دون کی سرکوبی کے لئے رہائے سے گذر رہے تھے دونوں بھائیوں کے اصناف منصب کی ترقی کر کے

سفارش نامہ بذریعہ دکنی حضور، علی گڑھ کی خدمت میں بھیجا ہے کہ بڑے بھائی کا منسوب آنحضرت سے ہے ایک ہزار پورھانے اور چھٹے بھائی کا سات صدی ہے تو صدی ہو چلنے

اس علاج نامہ پر دست مبارک سے تحریر فرمایا: "آفرین ہے کہیں نے ہر سادات کو جو منجھ سادات ہیں، انہیں میں چاہیے کہ پہلے بقیہ احمد حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کی اعانت میں دل دہان سے کوشش کریں، دھارے، خاص ترشہ خانہ سے دونوں بھائیوں کے لئے دو صنعت مع دو مردار کے کام کے ساتھ خیر گزیر کے ساتھ پیچھے جائیں۔ اور حاکم الملک اور فرائض، حسب الکرم بہت زیادہ تحسین آفرین کھ کر انہیں بھیجیں۔"

عرضی پر تحریر فرمایا: "ہم سے مزاج سے واقف اس خانہ زاد نصرت جنگ نے اضافہ کی ترقی مناسب موقع پر کی۔ بڑے افسوس کی بات ہوگی اگر سردار اپنے بھائی کی دلجوئی نہ کریں۔ لیکن ایک دوسرا منظر دیکھنا مشکل ہے۔ بلند مرتبہ سادات کے ساتھ محبت رکھنا جزو ایمان ہو چکا ہے ایمان سے۔ اور اس فرقہ کے ساتھ عدولت کا نتیجہ دوزخ کی آگ اور قہر ابھی ہے۔ لیکن کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہیے جو انہی کی محبت اور محبت کی بدعتی کا باعث ہو۔ سادات بارہ کے ساتھ نرمی پر تپا آخر کار یہی وجہ انتہائی کا باعث ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ جماعت فاسق ترقی پر ناؤ لاغیر و دم مہیا کوئی دوسرا نہیں کہ تخیل بارے میں بھی اور سید سے رستہ سے ہٹ جاسکتی۔ اور اپنی فکر مندر کے غصہ اندازی کرتے ہیں۔ اب اگر ان کے ساتھ تعلق برتا

عامشہ احکام تھے سید حسن علی خاں اور سید حسن علی خاں سادات بارہ میں سے تھے بھائی تھے۔ دلائل بھائی درگ زیب کے حمد میں صوبہ بنی پور تھے (دلی کے منظر پر انہیں)

جائے اور بھلا خدا سید سے ہونے کے لئے ان کی جانے اور سلطنت کے اختتام میں غفل
پر مڑتا ہے۔ اور اگر کسی کی جانے کا تذکرہ کیا جائے تو آخرت میں پانچ لاکھ کچھڑیں
وہنتے ہیں۔

③ میر شہاب الدین

غازی الدینؒ فرمایا کہ میرے شاگرد علیؑ تھیں۔ یہ سب
ولایت سے آئے تو ان کے والد عابد خاں نے سر ہٹنے خاں بخش کے دربار میں
میں انہیں (حضرت عالیؒ کے سامنے بیکر وہ (دعا گھر) حضرت غلب القادریؒ

الغیر حافیہ لڑ گئے۔ بعد میں دسی ترقی پا گئی۔ سید حسن علی نے قطب الملک و جلالہ شاہ کا
 لقب پایا اور فرخ سید کا وزیر ہوا۔ سید حسین علی نے امیر الامراء کا لقب حاصل کیا۔ ان دونوں
 بھائیوں نے اس قدر قوت اور اقتدار حاصل کیا کہ بادشاہ اگر کہلاتے تھے۔ جس کو چاہتے تھے
 پر بٹھاتے جس کو چاہتے تادیتے تھے۔ اور جب کسی نصیر کی داد و دیوانی چاہتے کہ
 جس نے بادشاہ کا بھی کہہ دیا تھا انہما کو دیو بھی بخش دیا اور یہ دونوں بھائی سادات بادشاہ
 مغل بادشاہوں کو کٹھ پتلیوں کی طرح نہاتے تھے۔ (قادر علی)

عاشقہ شہزادہ اکرم تھے میر شہاب الدین کا لقب غازی کا عدین غازی خود جنگ تھا اس کے والد کا پاس
عابدی تھے جس کا نام شہزاد شہزاد کے عہد پر غازی تھا۔ میر شہاب الدین کا بیٹا تھا، اس کے
اول جس کا نام میر محمد الدین، چمن قیچہ غازی، آصف جاہ تھا۔ شہاب الدین اپنے چمن قیچہ
سے اکثر ۱۶۹۹ء میں دربار میں شرکت فرمائی کے لئے آتا تھا۔

اس احکام کا بیان کردہ واقعہ شاخہ اولہ کبیر لغات سے قبل کا ہے۔ شاخہ اولہ کبیر
نے اپنے والد کے غوف جنوری ۱۲۸۱ء میں لغات کی تھی۔ ۱۔ ج۔ ۱۔ ص۔ ۱۔

کی زلیات کے لئے تشریف لے جاتے تھے تھیں کیا۔ اور میں ہو کا منصب ملا ہوا
اس کے بعد سب عالمگیر اجیر تشریف لے گئے تو سپاہیوں میں سے کوئی شخص بہانہ
محمد اکبر کی خبر جو اچھوتوں کی طرف چلے گئے تھے لائے پر دفارہ مند تہا تھا سب
شباب الدین نے کہ کہ فلام حاضر ہے۔ اسکو غصت مرحمت فرما کر اور منصب میں
دو صدی کا اضافہ کر کے روانہ کیا۔ چاروں دن خبر کی روٹا شکریے کی چوکیوں
بلک لگاتے اندر سے ہی عرض بھیجی کہ فلام خبر لیکر حاضر ہو گیا ہے۔ جلد لکھ میں
واقعہ کی اجازت ملے گی جاتے تاکہ عرض کیا جائے۔
اس عرض پر تھوڑے روزوں میں۔

۷۔ چھل لعل ہر کہ خون جگر خورد و صبر کرد

زیب کلاه افسر اقبال می شود

(جو کہ نعل کی طرح خوں جگر کا ہے اور صبر کرنا ہے وہ کلمہ کہاں کی زینت
بنے، کو قریب لشکر میں داخل کی احوال (جلد ۲)۔

علم قس (۶۶)

غلان فیروز جنگ کی فوج کے وقائع نگار سے معظّم ہوا کہ "اس نے برسہ و بار ایک شخص محمد عاتق خاں کو رابہ زنی کے جرم میں قتل کر دیا۔"

اس پر تحریر فرمایا کہ "محمد الملک" اور حکم: اس نے عقل پروردگار کو تخریر کر کے
 کہ اس نے عقل پروردگار کو تخریر کر کے "افسوس ہے اس دن ہر جہاں اس کے وارث ہمارے
 پاس، آئیں گے اور جن ہم قبول کر لیں گے۔ اور اس عاجز و ناتوان کے لئے
 کوئے کو قصاص کے اور کوئی چارہ نہ ہوگا۔ (کوئی حد و حدود شرعی کے اندر نہ کرنا

جب اس نے یہ سسٹن عنایت دیکھیں تو محرم فتن کی معرفت عرض گزار کی اس فریاد سے غلام نے غصے میں خود قاتل ہونے کی بات فرما کر کہے کہ غلام کی چند عنایات کا یہ میراث ہے۔ لیکن چونکہ وہ بدامین میراث ہے، اس کو حق کی قیمت اور شرف حق کی کثرت بہت اس نے اب تک افسوس طلب کی جرات نہیں کر سکا۔ اب اللہ تعالیٰ پر رحم و درگزر کے یہ سسٹن ہمیشہ کرتا رہیں۔
فقیر عرض:

پیر و مرشد عالمان سلامت!

[illegible]

تو کچھ جہز برباد ہوئے (خبریں) کے متعلق لکھتا ہے "اس سلسلہ میں خیال رکھنا چاہیے کہ
دہاکے کا کوئی میں خرب کو اس طرح کا دہاکہ مصلیٰ کہتا ہے اور اس میں تعصب کا یہ فرق
نہ کہ یہ دیکھ دلی الفیہ" اگر میں قادر مقرر ہوتا تو ہر قسم راجاؤں اور ان کے متعلقین کو کم کر
کر دیتے۔ لائق لوگوں کی تبدیل عقائدوں کے نزدیک خرم بات ہے یعنی گری کی نفرت کی
تجدد خواست کی وہ بد وقت اور برمل ہے کہ (وہ) اس خدمت دہاکہ (تقریر) کے لائق
منصب رکھتا ہے۔ (لیکن اس وقت، جرات مانع ہے وہ یہ کہ قرانی لوگ کہ جو ہمارے
جدگوں کے ہم جہ نہیں ہیں، یعنی یہی لوگوں کی طرف دہانے، اناشاء کی ہے۔ اس مضمون کے
موجہ کہ خرد اپنے آپ کو جان پر جو کہ جاکت میں دہانہ، عین لڑائی کے وقت میں دہانہ
لڑنے میں کوئی لڑائی نہیں سمجھتے۔
اگر یہ اس وقت دہانہ ہوتا جب کہ چارہ کی فراہمی جاری تھی تو کوئی مضائقہ نہ رہتا۔

محمد امین خاں جس دن ولایت سے دہندوستان آیا اسی دن ڈیچہ صعدی کے منصب پر سرفراز کیا گیا (اور یہی سب سے بڑا کام اس کا باپ شیخ کی فتح کے وقت حضرت عالیگیر سے بہت عقیدت رکھتا تھا اور اس نے ان کی بہت زیادہ خدمت کی تھی۔ تھوڑے عرصہ میں اس کی خدمات کو جو اس نے بدولت اور دہاندہ کچھڑوں اور بھٹوں سے جنگ کے دوران میں جانوروں کے واسطے سارہ سے چارہ کی فراہمی اور سامان رسد کی فراہمی، لطافت و جوانی کے کام اور دھڑلوں کی مورچہ بندی کے کے دوران میں آدھ وقت کے سلسلہ میں جو خدمات انجام دی تھیں ان کو سراہا گیا اور جلد ہی اس کے منصب میں سہ ہزاری (دو سو چار ہزار سو اسی) کا اضافہ کیا گیا اور فیرت بھی عطا کی گئی۔

چونکہ شہنشاہ کی خواہش تھی کہ وہ نوبت کو درجہ انہیں عنایت ہوئی تھی بجائیں۔
 دارا اسکے لئے ضروری تھا کہ شاہی قیام گاہ سے، کچھ دن کے لئے دور میں واسطے
 انہوں نے محکمہ ایک، سوانح نگار سے معلوم ہوا کہ جگہ کی مال گزاری اور کاروبار میں ہندو
 کو مہر کا کچھ ہے۔ تم جاؤ اور لوگ آباد میں قیام کرو۔ اور کچھ روز کے لئے نکل کر
 ترقی سے آزاد ہو جاؤ اور نوبت پر تیس عطا ہوئے ہے اسے دل کھول کر بھراؤ۔
 اس کے بعد انہیں تیس ہر تین اور دین کا چھوڑ دیا پہنچے ہوئے تھے مہر مت فرمایا
 اور رخصت کر دیا۔

اس سفر سے واپسی پر جبکہ بغیر تمام بریل سے جگ کر کے اور منہ پر
 کر کے خزاں کو دکھانے کا تمام، حضور میں پہنچا تو گھوڑے سے اتر کر
 خنجر میں لکھی اور نصرت خاص جو خود (شہنشاہ) پہنچے ہوئے تھے (اسے) حمایت کی

لیکن اس وقت، یعنی طرانی کے وقت ضعیف ہے۔ اگر خدا خواستہ ہمارے ہمارا ملک میں یہ صحت واقع ہو جائے تو ایک کھنڈر تمام قصبہ ختم ہو جائے گا۔

گھاس چنڑوں، دھنک، بھجڑہ کی بھٹی ات سے بھی اندر جو تو پھر منتقل بیان کریں۔ لیکن ایران ملک خواہ کل بھی ذخیرہ بھی اگرچہ اپنے محل کب میں شہر ہیں لیکن اس قسم کی باتوں سے بہت ڈھرتی۔

”افسوس کہ اس بُستہ آس کا قبل اور کھلی طرح مزاج رکھنے والے بزرگوں سے بچہ ہے۔ صرف ایک عقل سانسے لشکر کے لئے کافی ہے کیونکہ انھیں دوسری ایسٹ کا طرح لگتا ہے۔“

۴۰) بردباری و حکم امتیازی

دراصل بیگ نے ہمارے کہانی عرض کرایا کہ عید الدین خلیفہ ہمارے محمد نواز کے ساتھ سخت گفتگو کی۔ محمد نواز نے کہا کہ اسے مراد کو بھی جیلد ہے اور میں بھی جیلد اس بات پر عید الدین خلیفہ نے نوکری سے استعفیٰ لے دیا اور میر بخش بہرہ مند خلیفہ کے پاس استعفیٰ کا کافہ بھیجا۔

اس پر تحریر فرمایا: ”مراد کوئی گالی نہیں ہے صرف تعظیف کا میغ ہے یعنی چھڑا آدمی۔ دنیا کے سامنے آدمی جیسے آدمی نہیں ہیں۔ شاید خلیفہ ہمارا جیلد کہنے پر غصہ آیا ہوگا۔“

”ہر شخص اپنے سے کہ شخص سے دست درگیر ہوتا ہے وہ اس کی میر شخص سے بھی پہلے خود اپنا زہن فاش کر دیتا ہے۔“

”جس عقلمند شخص نے دیکھ کر شخص سے گفتگو کی اس نے گریا اپنے آب دار کو کہ پھر ہرے مارا۔“

۴۱) شاہ نواز خلیفہ

۱۳۲۰ھ میں احمد علی محمد علی خلیفہ صفوی کہ جس کو آخر میں شاہ نواز خلیفہ کے خطاب سے نوازا گیا کسی عہد سب میں پرنسپل سے ہوا گیا۔ چالیس ہزار روپیہ سالانہ مقرر کیا گیا ایک سال کے بعد اس کے آپ سلطان صفوی کے حقوق ڈاؤن کے اس نے دارالعلوم سے جنگ کی اور انھیں نہایت استقامت دکھائی تھی۔ اسی کا بھی کافرین غلبت خاص کے ساتھ گذر دیا کے ساتھ بھیجا۔

خلیفہ مذکور نے دین کے کورس دیا اور صنعت کی کہی کہ آداب بیکار عرض کرایا کہ ایک مدت سے جے نصب ہونے کی وجہ سے حال تباہ ہے اور خدمت میں حاضر ہونے کے سلسلے میں ایک پورے لشکر کے خرچ کی استطاعت نہیں ہے اس لئے ہنگامہ سے آئیوئے قافلہ کا استخراج ہے کہ وہ اسے قواس کے ہمارا خدمت میں حاضر ہوں، اس پر تحریر فرمایا:

”ہوئے گل اور ادھر راہ میں ہیں اور گر اپنے آپ سے ہانا ہے تو پھر اس سے بہتر قافلہ نہیں ہے۔“

فریاد کو دل کی گرفتاری کے سبب حلقہ زنجیر کی طرح سے فاصلہ نہیں کہتے بلکہ ہر خدمت سحر کی ہے لیکن درحقیقت یہ (عذر من) کسب اور دل تکی کی بنا پر ہے۔ افسوسانہ نسبت قدم گول کی راہ میں فرمائی۔

۴۲) میرزا معزز فطرت موسوی

بہرہ مند خلیفہ کہ اس زمانے میں بخشی تھا حکم ہوا کہ موسوی خلیفہ میرزا معزز فطرت غزالی کہ جسے ہرگز عرض طلب نہیں کرتا اور نہایت پریشانی میں زندگی گزارا۔

میں سے تھے اور نہایت پریشان حال تھے اور ان کا ذکر دفعہ میں کو سید مذکور
اسلام میں مٹنے سے بہت زیادہ تعزیر تھی نصف نقدی اور باقی میں منافع کے تعلق
ایک عرصہ دی۔

اس پر تحریر فرمایا کہ جس نے نیک عمل کیا وہ اس کی ذات کے لئے ہے اور
جس نے بُرائی کی وہ بھی اس کے لئے ہے۔

سید مذکور کے فقوی اور بینک کے تعلق نام اصلاح ہے لیکن کو کسی کی کیا شرط ہے
مزدور کو کچھ لینے بغیر خدمت کے اجرت کو جاننا نہ رکھے کہ بیکاری و بکرت ہے۔

شعر

پاؤں کی اچھلی سے اگر چہ گرہ بنیں کل سختی لیکن روزی کے مقدسے سی
قدم سے ہر کھٹے ہیں۔

(۴۳) بیگی غافر ذوق

دیوان اصل کی کچھری کی اطلاعات سے معلوم ہوا کہ میر میریبت بن پوری نے جس کے

بیتہ عاشقہ منور گزشتہ

کا دیوان بیگانہ ششدری ۱۰۹۰ ہجری میں تالیف ہوا۔ کاشف مومن میں تاریخ ۱۰۸۵ ہے۔
فارس کا اعلیٰ درجہ کا شاعر تھا۔ خوش خیال و پاک گوشت اور سن و بستر کو بڑی ہی متانت
بتے سخن میں بدستوری اور بعد میں فقرتہ تخلص کرتا تھا۔ یہ شعر اس کا ہے

سہ راہ عصمت ہشت پریشانی مرا

داشت حرانی غور زہورہ دانی مرا

نہ اندہ عصمت لانی سے اگرچہ پادری کے مہربان سے یہ شعر پیرایا ہے "قادی

فقر جزیرہ کی ناست وصول کرنے اور کھٹے کی خدمت تھی چالیس ہزار روپیہ بلاشبہ
شامی روپے میں سے خرچ کر دیا اس کی اسکو خود قرار ہے۔ عنایت اللہ خان نے
کچھری میں بٹکار وصول کر نیوے مقرر کر دینے میں تاکہ اس سے وصول کریں۔

سید مذکور کہتا ہے کہ جان حاضر ہے مال دنیا میں سے کچھ پاس نہیں ہے
الفاظ نامے پر تحریر فرمایا گیا۔ وصول شدہ مال کو دوبارہ حاصل کرنے کی کوشش کیوں کی
جائے؟ اس سے پہلے برہان پور کے حالات میں بار بار دہیں مطلع کیا گیا ہے کہ
سید مذکور جو کچھ بھی پاتے وہ متعین میں تقسیم یا کار خیر میں صرف کر دیتا ہے
چند کہ اس عاصی غرق معاصی (اور رنگ زریں) کا مال بھی نیابت (اسکی طرف سے)
کار خیر میں صرف کیا ہوگا جس نے اس کی واپس لینے کا سبب ہم شدہ سے اپنے
فلس شعر سے پناہ مانگتے ہیں۔

(۴۴) اشاعر

اسلام پوری عزت پریم پوری سے کہ جہاں سے ۱۰۸۵ ہجری میں
میں دکن کے قلعوں کی فتح کے لئے کو چھ فوجی حکم ہوا کہ ہر روز غنیمت خان کی پرکشتی
دو مہینہ فائدہ زادوں وغیرہ میں سے اس میں منصفیاد و کشتیوں کے علاوہ انظر ہوا
سے گھڑیں۔ ننان مذکور نے عرض کیا کہ اگرچہ آیت کریمہ تک شرف کا ذکر "کے
مطالب حکم ہوا ہے کہ اس افراد پر پیش ہوں اگر بارہی ہوں تو کوئی مصافقہ نہیں
حکم ہوا۔ تم نے جہ دلی عرض نہیں کیا ہے۔

شعر

"وقت کی گھڑیاں اور نکل کے برتوں کو دیکھو روز و شب اور سماں بھی
بارہ ہیں۔"

محمدا میں غلی سے عرض کیا۔ میں اپنی محبت کا بھرپور شکر ہے یہ کچھ ہی معلوم ہوا
ہاں کی جگہ پارکوں نہ ہوں " حکم فرما " چار بجی وہ میں شامل ہوں " پھر سبسترم کو کوفہ دیا۔
" تین کیوں نہ ہوں " لیکن وہ کہتے ہیں کہ دو گئے دو گئے کی نسبت ہے تم کو اختیار
ہے جس میں بھی غلطی نہ کرنا زیادہ فائدہ ہو جسے عمل میں لاؤ۔

③۶.... راہ زمزمی ہموار نیست

سید را باد و بیاچار کی فتح کے بعد حجۃ الہک دارالہمام نے عرض کیا کہ
" آج کل تار و تعال اور اقبال بنے نزل کے فضل سے دونوں ملک فتح ہو گئے۔
اب حکومت کی بہتری اس میں ہے کہ شاہی جینڈے سے چند دستاں بہشت نشان کا کھڑن
مستور ہوں لیکن افواج شاہی دکن سے شمال ہند واپس ہوں، تاکہ لوگوں کو معلوم ہو
جائے کہ اب کوئی کام باقی نہیں رہا۔"

اس پر ترجمہ فرمایا: " اس جہدوں فائدہ زاد سے تعجب ہے کہ ایسا بھی ہے اگر
مقصود یہ ہے کہ لوگوں پر یہ خیال ہو جائے کہ اب کوئی کام باقی نہیں رہا تو ملتان و قندھار
ہے۔ جب تک کہ فانی عمر کا ایک سانس بھی باقی ہے فضل و کار سے غلامی ممکن نہیں۔"

شعر

" بس اسیدوں کے راستہ پر چلنے والے کو کسی زبردستی کی ضرورت نہیں۔ جب

ملک سانس باقی ہے زندگی کا راستہ ہموار نہیں ہے مشکل یہ ہے کہ کہا گیا ہوا
دل وطن کا زندہ منہ ہے ششم اس عزت گئی کہ کچھ کی اور کرتی ہے۔"

اگر اعلیٰ حضرت، اشاعتیہ، بیہوشہ دارالاسلامت اور مستقر اسلامت میں مستقیم نہ بنے
اور یکسر مغرب رہے تو کام یہاں تک نہ پہنچے جہاں ملک کہہ سکتے۔ اور اگر اب کی دیر
سے عرض نہیں کرتے اور قلعوں کو فتح کرنے میں مشغولیت اختیار نہ کرنا آئندہ قلعوں کے

محاصرہ کے لئے میں خود توجہ ہوں گا۔

۷۔ غزلی شش کو اندیشہ خطر کیا ہے

سورگلاشتہ کو پریشانے در و درم کیا ہے

اگر فوجیں ملج اور جس قدر میں بھی ہیں۔ دلی سے گندہ میں دلی کو کم نہ
تعلقات سے آزاد کر لیا بت اور سنے کو پہنے لئے آسان بنایا بت

شعر

" دل مستقل کی گڑا کر آہستہ آہستہ کھول در و درم اس دوسے کا ایک دم
خفت میں کہنے لگے گا۔"

③۷ کو چ در ایام علالت

جس وقت کہ برہم پوری سے جس کا نام حضور نے اسلام پوری مقرر کیا تھا قلعوں
کی فتح کے لئے کو چ فرمایا تو یہ مقرر کر دیا تھا کہ چاہے بیماری ہو یا صحت سوسٹے ٹھہر
کے اور کسی دن قیام نہیں کیا جائے گا۔ چند چار خاص یا پانچہ تک کوئی کے زانو میں تکین
پیدا ہوں۔ دوبارہ تکینت بہت ہو گئی۔ ایک ہاتھ اور ایک ہاں اہل۔ لیکن سراسے
جھکے ہرگز قیام نہ کیا۔ بیماری کے یام میں کھلی محنت کے سہروں پر سوزی مقرر کیا
یہ خلاف صحت کے کہ ادھر اہل شہر شیشہ سے ہونے سے دروں پر سوزی مقرر تھی
اتفاق سے جب غلام پوری زانو کو تکینت پہنچی تو جھک کر شب تھی۔ اسی وقت فرمایا
کہ کو چ کا فائدہ بھایا جلتے۔ حمید الدین خیل نے چوہو جزات زیادہ رکھا تھا عرض کیا
اسلام پوری سے آتے وقت جو حکم دیا گیا تھا اس کے خلاف عمل کیا جاتا ہے متنبہ فرمایا
اور کہا کہ اگر مسلمان کو ذرا بھی علم ہو تو ایسا عرض نہ کرتے (اس وقت) بات جھک کے
علامہ قیام کرنے کے متعلق تھی۔ عرض کو چ کے اہتمام سے ہے نہ یہ کہ جھک کے روز

معاہدہ کے بعد اس خط پر تحریر فرمایا کہ امیری غلط فہمی کے لالچ کو دوسرے تنبیہ نہیں کر سکتا۔ اگر میری زندگی بچے ہے اور موت بہت دیر ہے کہ وہ اختلافات واپس ہوں تو لائق دوسرے خود اپنے ساتھ سے تنبیہ کر دوں گا۔ وہ ہمارے جیسے کے برابر ہے لیکن فرزند بہتر کاکی صلاح۔ غلام کارناس کے آئین کی اہانت ہے۔

۴۹) گورنر کو سر نش

کابل کے وقائع سے اطلاع پہنچ کر گورنر نے ہزار گھوڑے سواری کے لائق دو گھوڑوں پر ایک سائیس کابی میں داخل ہوئے اس کاغذ پر تحریر فرمایا کہ ایشیہ خاں سے تعجب ہے کہ غلام زاد اور ہمارا مزاج دل اور تربیت کو بدست اور اس طرح کی فکری کی ہے۔ گویا پنج ہزار پانچ سو سوار پر از شیر ملک بادشاہی ملک میں داخل ہو گئے آخر میں لوگ تھے کہ افغانستان کے احمقوں سے نہیں نے ملک پہنچا دین لیا تھا۔ آئندہ اس قسم کے فعل سے احتراز کیا جائے اور اس کا تذکرہ اس طرح کی کہ کہ جب گھوڑوں کو گھر پہنچے تو بیس گھوڑوں پر ایک سائیس تھری کی جانے اور وہ بھی ایسا ہو کر جو کاکا، ہڈیاں، منھ اور بچہ ہو۔

۵۰) از منکر و شمن بظلمت مباحث

کابل کے صوبہ دار امیر علی کی عرضداشت سے علم ہوا کہ خزانہ کے محتاجان

نے امیر علی پر عمل میں شہر سے رشتہ داروں کا گھر دیا۔
میں نے اس سے کہہ دیا کہ خزانہ کے خزانوں سے سب نکال کر رکھو کہ انہیں نہ

خزانہ سے معلوم ہو کہ اس کے ایرانی سرحد کا منہ پہنچا ہے (اچھا کہ وہ) اس طرف ایشیہ ایران کا متحدہ دار جو خزانہ کی دستبرد سے کہتا ہے کہ اگر اسے اسی طرح چارلین اندھا دھار چمک بنائے کہ اہانت سے دی جائے تو سال سو عراق گھوڑے معصوم کی فکر کئے جائیں گے۔ چونکہ اس طرف کا سابق محتار ہے آؤ ہر چکا ہے اور چارلین دہار چکا طرف پانی ہے۔ اس نے یہ اتنا سس کی گئی ہے۔

اس پر تحریر کیا گیا کہ ایرانی محتار دار کو آب و جنگ بخش اپنی صوبہ داری ہے آبرو کو ہفتندوں کا کام نہیں۔ لیکن اس طرح کے تین حروف ہیں اور ہر حرف خالی ہے۔

اپنے ملک کی طرف چارلین اہانت سے لینے کے کیا معنی؟ دو قدم بھی اہانت نہیں۔ تمام مذاہب میں یہ مسئلہ فقہی مسئلہ ہے کہ صفار پر ہر کر کا گویا کبار پر ہر کر ہے۔ اس مزاج دل غلام زاد پر تعجب ہے کہ سات برس کی عمر سے ہمارے حضور تربیت پائی اور یونیورسٹی کی تدبیروں سے غافل ہے۔ خود اپنے آپ کو چاہا جائے کہ ایسے ہی کام کے لئے کہ اس طرف چارلین متحدہ بنائے کہ اہانت دی جائے کسی طرح سو عراق گھوڑوں پر تیار ہو گئے جن کی تربیت زیادہ ہوگی۔۔۔۔ وہی مثل ہے! اسلحہ کا۔ اب جلتا ہے توڑنے کی فکر ہے پھر ایک دم ہاتھ توڑنے کی جرأت کر کہ ہے۔ تو دشمن کی فکر سے غافل رہا۔ ہمیشہ اس کے سوا چہرے سے کھر چہارہ۔
شہر مثل ہے کہ

مصلحت اور دولت ایک دوسرے کے ساتھ ہیں جس کی کو مصلحت نہیں دولت بھی نہیں عوام کا اہتمام جو ہر پیش کاروں کے ہوتے ہیں یہ جتنے ہیں کہ کوئی دولت مند ہو گا وہ محتار بھی ضرور ہو گا اور یہ غلط ہے۔ معنی اس کے کہ یہی کہیں کسی کے مصلحت نہیں ہے اس کی دولت بھی بائید رہیں گویا کہ یہی نہیں اس معاملہ میں کوئی مصلحت دینا

خاندان سے اسے کوئی نادر پٹنہ کپڑا کسیندہ۔

(۵۱) مرد خدا، مشرق و مغرب غریب نیست

ملک التیاج و صادق نے ایران سے جو اطلاع بھیجی اس سے معلوم ہوا کہ شاہ عباس نے دارالسلطنت اصفہان سے میں کر شہر سے دو فرسخ ڈھیلے قیام کیا اور پیش خیر فرآورد روانہ کر دیا حضرت حال لکیر اس وقت اپنے اسباب آدمی رسوا ہو کر برآمد ہوئے اس وقت کسی کو کچھ عرض کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ مگر اہل خانہ پسر میر جلال نے کونایت گناہ متاع عرض کیا کہ ابھی پیش خانہ روانہ نہیں ہوا ہے۔ پیش خانہ پہنچنے تک توقف کرنا ضروری تھا جواب میں فرمایا کہ سبے اطلاع تو یہ محدود رہتے لیکن علم ہونے کے بعد تاجی اور خلعت اقبال کے زوال کی علامت ہے۔ پیش خانہ کا پہنچنا کیا ضروری ہے۔

شعر

”مرد خدا مشرق و مغرب میں ابھری نہیں جوتا، جہاں کہیں بھی جائے ملک خدا اس سے چلا نہیں جوتا“

انعامی داخل ہونے کے بعد دروان عام متفقہ کر کے ادب کا مستعدیوں سے اور لوگوں سے فرمایا کہ کل کوچ ہوگا اور لاہور میں قیام کیا جائے گا خانہ سالن نے عرض کیا کہ یہ کوچ یک گنت کیا گیا ہے۔ سازو سامان کی بہرہ رسانی مشکل ہے۔

حاشیہ: احکام نامہ شہنشاہی دوم، جناب آرمی تھا کہ پڑوں سے معلوم ہوا کہ کوچ نہ ہو سکتا ہندوستان پر ممکن نیست سے فرماں میں داخل ہوئے شہنشاہ نے اپنے بچے حکم کو صورت ملکہ کے ساتھ فرمایا جناب روانہ کر دیا۔ ۹۔ اکثر کوچوں کا سفر سے دلی کے لئے روانہ ہوا۔ ۱۲۔ دسبر کا نام کے مقام پر یہ اطلاع ملی کہ شاہ عباس کا انتقال ۲۰ گنت کو ہو چکا تھا۔

”مضی پر تحریر فرمایا کہ ادبی سفر جس سے لوگوں کو کوئی منفعت نہیں ہے اس طرح دفعہ بے خبری میں ہمیش آئے گی اس وقت کیا کروں گا اس سفر کو بھی اسی پر قیاس کیا جائیے جس طرح سے یہاں تک پہنچا ہوں اس طرح آگے بھی پہنچوں گا جلد اگلی منزلوں کے نصیب کی بھی ضرورت نہیں۔ جس قدر جو کہے جا چلا رہا ہو گا۔“

”دہرہ راولو اگل کر حاجت منزل نہیں“

(۵۲) ایرانیوں و ہندوستانیوں کا فرق

حقانہ غزین کے وقائع سے اطلاع ملی کہ سہیل قلی خانہ دار سرحد ایران نے کابل کے صوبہ دار امیر خاں کو ایک خط لکھا ہے کہ ہر دوسرے عدول کے درمیان فاصلہ بار میل اچھا فرق کا ہے۔ انکو فتح کا ہے۔ کہ وہ خاں میں اعلیٰ و محبت ہے۔ اور کسی طرح بھی جہاد اور فائق کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔ چاہیے کہ ایک طرف کے لوگ دوسری طرف آبادی و خوشحال کا دور دورہ ہو۔ امیر خاں نے جواب میں لکھا کہ حضور پرورد میں عرض کیا جاتا ہے اور کہہ کہ جواب ہوگا نکندہ ماہانے گا یہاں مضمون کابل کے سوانح سے معلوم ہوا۔

وقائع غزین کی فرد پر تحریر فرمایا کہ جواب سوانح کابل کی فرد پر تحریر ہے۔ اور سوانح کابل کی فرد پر تحریر فرمایا کہ خانہ زاد مزاج دین امیر خاں سے بڑا تعجب ہے کہ اس کے بزرگ نسلہ لہندہ نسل صاحب قرآن کے بزرگان دولت کی صحبت میں ہے جیسا کہ ہر بھی اس مضمون سے عاقل رہا۔

شعر

”سب دشمن نرم ہو تو احتیاط کا دین اچھ سے مت چھوڑو جس طرح گناہ کے نیچے پانی چھپا ہو سچا اس طرح درپردہ کارایا ہوشیار ہو سکتی ہیں“

بغیر کسی تعصب اور عداوت کے کہا جاسکتا ہے کہ جو خود خلیفہ شیعہ ایران کا سربراہ تھا

اس میں گنہگار کے بموجب بخشنے والی کے منصب میں تفریق کر دیا جائے گا۔

۵۲) افسرین کا محاسبہ

دوین اعلیٰ کچہری کے داروغہ یا مٹلی بیگ سے عرض کیا کہ حکم دشامی کے مطابق ہر شخص جس کو چھ ماہ تک جاگیر نہ ملے وہ حضور مٹلی کے وکیل سے دعوئی کر کے چھ ماہ کی تفریح لے لیتا ہے۔ اس صورت حال کا چلنا مشکل نظر آتا ہے اس خانہ زاد نے سرکار کفایت پر نظر کر کے یہ مقرر کیا ہے کہ جب تک جاگیر نہ مل جائے اس وقت تک تنخواہ کا مطالبہ نہ کریں۔

تحریر فرمایا۔ "پچیس ایک درخواست پھر دوسری درخواست۔ فنا ہونے والی کفایت پر نظر کرنا اور اپنی رہنے والے دیوان کو خریدنا اعتقادوں کا کام نہیں۔ چند روز اور صبر کرنا چاہیے کہ اس فرق بھر معاشی کے ایک ایام کے قیام ہونے کے بعد اور ناخرومند فرزندوں (دشمنزادوں) کے ایام میں قیامت تک جاگیر نہ ملنے کے چمکے مل جائیں گے۔ بعد میں آرمی محرومی میں تحریر فرمایا:

تم کہ داروغہ بکچری ہوا لوگوں کی جاگیر کے مسئلہ میں خود کوشش کیوں نہیں کرتے کہ دنیا میں نیک نامی اور عین میں خیر و نیکی کا موجب ہو اور یہ کہید بے کینہ اور بکچری

حاضر ہے۔ روح ندامت، حیدر آباد کی فتح کے بعد وہاں کا گورنر قرار کیا گیا تھا لیکن صدری پٹا دیا گیا۔ حال نا رضا جس کا نام خواجہ حیدر علی تھا حیدر آباد کا نائب صوبیدار کہیں نہیں جاسکتا تھا۔ میں بیجاپور کو دیوئی قرار کیا گیا تھا۔ روح اندھن کو شہر ۱۸۶۸ء میں بیجاپور کا صوبیدار مقرر کیا گیا تھا۔ یہ واقعہ بیجاپور کا ہے حال حال نا رضا کی روح ندامت کے ساتھ کسمپختی سے کام کر رہا تھا۔ ج۔ ن۔ س

جاتا ہے وہاں کے لوگوں کا عقل و دیکھا اور دیکھنی کے اعتبار سے بدست اہل متکا کہیں بھی ہو۔ مو (سہ) جاتا ہے جاگیر زیادہ ہے۔ لیکن قصور یہ ہے کہ (دیوان) زہرہ کی شرکت کے سبب تمام طلب واقع ہوئے ہیں۔ برخلوط زمل سے خوب دالیں ہند، کے کہ وہ معنی واقعہ کئے ہیں لیکن زمل کی قربت ششتری سے وہ نسبت خود شہید کی زہرہ سے زیادہ ہے۔ لیکن زمل میں قدر سے پیش فطرت اور دانست پائی جاتی ہے سوائے بعض اشخاص کے کہ کہیں کے زانچہ میں کوئی دوسرا ستاہہ ان کی مدد کر چاہو۔

غلام کلام یہ ہے کہ ایذا نوب کی حبابوں سے در در جہر متاثر ہو اور ہرگز نہ طرح کا صلح آمیز بات عرض نہ کرے جو اس خانہ زاد کی کم عقلی پر مبنی ہو گی۔

سیلاب کا پانی کراچی دیوار کو گرا دیتا ہے۔"

۵۳) افسران زیر دست کی پشت پناہی

حیدر آباد کے نائب صوبیدار جاں نثار نے روح انضام کی طرف سے واقعہ معاشی کرتے ہوئے عرض کیا پیش کی کہ اگرچہ یہ خانہ زاد کا بکشی الملک روح انضام کے کہنے سے نائب صوبیدار مقرر ہوا ہے لیکن بکشی الملک بڑے سبب ایذا سانی کا سبب بنتا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ نیامت سے معزول کرانے۔ جو عذر تین مذکورہ کراچی سانپ کی طرح ہمیشہ زہلائی لگتی رہتا ہے اس لئے صوبیدار ہوں کہ غلام کو حضور میں طلب فرمائیں تاکہ لوگوں کے شر کے دوسروں سے نجات پائے۔

دار کے اہل راج تحریر فرمائی لیکن حیدر آباد کا بیجاپور کا اس کا نام صرف تاح انصاف کرنے سے دست بردار ہے۔ لیکن خوشے بدکاری علاج؟ وہی مثل ہے کہ چہرہ کو دیہاتی کے کہنے سے گرفتار کر لیتے ہیں لیکن اس کے کہنے پر چہرہ نہیں دیتے اور اگر وہ (تہداری) شکایت کرتا ہے تو (جہنم) بھائی کے لئے گھوما کھوتا ہے وہ خود

لوگوں کے اسکیلین حقوق کے باعث سے سبکدوش ہو۔

۱۰۶ فرانس کی حکومت پہلے روز ملت

دنیا پر تعجب گذشت و درین وقت زکات

رنجید و خدا و خلق راضی تشہد نہ

منازع کردم و در آب و علف

ترجمہ: فرانس کی حکومت پہلے روز ملت، دنیا پر تشہد میں گئی اور دین باہت سے گیا۔

خدا بھی ناخوش اور مخلوق بھی ناخوش ہوئے (جانور کی ہمت) چارہ پانی منافع کر دیا۔

اگرچہ ہم برسے ہیں اور خود کو راہنستے ہیں لیکن ہم سے بعد جو برسے بدرجہا کمال کا
اس سے مختار رکھے۔

۵۰) ممبر خود مشو

روح اللہ فعل دوم نے جو کلام میں حسن تمام معنی بھیجی کہ قطعہ اسلام پر ہی ناظم ہے

اور شاہی مجنوں کو کراچ (ورود شاہی) نزدیک ہے۔ (اس لئے) مرمت ضروری ہے

اس کا اسے میں کو حکم ہو۔

اس پر تحریر فرمایا کہ استغفر اللہ استغفر اللہ ناظمی کے مقام پر اسلام پر ہی کا قطعہ

لکھا ہے موقوف تھا۔ اس کا اصل نام برجز پر ہے وہ لکھا چاہئے بدل کا قطعہ اس سے

زود ناظم ہے۔ اس کا کیا علاج ہے؟

شعر

”ہم نے آب و گل کے شغل سے اپنے آپ کو سوار غازی کو

خود سازی میں تبدیلی کر دیا۔“

دوبارہ حشر گذشت میں کہ اگر حکم ہو تو سرکارِ دہانہ کے معیار پر ہم چوری کے قطعہ

کہ معائنہ کریں۔

اس پر تحریر فرمایا کہ

”مسابقہ تحریر کے بارے میں دوبارہ درخواست کرنا ایک طرح کا کیم ہے۔“

شعر

”اپنا معائنہ میں کہ گھر میں کہ برادر سے۔ ویرانی تاکہ تھوڑے نئی بنیادیں

ڈال جائیں۔ خاک کے برابر ہوا اور کسی سے لڑائی کشتی کشتی کہ شہر کہ شہر کہ

پہاں خیار چند ہو جائے۔“

اگر زندگانی ہی ہے اور ہماری دہلی ہوئی تو مرمت کو خود کھلیں گے اور اگر

اور خود ہوئی آیا تو کیا ضرورت ہے کہ آئینہ کر رہے بیشک تسمار مال اور تسماری اولاد

تسمائے دشمن ہیں۔“ کے بموجب غازیوں کے مل کو منافع کریں

۵۱) اتحاد و قول و فعل

اور رنگ آباد کے غم، منصور غلام کی عرضداشت غم سے گندی معنوں پر تھا کہ شاہی

ظہور احمد علی پاشا گیا ہے اس نے عرض کرنا ضروری سمجھا کہ حکم اقدس و اعلیٰ صادر ہوا

کہ اور رنگ آباد کے قطعہ کی مرمت کرانی جائے تاکہ دنیا کے فتح کرنے والے پر چھل اور

آسمان ملک سر ہند مجنوں کے یہاں پہنچنے تک تیار ہو جائے۔

شعر

”قبر میں خاک بہر طلب بغل کٹ رہے کٹے ہوئے ہے اور خواہر بے خبری میں

عمل سرا پر رنگ و روشنی کر رہا ہے۔ جلدی ہی اس کی اس طلب غفلت اور

حس میں اس کی چھل انک اور گوشت ملک گر پڑے گا۔“

اس سزا میں خدام سے عجب ہے کہ باوجود اس کے کہ میں دکن احمد علی پاشا سے

صاف صاف کہہ چکا تھا کہ احمد علی کو جائے سفر کا اختتام لکھنا چاہئے تو پھر جب لکھنا

کو اختتام سفر کہہ دیا تھا تو رنگ آواز کے کیا صورت ہے چند روزہ حیات گذشتہ میں میری بات میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ کے مدد سے سرائے جاووں کو احتمال کے وقت تک اقبال و احتمال میں کوئی تفاوت نہ ہوگا۔

۵۷ روزِ نو، روزِ نو

حیاتِ اقبال نے عرض کیا کہ منصبِ داروں کی مثل جو روزانہ نغمہ اقدس سن گشتہ ہے بغیر محدود ہے اور جاگیر کی زمین محدود ہے۔ محدود کو بغیر محدود کے مساوی کی طرح کیا جاسکتا ہے؟ اس پر تحریر فرمایا،
”استغفر اللہ کارخانہ شاہی دواخانہ کا قمر نہ ہے۔“

”اتعلق خیال اللہ والرزق علی اللہ“

”موقوف اللہ کا کنبر ہے اور اس کا رزق اللہ کے ذمہ ہے۔“

یہ عاجز ذلیل راتبِ پستی نے دلا دارِ رنگِ زیب، ربِ بیل کے دکن کے زیادہ کچھ نہیں۔ بارگاہِ الہی کے متعلق محدود اور حسی ہونے کا اعتقاد میں گمراہی تباہی ہے انکہ تہہ تہہ انکہ تہہ ہل گئی شکستہ نہیں! ارشدِ غار کی عرض کے مطابق، قلعہ ستارہ کی فتح کے بعد اس فانی دارِ رنگِ زیب کی قبر میں پانچ یا سات ہزار کے لائق جاگیر شال ہو گئی ہے۔ اس میں سے تنخواہ دی جائے گی۔ جب کبھی یہ ختم کو پہنچے گی اللہ تعالیٰ سننے والی نئی روزی عطا فرمائے گے۔

۵۸ سرکشِ سرِ داروں کی سرکوبی

جس وقت ستارہ سے قلعہ پہلے کی طرف کوچ فرمایا لشکرِ یوں اور توپ خانہ کے

داروں کی تختہ بازی، بنگلہ کا خزانہ پست میں ڈیر ہونے کے سبب چورہ ماہ کی چٹہ گئی تھیں ہزاری منصب پر ناگزیر پورے وقت میں نے (پادشاہ سے) دوسرے راجہ عرض کیا کہ لشکرِ ہماری بات نہیں لٹے اور چاہتے ہیں کہ میرا نقل وافر تو بنانا، تربیتِ فکس کے خطوط برنگار کر دیں اس پر جہرِ ذہابی کی کہ اندرونِ کل کے خزانہ عامرہ سے مطالبات کا نصف ادا کروا جائے۔ اور جہاں بنگلہ حیدر آباد کے خزانہ سے متعلق کر دیا جائے وہاں سے وصول کریں۔ جمعد الملک دورِ نظام حیدر آباد کے دیوان کے نام اجازت نامہ لکھیں اور وصولی کی کرنیوالوں کے ساتھ بھیجیں۔

میں سنگھ اور پتر سہوج دونوں نے جو ہزاری منصب دار تھے اسے قبول نہ کیا اور میرا نقل تربیتِ فکس کو افتادہ راہ پائی سے نیچے اتار کر پڑش میں بٹھا دیا۔ داروغہ کو فکس پر عملیہ سیک نے خدمتِ اقدس میں عرض کیا۔ اسی وقت عمل کے خزانہ کے داروغہ کو حکم ہوا کہ مطالبات پر تمام دکن اور کراچی جائیں۔ انہوں نے شام تک میرا نقل کو اس طرح پڑش میں بٹھائے رکھا۔ رقم پہنچنے کے بعد اسے سوار کر کے گھر لائے۔

لنگے دیکھ کر چاروں ہزاری منصب داروں کو ক্ষفت مرحمت فرمائی اور ارشاد ہوا کہ میرا نقل کی شہرت سے تدریسی ذریعہ پہنچا تربیتِ خان کے منصب میں پانچ سو لاکھ کی گئی اور جاگیر میں بھی ماسی قدر تخصیف کی جائے۔

ایک ہفتہ کے بعد انہی دونوں ہزاری منصب داروں سے فرمایا کہ تم سیکاول جاؤ اور اپنے ساتھیوں کا چھ ماہ کی پیشگی تنخواہ وصول کرلو اور غرض اپنے ماتہ سے مسو بہ دار جان نثاران کے تمام فرماں تحریر فرمایا کہ قسط بندی کر کے ہر روز قسط کے مطابق رقم ادا کی جائے۔ یہ خبر ان دوسرے دونوں ایک ہزاری منصب داروں کو پہنچ کر ہر ہراتہ سے ان کی خاطر جمع ہو گئی۔ اسی دوران حکم فرمایا کہ یہ دونوں بھی داروں کے جائیں اور وہاں کی تسلیں سے اپنے ہمراہیوں کا چھ ماہ کی پیشگی تنخواہ وصول کر لیں۔ نوید

وہاں کے صوبہ دار معروضیوں کے نام قسط بندی کا حکم بھی بھیج دیا گیا۔ جس روز کے بعد حکم چلا کر جو
دو ہزاری مندرجہ ذیل درجے گئے ہیں انہیں حیدر آباد کے قلعہ میں قید کر دیا جائے اور تمام انہیں
جو پہلے اور اب دیا گیا ہے واپس لے لیا جائے۔ اور اسی حکم کا حکم اور ملک کے صوبہ دار کے
نام بھی لکھا کہ اگر پچھلا سب روپیہ واپس لے کر دولت آباد کے قلعہ میں قید کر دیا جائے۔

۵۹ نعمت خان داہمی

کام لکھنؤ پسر جعفر خان نے عرض کیا کہ میرا نعمت خان نے جس کی نسبت قیمت
نے ہو کر حادثہ افتخار کی ہے اس غلام کی شادی کے موقع پر چند اشعار لکھے جن کی تصنیف
پورا اس طرح کی ہے کہ اگرچہ شادی کا مقصد حرکت جانو جانا چاہیے مگر یہاں الفتانے سائین
دو ساکن حرکت کا احتجاج ہے۔ اس کے علاوہ بھی ان میں دوسری قسمیں صریح کی گئی۔
کہ یہ غلام خاص و عام میں رسوا ہو گیا ہے۔ امیدوار ہے کہ حضور عیسیٰ تنبیہ فرمائیں گے
کہ پھر اس طرح کے سرفرازات کی جرأت نہ ہو۔ واجب جان کر عرض کیا گیا۔

لفظ واجب پر تحریر فرمایا حرام تھا۔ اور عرضی کے کاغذ پر تحریر فرمایا کہ یہ صاحب
خانہ زاد اچھا ہے کہ اس رسوائی میں ہم کو بھی اپنا شریک بنائے کہ جو اس کا بھی چاہے
ہم اسے اسے میں کہے اور لکھے اور دنیا میں شہرہ کرے۔ پہلے بھی ہمارے ہائے ہیں
کہ آج بھی نہیں کی۔ ہم نے اس کی قافیہ انعام میں اضافہ کر کے کہ آئندہ اور صاحب نہ کرے
بادجو اس کے اس نے خود کوئی گھنہ نہ کی۔ اس کی زبان کاٹنے اور گردن اڑا دینے کا مقصد
نہیں۔ جتنا چاہے اور نہ جتنا چاہیے دست دہی ہے جو نہ جو ہے چلا ہے نہ جو ہے
جہاں ہے۔

سے کہ خدا شد بد دیگر غلام والا منزلت
باکمال عزت و تکریم و وقار و نسب و این

از سر نو مزد و وصل چید آفتش زند
از کجا چہ و وفا بخش سازد گشتین
از مقلات حشر شد بحث و داد و عروس
اور کم و کین کی گشت ایما کی گشت و الی

اوسند از جبر آور او دلی از اختیار
ایمان ہم دیاں انصافست امر میں میں
گفت بہر من جہاز آورد کاہر بکار
گفت آئے ہم کاش آورد ام ہم کتین

دل طرقت عشق نباشد زین طرقت
شرط باشد وقت ایجاب و قبول از جانبین
گفت خان العبر مناجات و طریح را سکن است
کثر استقال منقوش کند سے فرور میں

گفت نزدیکت الی ہم الی ہم قریب کیست
گفت انزل ارجل شد فلق لے علی القرین
گفت محبتیں از مال چستہ حکم کرد
داخل و خارج شد و فیکہ باشد نصرتی

میں گشتن شد بہا و شرافتیں ششہ
ہمیں الی دل بود تاریک گفتن فرمایاں
حرفہ در ساخت خرم بہر عقل آنگاہ گفت
نہ ہنزد کہ آہنہ الفتانے سکتین

زین صراح قبیح صراح کی کہ یک ہزار نود و نہری آید لکھنے لکے کی یک حد حجت

یعنی الفت واقعیہ کی دست۔

سائنس کے اوّل دانش و فنی فن اول یعنی مجمع شدن و حرکت مکان باشد و
محرک و ایسے مکان سے است از آنست که مست فانی و فنی متحرک شدن است و هر دو
حرکتیں ہند۔

رقعات و صفحات نسبت فانی مل بکھڑا مطبع حسن محلہ محکمہ ۱۲۹۱ھ

(اس قطعہ میں ۲۹ اشعار ہیں - قادی) ص ۱۹-۱۶

۹۰ چنل خور و بدگو

مخدوم شہ کی قریح کے سوانح سے اس وقت احمدیوں کا اشتہار کہ یہ اطلاع
پہنچی کہ محمد علیک نامی شخص نے جو اصرار ٹل کے زموں میں حاکم سرکار ہے چغتواری اور

لے احمدی شہنشاہ کو کبر کے زمانہ سے جوہر کی ایک مرقم بھرنی کی گئی جو ہم پیشہ ور ہیں لے
مقتول ہوئے تھے۔ یہ کسی امیر و سر دار کے مقتول نہ ہوتے تھے بلکہ راستہ کے تحت مقتول
تھے مگر بیٹے خوار ہوتے و ضرورت کے وقت طلب کئے جاتے تھے۔ خیانت و کفایت نے علی
ہے کہ تین منسوب ذات دارند ۳۰ روپیہ ہوا تھیں سرکار بخود نہ دادر۔ گزیدہ احمدی از نظر مولا
سے اجڑنے ملے برابر منقطع شد ۱۶

یہ بھی بیان کیا جا رہا ہے کہ جس کار کے لئے جس کی فکر کیجئے پاتے تھے وہاں ہاں مستحق بیٹھ جاتے
اب لڑکے کے لئے بھی نہ دیتے تھے اور کار پر اسکو نہ ہم شے کہ چاہتے تھے۔

پھر خوار بیٹے خوار ہاتے تھے اور کچھ اوقات خالی ہی رہتے تھے اس لئے روکھا
میں احمدی بدگواری کی سست و خیر کے استعمال ہونے لگا۔ انگریزی تاریخوں میں انہیں
معدنیوں ٹرپ کہا گیا ہے۔ (انوری)

غیبت کر کے اشتہار ہے کہ نہایت مصاحبت حاصل کر لے ہے۔ اور اکثر ملازموں کی ایذا پہ
کاسب بنا ہے۔ اس پر تحریر فرمایا

"بیادت خان محنت گزیرہ رول کو جیسے کہ اس کے ترم چنل خور کو چھ مصلحت کو طلب
کرنے والے ہے پاسدہ جہانت خور سے کہ آئیں کہ سلاطین اور مہر وہاب دولت کے لئے
حسبے زیادہ۔" رسالہ برائی چنل خوروں اور بدگوئیوں کی مصاحبت ہے فتنہ قتل سے
زیادہ سخت ہوتا ہے۔ اس قول کے مطابق کہ نہایت کافہ ہر زمین اور باطن زیر پلا ہوتا
ہے۔ چنل خور کا مال بھی یہ ہے کہ اس کا کافہ ہر خوش اسیر اور باطن سم قاتل۔
الحمدہ الحکمر۔

۹۱ غصہ خیزن ہے

صوبہ احمد آباد کے وقائع نگار محمد اعظم کی تحریر سے کہ جو شامیں خانہ زاد تھا یہ اطلاع
موصول ہوئی کہ محمد امین خان باغ صوبہ سے سنہ شراب کی حالت میں عدالت مستعفی۔
اس پر تحریر فرمایا کہ

"سلمان خدا بڑا بستان عظیمہ محمد امین خان کے کوئلے (دھور) بادشاہ میں حاضر تھا
یہ کیفیت نہ تو ملکہ محمد امین خان کے کوئلے کیجی۔ باغ مذکور سے برسر عدالت ہو دیا کہ وقائع
نگار احمد احمد کی اطلاع فرمائی کہ ہوا میں ازادی جاسے۔ یہ حقیقت بھی مشہور ہے کہ گزشتہ
ہوئی۔ تحریر فرمایا کہ

"جناب ملہ قرضی کا کام ہے کہ غصہ ایک طرف اتارن ہے اور خیزن میں کوئی قانون
نہیں رہتا۔ خان مذکور کے مذاہب میں نہایت شدید ہے لیکن اس مقدمہ میں جو معلوم ہوا ہے
وہ ہے کہ وقائع نگار نے قسمت لائی تھی۔ اس کی کیا طاقت ہے کہ خان مذکور کے
سے شراب کی بڑا اس ملک پیچھے۔ ہر حال میں رائے کا تعلق ہم سے ہے باغ کا نہ دنیا

بلے حاقا۔ دروغ گوئی تلخ لکھنک سزا سزا زنت برطرفی و ناکلم کی سزا برسال و زنت چہ
خلعت کی ممانعت :-

۹۳ احتساب و سزا

یاد رکھیں ایک داروغہ سزا سننے سے عداوت پنہالی کر بزرگ امیر خاں نے صوبہ ہما
کے سوانج ٹھاکر عبدالرحیم کو جس میں خلیفہ کی اور بے حسی کے ساتھ بھگوانا اگر کسی
مناصب نہ ہوا تو دوسرے سوانج ٹھاکر اصل خاں کے لیکن سے دستہ دار ہو جائیں گے
صوبہ داروں کے فکر بن جائیں گے۔ اگر جناب اقدس اسپر محل فرماتے ہیں کہ نزار کو دروغ
پر گرا ہے تو غلاموں کے لئے اعلیٰ کے سوا کوئی چارہ نہیں

اس پر تحریر فرمادے کہ یہ بیکار و ادنیٰ گزیر، خود ضعیف ہے اور ہر خود و بزرگ کو
ضعیف سمجھتا ہے۔ ہر اتوں ذات پاک الہی کی صفات ہے۔ لیکن چھوٹے کر بڑے پر ہرگز
قتلہ نہ کرنا چاہیے۔ سوانج ٹھاکر سزا منصب سے سرفروغ و زنت سے برطرفی ہے
اور صوبہ دار کی سزا میں کہ منصب میں پانچ صدک کی اور اس قدر جاگیر کی کہ ہے

۹۴ پابندی ضوابط

روح اللہ احمدی کا اس ہر میں تھا کہ قریب اور اعتبار دشمنی کی وجہ سے
بخشش گری ت اور غلاموں کے صوبوں پر نافرمان تھا۔ (بہودہ (اسرا منصب) سے بڑی
تھا اپنی ذات پر تو خاص میرے پیش جو تہذیب و عدالت کے کہ اس کے اخراج کھڑا ہوا تھا
اس نے مجھے ملک سندھ کی معرفت (شفقت سے)۔ حق کیا کہ میرا منصب
سربراہی ہے اور میں اس قدر سزا دے کہ منصب زنت سے سزا ہے و نائب داروغہ
بھی ہے کہ سربراہی اور نائب داروغہ میں بنا دیا ہوں تو اشتہار کی غلام نوازی کے

نقل و اکرم سے بعید نہ ہوں گا۔

حکم ہوا کہ جن دو شخصوں پر ناز ہے ان سے قتل کے بعد ہفت صدی منصب
میں کی صفا تہذیب سے سزا دی جائے۔ بعد میں اس قدر سے عرض کیا کہ پھر فراموش
نہ ہو کہ حکم ہوا کہ اس کے اوپر کوئی جگہ ہے نہیں۔ سو اس کے کہ میرے سر پر
کھڑا ہو جائے۔ اس کے بعد شاد و دانا کہ ایک ناظم میں غل ڈالنے سے تمام
غلاموں میں غل واقع ہو جائے۔ اور تو دلچسپ کرنے کسی ایک ناظم میں غل نہیں
آنے دیا۔ لوگوں کو اتنی جرات ہو گئی ہے کہ وہ ضوابط میں غل پیدا کرنے کی انتہا سے
کرتے ہیں۔ مگر راستہ اسل ہائے تو غل پیدا ہو جائے گا

۹۵ اہلکاروں کی نگرانی

صوبہ بٹال کے سوانج سے معلوم ہوا کہ وہاں کا صوبہ دار ایم ایم خاں غرور اور گھمنڈ
کی وجہ سے چارپائی کے اوپر بیٹھ کر دربار کرتا ہے اور قاضی اور دوسرے ارباب
قریبت اہانت کے ساتھ نیچے بیٹھے رہتے ہیں۔ اس کا تذکرہ تحریر فرمادے کہ
"دارالامام حمید الملک نامہ ذکر کے نام حسب سبب سبب مقدس علی تحریر کریں کہ
اگر کسی مرض کی وجہ سے زمین پر نہیں بیٹھ سکتا تو صحت بحال ہونے تک معذور رکھا
جائے۔ لیکن یہ لوگ کہ ایک دربار سے کہ عداوت ہو کر رہی۔ اور سوانج ٹھاکر چہ نہ بیٹھے منصب
سے بڑھ کر گت اس نے سوانج ٹھاکر کے لائق نہیں رہا۔ (قرنی کے طور پر اس کی ایک صدک
سواروں کا اضافہ دیا جائے۔ اور ایم ایم خاں کو بھی ہائے کہ اپنے صوبہ کے قلعہ کی
فوج داری اس کے دے۔ تاکہ وہ بھی اپنے متعلق دوسرے۔ اور اب تحریر کی تاریخ
ٹھاکر کا مزہ چلے اور یہ ملی بیگ کسی دوسرے سوانج ٹھاکر کو جو کھدا اور داروغہ پر
تحریر کرے۔

۵۷ ضابطہ کی پابندی

حجۃ الوداع کے موقع سے جو مسرت اور بے پروائی میں تھا، اعلانِ حج کرنا نہ ہو
پاکستان میں سوار ہو کر حاجتِ مجدد ہے اس سبب سے کہ ہزاروں کے لئے سہولتیں
حضر کے حکم کے نہیں ہوتی۔ اور اب تحریر کرنے اور پابندی سے درج کی کہ کبھی
ہائے اسباب میں کیا کر چکا ہو۔

اس اعلانِ حج پر تحریر نہ کیا کہ "ابراہیم خاں مزاح" اس غلام ہے۔

اصلی حضرت غلام مرتبت و صاحبان کے بعد سے اس میں داخل تھا اس سے
دوسرے غلام ہرگز عمل میں نہیں آسکتے۔ دو ہفتہ کا صوبہ دار چکے اور جہاں میں
سو رہتا تھا جیسے یہاں تبدیلی صورت کی وجہ سے اس تحریر پر شبہ میں پائی جکتے ہیں۔
جمہور الکتاب دربارِ محفل کے مدیر کا کام کوئی کرتے ہو کہ اب تحریر کے اختصار
سے سوانح نگار کی ناہمی کی کہ یہ سب سے اگرچہ خدمت پر کیا جیسے لیکن منصب میں
بہاں سوار کیا کہ اس اور اس مناسبت سے جاگیر میں تفسیر۔

۵۸ متنازعہ وار کی خود سری

پہلی بند کے واقعے سے شبہ ظاہر کہ معلوم ہوا کہ سیدی باقرت خاں متنازعہ وار
دندارا پوری سے ایک مخلص خود اپنی تہذیب و تالیف میں اس کو دی ہے کہ اگر اندازِ نگاہ
کی تصدیق کر لی اہل وصول کرنے کا منصب اس غلام کے مقرر کر دی جائے تو
آبادی میں اور معمول شاہی میں دیکھئے تصدیق کی نسبت یہاں اصرار کرتے گا۔
اس طرح نامے کے کاغذ پر تحریر فرمایا کہ سیدی باقرت خاں کی خود سری اور طور
ہم کو کرے سے معلوم ہے۔

دعا، ایسا یہ واقعہ ہے یعنی سے ختم ہوجاتا ہے۔ اس میں
حضرت کے کاغذ پر جو رکب کو اگرچہ فعل ہے لیکن اس فعل ماضی ہوتا ہے اس میں
ظاہر حالت کرنا، اس میں کہ ہنگامہ سے کہ شکر سید محمد سے۔ ہر دو فعل کے
وزن پر ہیں۔ اس طرح کے شکر کی طبعی صورت پر وزن فعل کچھ ہر دو نہیں کرتا۔
دعا، یہ تحریر ۱۶۹ کے قریب لکھی گئی ہے۔ لیکن اس سے غیر متعلق ہونے کے سبب
یہاں تصدیق کی کہ یہ روح اللہ خاں کی عرض میں شکر کا اعلانِ استقبال نہیں ہوا۔ اس میں

۵۹ فتح اللہ خاں کے جواب میں

فتح اللہ خاں کو لکھا ہائے اس کے کارنامے فعلِ ماضیوں سے معلوم ہوتے ہیں
اور اس کے تحریر (حضور) کا باعث ہونے میں۔ لیکن اس ہائے خاں کو خدمتِ فرشتے
مبدل ذکر ناہائیت اور ہائے سرداروں کو نارض کر کے ہیں، خوش ذکر و

۶۰ تفسیر

روح اللہ خاں نے مدت و وقت قاضی عبداللہ کے سامنے وصیت کی۔ اس میں ایک
یہ بھی تھا کہ میں سخی قول اور اپنے بزرگوں کے طریقے (شیعیت) سے علیحدہ ہو گیا ہوں
میری دونوں لاکھوں کی شادیوں میں سنت و عبادت کے ساتھ کر دی جائیں چنانچہ قاضی
نے حضورِ قدس میں اس شخص کی درخواست سمجھدی۔ اس پر تحریر فرمایا کہ تفسیر زندگی میں تو
موت ہے لیکن مرے وقت قیامت کا نانا فقرات ہے۔ شاید اپنے بیٹوں اور پندارگان کی
رعایت سے لیا گیا ہو۔ اس تفسیر سے اس وقت فنا ہو گا کہ اس کے بیٹے میں سے
قبول کریں۔ بہر حال اس کی وصیت کے بموجب عمل کرنا چاہیے۔ بڑی مشکل کی کٹ دی
شاہزادہ محمد علی کی یادداشت میں پسرانِ دولت خاں اس سے کر دی جائے۔

دوسرے روز سیادت خاں نے عرض کیا کہ غازیاد کو یہ قبول نہیں۔ یہ کہاں سے علوم
ہوا کہ لڑکے بھی اہل سنت و اجماع کے مذہب پر ہے۔ مگر خود اپنے مذہب (شیعیت)
پر اس نے اصرار کیا تو کیا کیا جانے گا۔

۱۹) مذہب سے بے تعصبی

جس وقت حضرت (اورنگ زیب) روح اللہ خاں کی عیادت کو گئے تو عرض کی کہ
میں تمہارا صاحب پوش آؤ تو سلام کیا اور یہ شعر پڑھا

سے بچہ ناز رفتہ باشد زہاں نیاز مند سے

کہ بر وقت ہاں پہن بر شرسید و باشی

ترجمہ: وہ نیاز مند کیسے ناز کے ساتھ دنیا سے رخصت ہوا ہوگا کہ جس کے سر ہانے تو
اس کی جان نکلنے کے وقت پہنچ گیا ہوگا۔

حضرت نے وقت فرما کر کہ کسی حال میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں نہیں چڑا
چاہئے شفا اور امید اس کے لعنت سے دور رہیں لیکن چونکہ آؤں گے لے یہ امر

(موت) ناگزیر ہے۔ اس لئے مجھ کو دل میں ہر بیان کر دینا کہ قبول کیا جائے گا۔
(روح اللہ خاں نے) ہاتھ پڑھا کہ قدس سے ۵۰ اور اتالیقوں کی کہ انہ قدس کی برکت سے

زندگی میں تمام آرزوئیں برآئیں۔ اس وقت یہی عرض ہے کہ مارے زادوں کی تلافی پھر

سے روح اللہ خاں اول فیلی اللہ خاں اور عیدوار کو ڈاکتا۔ منشی سے اپنی وفات
منشی نے ایک کتب کے عہدہ پر مامور تھا۔ سنہ ۱۰۸۰ھ میں بیجاپور کا صوبہ دار بھی مقرر ہوا۔

اس کی ایک لڑکے کی شادی ہمدان شاہ کے لڑکے (اورنگ زیب) کے پسنے، شہزادہ محمد علی
سے ہوئی نہایت محنت و تعصب شیعہ تھا۔ (۵۰-۵۱)

فرمائیں۔ اپنے ساتھ قرابت میں رکھ کر جس کام کے لائق ہو اس کام پر نہ فرماؤ
جو لائق ہو اس کے آپ دادا کی شادی پر نظر فرمائیں۔

(اس پر فرمایا: "ہلی وہاں قبول کیا")

پھر اس نے عرض کیا کہ دونوں لڑکیوں کے پاس میں پہلے ناظر کی معرفت عرض
کیجی تھی کہ یہ غلام خدمت دہا کا ہے اور مذہب منفرہ میں، غل ہو گیا ہے اور اپنے

بزرگوں کے طریقے، شیعیت، سے میلہ لگا کر لیا ہے۔ دونوں لڑکیوں کی شادی
نجیب الطرفین سے، اہل سنت و اجماع سے ہو کر دیں۔ اور اب ہاں ناظر عرض

کرنا قبول کرنا ضروری ہو گا کہ وہ اگر اس غلام کی تجویز بخشن کریں۔

حضرت نے سر ہینچے جھکا کر تسم کیا اور فرمایا کہ واقعی فرزندوں کی محبت نے ان کو
بے اختیار کر دیا ہے۔ تم یہ عقل اور تدبیر میں کوئی فرق نہیں۔ غالب احتمال یہ ہے کہ

یہ تدبیریں سب سے اختیار کیے کہ شرف کی پاک روح کی رعایت سے ان کی طرف نظر
توجہ کر کے بدواں پر شفقت کریں گے۔ لیکن یہ تدبیر اس شر کے ساتھ قائم نہ ہوگی

کہ ان میں سے ہر ایک خود میں بات کہے۔ وہیں، ہر رنگین نہیں ہے کہ وہ اس رنگ
و تہی مذہب، کو اپنے اور گرد کر دیں گے۔ ہر حال میں یہ ہر شریعت کے مطابق

تھاوری وصیت چل کر نہا جائے۔
یہ بات فرما کر، ناظر چڑھ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔

خاں نے کہ وفات کے بعد اس کی وصیت کے بموجب قاضی حاضر ہو گیا۔
ایک شخص، آقا بیگ، نام کر، روح اللہ خاں کے عہدہ ترکوں میں سے تھا، ایک رقبہ

خانہ خروار کے اپنے آقا کا علی ہوا، اور خود اس کی مہر علی ہوئی نے کہ قاضی کے پاس گیا
دعویٰ کا معزور یہ تھا، مگر عرض و بخشن کے وقت اس عاجز کی وصیت اور حکم اقدس

اورنگ زیب، کے مطابق شریعت پناہ (قاضی، شریعت دیناں قدس خاں بخشن کے،

کام کی غایت آقا بیگ کے سپرد کر دیں اس درجہ انھیں بجا ہر گز یہ طاقت نہیں کہ شریعت پناہ دنا من کی رحمت کا دواں رہ سکے صرف کچھ بات کہ وہ تشریف لائیں گے اس گنہگار کی نجات کا باعث ہوگی

اس آقا بیگ نے بظاہر آقا اور بیگ کا نام اختیار کیا تاہن حقیقتہً وہ شیخ مذہب کے کامل علماء میں سے تھا اور اس کی شخصیت جناب مقدس پر بھی نمایاں ہر نبی کی تھی جبکہ وہ بارہا دونوں کے موقوف پر علماء و فضلاء سے ملنے بلات فرمایا کا نہ بحث و مباحثہ کر چکا تھا۔

قاضی نے جزیہ معاف دیکھا تو حقیقت حال سے آگاہ ہو گیا کہ قاضی کا مطلب کرنا اور پھر نسل کو آقا بیگ پر چھوڑ دینا من کی ایک طرح کی دل بھی ہے قاضی کا غرض چاہا۔ دارالافتاء کے وقائع نگار غوث غلام سے کہ اس وقت ملے داخل وقائع کر کے ایک اردو کے ہاتھ قرآن حضرت کو ارسال کرو تاکہ جواب آجائے۔

وقائع نگار کی اطلاع نظر اقدس سے گذرنے کے بعد تحریر فرمایا کہ زندگی کے باقی قریب سے مرتے وقت رسوائی تک پہنچا دیا اور سارے کام کو پٹ کر دیا قاضی کا ب واپس رہنا اعتیاد کے خلاف ہے۔ خان مونی نے اپنی زندگی میں دینی باریں کو شعار بنائی تھا۔ مرتے کے بعد جس اس ناپسندیدہ شیخ کو اختیار کر کے امتداد تک پہنچا دیا۔ یہیں کہیں کے مذہب سے کیا کام۔

میں نے دین پرانے کو اپنے دین پر۔ لڑائیوں کی ہست و کجاست کے ساتھ شادی کا معاملہ بھی ایک طرح کا قریب تھا کہ امیر زادہ بیچارہ سادہ اس دامن گرفتار ہو جائے۔ عورت کی محنت میں بیٹے اختیار ہو کر اپنے بزرگوں کے سانس لے لی مذہب سے اتنا شاکر کہ ہدیہ لایا کہ شہر بن جائے۔

نوروز ڈار میں شہر و افتادہ دین و سیاست اعلان۔

زیر "ہم انہی کے پناہ دنا منے ہیں اپنے نفس کے قتل و کھلیے اہل کی بڑائیوں سے"

⑤ چار مذاہب برحق ہست

جس وقت قلعہ تاجہ معمرہ میں تھا دس دن کا سہاک مہینہ تھا۔ تمام آدمیوں میں سے جو قلعہ سے باہر جنگ کرنے کے لئے نکلے چار مذاہب اہل اور نو دہ ہندو گرفتار کئے وہ بارے قاضی محمد اکرم کو ملے ہوئے تھے ان کے اتفاق رائے اس مسئلہ کی تسبیح کرنے کے بعد بتایا جائے کہ وہ ان کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔ تحقیق کرنے کے بعد عرض کیا گیا کہ گرفتار اگر سکون ہو جائے تو انہیں ہاکر دیجائے اور سکون کو تین سال تک قید رکھا جائے۔

اس مسئلہ کے کاغذ پر تحریر فرمایا کہ یہ سب مذاہب اہل حنفیہ کے مطابق ہے کسی دوسرے طریقہ کے مطابق بھی سلام کرنا چاہیے۔ تاکہ ظلم و ستم سلطنت ہاتھ سے نہ چلے دھواں مذہب سخت شیعیت نہیں ہے کہ ایک گاؤں میں ایک ہی دشت ہوا کھوٹا چار مذاہب حق پر ہیں اور حال وقت کے مطابق ہیں۔ اس سے قبل سنی مقلدہ میر آسانی کے لئے علماء نے تحریر یہ چھڑی دی اور درست قیاسات کئے ہیں۔ شیعہ کے قول کا سہہ نہیں مانی جانیے کہ جس نے سب سے پہلے قیاس کیا وہ ابھی تھا۔ بلکہ اسلام اور مسلمانوں کا آسان کی راہ نکالنی چاہیے۔

اس تحریر کے بعد قاضی اور شیعہ نے دوسرا مسئلہ ڈھونڈ نکالا کہ قاضی علی محمد صاحب کے چوتھوں اور سکون بطور عبادت کے لڑائی انہیں قتل کر دینا چاہیے۔ اس پر تحریر فرمادیا کہ یہ سننے قبل کیا۔ البتہ انظار سے قبل قتل کیا جائے۔ جب تک

نہ ۲۵ دسمبر ۱۹۹۹ء سے یکم اپریل ۲۰۰۰ء تک مسودہ کے بعد نسخہ کیا گیا محکمہ ہندو قاضی کے چوتھوں پر ۲۹۹۹ء میں لاہور پر ۱۹۰۰ء میں منتقل ہوا۔ (ج ۱۰ ص ۱)

انہوں کے سر نہ دیکھتے ہائیں گے افکار نہیں کی جانتے گا۔ چنانچہ محرم خاں نے
سربراہ خاں کو قوال کی مدد سے غروب آفتاب کے نزدیک سر لاکر دہائی میں شکر گشتی

④۱ عنقارا بلندست آشیانہ

فرز جنگ کی عرض سے کہ جو موسم پوری میں تعینات لشکر کی حفاظت پر
اور برائے پور سے شاہی قیام گاہ چلنے والی لشکر کی نگرانی پر مقرر تھا یہ معلوم ہوا کہ
اس غلام کی والدہ کا مقبرہ دریائے سیما کے دوسرے کنارہ پر واقع ہے اس
طرف کے علاقہ کی آبادی اس سبب سے مندری ہے کہ شاہی لشکر کو وہاں سے
بہت رسد فراہم ہوتی ہے۔ لیکن یہ محدث و بجز اس کے ملکی نہیں کہ وہاں کے پہنے
والے ہندو پر جزیہ معاف کر دیا جائے۔ (۱۰) سنی حکم جاری کیا جائے کہ عنایت لکھنؤ
درجہ کی معافی کا سند بھیج دے۔

اس پر تحریر فرمایا کہ میں گراہوں سے مدد نہیں لیتا۔ گلیغ اور مقبرہ کی آبادی کی فرمائش
کرنا اور قرآن مجید اور قرآن مجید کی آیت کے حکم کو جزیہ کے اب میں ہے
کہ وہ کافران ہیں اور اسکو معفو نہیں ہے ہر نکال داناں سے اور واجب التعمیر
شرعت کی اہمیت سے کہ وہ مخلص مزاحم لکھتا ہے ہزار ہر ملہ در ہے لفظ
ایہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک گروہ جو جھگیوں سے بدست ہے اور جو لوگوں کے دلوں میں دوسرے
ڈالت ہے اتنا ہی گراہی اور ہے راہروی کا سبب بند ہے اور اس نام خلی کو یہ سہوہ
لاچک میں تہا سے دل میں ڈال دیا ہے یہ تجربہ کار اور جزیہ داروں کا سبب اسطرت
کے دھوکوں میں کیے آسکتے ہیں۔

سہ برہ ایہ دہم بر رشت و گرنہ کہ عنقارا بلندست آشیانہ

عنقارا بلندست آشیانہ بہت بلند ہے۔
ہم نش

اثر فارسی متن احکام عالم گیری

۱۹۹۳

فهرست مضامین (فارسی)

موضوع	نمبر	موضوع	نمبر
۱- برکت شاد و اورنگ زلف	۲۷	۱- مطهره نصیان	۱۳۵
۲- حکایت مرآت	۲۸	۲- محسن مکرر در راه	۱۳۵
۳- در فقه و ادب	۲۸	۳- طراز نگار و عظم	۱۳۶
۴- راجع به چنان در باره طراز نگار	۳۰	۴- عرض سوره دار و عظم	۱۳۶
۵- در کمال و کمال	۳۰	۵- در کمال و کمال	۱۳۷
۶- در کمال و کمال	۳۲	۶- در کمال و کمال	۳۸
۷- بوقت جنگ و کمال	۳۳	۷- در کمال و کمال	۳۹
۸- در کمال و کمال	۳۳	۸- در کمال و کمال	۳۹
۹- در کمال و کمال	۳۳	۹- در کمال و کمال	۳۹
۱۰- در کمال و کمال	۳۳	۱۰- در کمال و کمال	۳۹
۱۱- در کمال و کمال	۳۳	۱۱- در کمال و کمال	۳۹
۱۲- در کمال و کمال	۳۳	۱۲- در کمال و کمال	۳۹
۱۳- در کمال و کمال	۳۳	۱۳- در کمال و کمال	۳۹
۱۴- در کمال و کمال	۳۳	۱۴- در کمال و کمال	۳۹
۱۵- در کمال و کمال	۳۳	۱۵- در کمال و کمال	۳۹
۱۶- در کمال و کمال	۳۳	۱۶- در کمال و کمال	۳۹
۱۷- در کمال و کمال	۳۳	۱۷- در کمال و کمال	۳۹
۱۸- در کمال و کمال	۳۳	۱۸- در کمال و کمال	۳۹
۱۹- در کمال و کمال	۳۳	۱۹- در کمال و کمال	۳۹
۲۰- در کمال و کمال	۳۳	۲۰- در کمال و کمال	۳۹

۴۲- میرزا اسفندیار موسوی	۱۵۸	۵۷- درود و درویشی نو	۵۷
۴۳- ابراهیم باقر خراسانی	۱۵۹	۵۸- سزا به نعل مسیح در افس	۵۸
۴۴- پهلوان میرزا علی شاه خان بکری	۱۶۰	۵۹- دربار و کام بکر خان	۵۹
۴۵- انانک علی - لیل	۱۶۱	۶۰- لایم و کج	۶۰
۴۶- آقا علی شمس الدین و زکی و سوار نیست	۱۶۱	۶۱- ... بوی شرب از زمین خاک نذر	۶۱
۴۷- کج و از کام نعل	۱۶۲	۶۲- اوریند	۶۲
۴۸- شرب و اندام است، امی	۱۶۲	۶۳- سزا و شتاب	۶۳
۴۹- میرزا علی و اسفندیار	۱۶۳	۶۴- علی و شهاب و کام نیست	۶۴
۵۰- طبرستان و فرست بر سر جی	۱۶۵	۶۵- احکام و اسفندیار	۶۵
۵۱- مراد و اسفندیار و شرب و شرب نیست	۱۶۶	۶۶- شکر و سزا و دربار و کام	۶۶
۵۲- قرین و کام و اسفندیار	۱۶۷	۶۷- ترقی و کام و اسفندیار	۶۷
۵۳- من و اسفندیار و اسفندیار	۱۶۸	۶۸- شکر و سزا	۶۸
۵۴- کام و اسفندیار	۱۶۸	۶۹- دربار و کام و اسفندیار	۶۹
۵۵- پادشاه و اسفندیار و اسفندیار	۱۶۹	۷۰- شکر	۷۰
۵۶- دربار و اسفندیار و اسفندیار	۱۷۰	۷۱- کام و اسفندیار و اسفندیار	۷۱
حکومت نکرده	۱۷۰	۷۲- حکمران و اسفندیار	۷۲

احکام عالمگیری

۱- جرات شترزاده اورنگ زیب

ایلی حضرت د ای سکه در لایم بود و دروغ شاد مار اکبر ایام جنگ لیل مشغولی
 داشتند - چنانچه یکبار صوبه ای بکالک چل لیل حقیقی شد و نیکو بیور فرستاده بود - بارشده
 بر غرض بود و در چهار سر شد و داده بر سپاهان سوار شده و تاشای جنگ لیل میکردند - یک لیل از
 طرف خود گرفت بطرف پادشاهزاده پا آمد - بر سر شاهزاده بطرف چپ و راست متوجه
 شدند و هر دو در کنار یکدیگر که چهارده سال بودند، اشتیاقست نموده اصلاً حرکت نکردند -
 تا آنکه لیل حرکت متعین ایشان شده گذشت - لیل که در عقب سن لیل بود طرف خود را
 میزدانید و ایشان متوجه شد - ایشان به نیکو که در دست داشتند، برو قتل نمودند - از ضرب
 خرطوم لیل اسب بر زمین افتاد - ایشان جست روده پا، نیکو در دست گرفت متوجه او شدند که
 بر سر لیل زنده - درین ضمن مردم رسیدند - و پادشاه با اضطراب قدم از غرض فرود آمدند -
 ایشان با سنگی طرف پادشاهی آمدند - اماد جان تا نرزد یک آمد - با شهاب قزاقان باین
 معنی که از حالت آشفته خان هدایتی ایشان بود - پا زنده گشت - شما آهسته می آید و
 پادشاه عجب حال دارند - با سنگی جواب دادند که اگر لیل بجای بود من جلدی نمیکردم -
 ای چه اضطراب است؟ بعد از آن که قتل چه رسیدند یک نگر و پادشاه شترزاده کرده
 فرمودند - با شکر خدا که بجز گذشت - اگر خدا خواست نوع دیگر میبست چه رسوای بود؟
 شمسیت کرده در جواب عرض کردند که اگر نوع دیگری شده رسوای نبود - رسوای این بود
 که از برادران شده -

پوده چش پادشاهان مرگ است

درین چه رسوای است؟

۲- حفظ مراتب

برای دارالشکوه در اکبر آباد خانه نو تیار شده - اعلی حضرت را با هر سه پسر در آنجا
نهایت کرد - ازین راه که ایام گرم بود خانه حاصل دریا ساخته بودند - بنیادهای طبعی
قد آدمی زیاده طرف دریا نصب کرده بودند - اعلی حضرت را برای دیدن کیفیت آنجا
برادران برد - محمد اودنگریب حاصل دروازه که راه آمده بود مردم بود - نشستند -
دارالشکوه که این معنی را در طرف اعلی حضرت مشاهده چشم کرد که نشستن ایشان را دیده
دید - بادشاه فرمودند که با هر چند شمار عالم و دولتش صفت میدانم لیکن حفظ مراتب بر
ضرور است -

مرحله مراتب یکی دروغی

چه لازم که در راه مردم نشستند و باین دست برادر خود باشند؟ ایشان عرض
کردند که وجه این نشستن عرض خواهم کرد - بعد از آنکه بتقریب نماز عصر بجماعت
بر خواستند و از آنجا بغیر از حکم بنشیند رفتند - بعد از آنکه بعضی رسید حکم شد که بدر
بیانند - چنانچه بوقت ماه صبح بخوابد - بعد بوقت نیمه صاحب را فرمودند که شما خانه اش رفت
وجه بیگم آمدن آنروز و باین دست نشستن معلوم یکبید - بعد سخن بیکم صاحب
پرسیدند در جواب گفتند که آنروز که دارالشکوه نهایت کرده بودند اگر این معنی هم از
برادر واقع شده بود که پسر را برادر در خانه بگذراند شایسته نکرد برای ضرورت
نهایت آمده و شده باشند - پس اگر دروازه بند میکرد کار تمام بود - و اگر سوا بود
خطر من مکرر رسیده بود که در وقت ایشان خدوش باشد این خدمت را من بجا آورم
لیکن در وقت حضرت ناخ این حرکت شد - استغفار کرده بیرون آمدم - بعد از شنیدن
انوقت طلبیده مورد حمایت نمودند - و ایشان به سعادت خان فرمودند که بر صورت
از حضور بیرون بده فرستاد که خواب و آرامش من رفت است - تا آنکه از لاهور بمس
داری و دکن روانه نمودند -

۳- در غرور دارالشکوه

در بعضی بصره تخریب شد و در بعضی بصره تخریب شد و در بعضی بصره تخریب شد

خان رسید میرزا بهر که بشهرزادی و مقرب علی حضرت بودند - سبوت میکرد - و
حضرت خانم که پسر کدام رباعی خاص داشته - چنانچه خبر دهن خار که از حضرت
بمختص بود - وفادار سر فرادی داشت - باخذ شش بنیو که میخواستند - و سعادت خان را
که خطب مصطفی بودی و در بیاتدیر داشت - مرد درس خود خوارشگر - او مقرر
نموده - در بیاتدیر و سرخانه صغیر از القاب میخواستند - رسید میرزا بهر که از حضور رسید
البدات (مخاطب بود) علامه دلاور حضرت سید کائنات میخواستند - هر کدام این سه امیر
و غیر ایشان مانند حاصل خان علامه الملک که "خوارشگر" پنهان بی بود - رفت رسید - اکمل
عزت در حفظ اغیب آنچه لازم بود معنی بود و حاصل می آوردند - اعلی حضرت غلام حریت را در
خطر بسیار رسانید - آقا محمد اود در بهر شاه بلند اقبال سعادت نمود و صورت ارتقا
از حالت شاهزاده او در تکریم مشاهده فرمود - دارالشکوه فصاحت و قیام الحان و اقبال او
بسیار فرمودند - چنان دیدند که دارالشکوه را بدین طایفه نمیکند که گفتند -

شعر

بگیم بخت کسی را که بافتد سیاه
به آب زخم و گوش سفید عیان شد

خواستند که محمد اود تکریم در سلوک خود ابراهیم کنند که آنمات از حفظ اغیب
بردارند - بر شد به خطه خاص نوشت فرستاد که "سلطان و فرزند ایشان را باید که بخت
بخت باشد و عالی نفی را کار فرمایند - شنیده شد که شایه کدام - نوکران سوگ میکنند
که نهایت بختی را بخوار میدهند - اگر برای حالت بختی است بکار و است بختی است -
ازین بخت نفی بغير از ذلت فائده حاصل نخواهد شد - ایشان عرضی کردند که "چند راه
فصل و گرم در باب غلام مستبد مرقم حکم نهایت رقم بود و کابو من السوء بازل
گردد - به و در شد بر حق سلامت - تو من شاه و دمل من شاه بعضی بختی را قادر برادر
خالق ارض و دلاور است - بنده بموجب حدیث صحیح که راوی آن من این ملک باشد عرضی
اند من اول نفس از الله عمل میباید - و کسار تقوی را از دلب انوب و انجش
موجب میشود - و آنچه بشماران کرامت تر جان صادر شده انکاری بران ندارد -

نیک - چنین میدانم که بموجب فرض و سواس الحظاس الذي لم يوس في صدور الناس من
الخلق و اناس مرقوم فرموده اند - بیت

نهان مرض خوارم الخیر همد گناه
به مغل جرم من رو سیاه و غامر سیاه

۴- رائے شاہ جهان در بارہ شہزادگان

اصح حضرت میفرمودند کہ در بعضی اوقات اندیشی آید کہ ممکن ہوا عدد بیکو کاراں
واقع شود، و مرا، بخش یار، تحب و بستگی دارد، و بعد شمع جزیہ بخشی نصیحتی ندارد،
مکررم و دشو در غریب افتد، میسند کہ محمل این امر غیبی باشد - بحالت مکرر علیہ
در نوع انسانی اوست، تا دوست کرا خواہد و میشل بکہ باشد؟

۵- آن واقعہ کہ مشہور بہ عشق است

مقدمہ ترین آبادی یا مشہور شد کہ در ایامی کہ حضرت صوبہ وار و دکن شدند و
عالم تحت ہند گردیدند - گاویہ راہ پر رسیدہ سیف خان صوبہ دار - آنجا کہ خانہ اشرف
در حین ورود جانی صحت ناخوشاقت جان - حضرت رائے دیں او شریف راہ راہ
اصحت کردہ بود - چون راہ کہ خانہ خالہ بود، ارنگار کردل عورت گل چنداں
حقید نمودہ - پیش بچہ دخل خانہ نمودہ - دین آبادی کہ نام و سیاہی بود، او را
در حق ستادہ دست راست شہنشاہ درخت گرفتہ بود، باغی میخواند - مجید دیں
نی اختیار نہاں لفتشند - ہمدہ - دین راہ راہ شدہ فشر نمودہ - ج خالہ رسیدہ - پاس
برہہ دودہ ہمسہ چسپید و بہ مال دوری در آمد - ہمدہ چہاڑہ ٹھانی خانہ شد -
چند بہ تحقیق احوال پرداشت کہ چہ تہ بود؟ و سابق بہر گمانی این عرض شدہ بود؟
جواب کہ انداز بہ کثرت نمودہ اند - دست عیادت و مصلحتہ دینی بہرہ دورہ - و کار عام
و سوا گری کشیدہ - نصف شب بود - بہ کھم تہ تہ قدم زدند کہ کہ راہ خود نجوم خان
میتویدند؟ خانہ چون بن کھلت، رشید در خان خوشی متصدق و قربان گشت - خان

چہ سنی دارد؟ جان راہ راہد میسند - مفصل حقیقت را ظاہر کردند - بعد از شنیدن جوش
خالہ رفت و زبان او بہت گردید کہ چہ جواب دہ؟ تخریر مودند کہ عبت شہزادہ اول پری
و بیجہ سلامت داشتید - براہہ جواب حرف من شنیدہ ہیکل چگونہ مدح خواہید کرد؟
خالہ گفت، صدق شہنشاہ، آن بد بخت یعنی سیف خان را شنیدہ اند کہ سفاک است - اصل
از شاہ جهان بادشاہ در شاپور ندارد - بمحض شنیدن اول اورا بعد از آب مرا خواہ
گفت - فایہ گفتش را دہہ برین خواہ بود کہ من جان خودہ نہ کنم - لیکن جان امین بکار
بیجہم و بیکہ چہ اورا عرض تکب شود؟ گفتند در وقت راست است - مگر دیگر
میسند - بعد از طلوع آفتاب، بخت ہمدہ - و عداوت بطعام، را از بخارند - مرشد قلی
خانرا کہ قیامت و دواں دکن بود، طلب نمودہ و ہزار محرمیت خاص کہ بہ داشتند مفصل
ذکر در میان آوردند - او عرض کرد کہ اس من کار اورا فعلی کنم بعد ازاں گر کسی را
بکشد عداوت ندارد کہ در عرض خون کاہی و مرشد خواہد شد - فرمودند کہ فی الواقع
جانشانی شہزادہ من عور میدانم - لیکن بہ ہمدہ شدن خالہ طبع را ضعیف نمودہ - معہذاور
شریعت اقدام بکسل منہ لغیر شہری را مقدمہ نیست - لکن کردہ بدایت گفت - مرشد
قلی خان جانہ را نہ روانہ شدہ مفصل بیان ذکر ظاہر کرد - سیف خان عرض کرد کہ کوروش
من برساندہ جواب این مخالفہ بیان میدہم - تا الوقت اندرون رفتہ گفت کہ چہ عداوت
است؟ مرا بہ نیکم دہ شہزادہ خان کاری نیست - چہاڑہ عزم خاص خودہ برہندہ کہ
عرض دہل شود - تا الوقت خالہ سوار کردہ فرستادہ - برچہ امتناع کرد کہ نہروم، گفت
اگر زندگی خود بخوای زود برو - چنانچہ او چار شدہ تہہ مطلق عرض کرد - ایشان بسیار
مکلف شدہ و فرمودند کہ چہ باشد؟ و ہمین دلیلی کہ تہہ اچہم دورا ہمین وقت ہراہ خود
ہر کہ خالہ خوارم - خانہ بہ دست خواہہ سرا حقیقت گفتہ فرستادہ - سیف خان گفت کہ دل
بخت نمادہ، و ہلکی را حواہ کردہ تا الوقت در ایشان فرستادہ -

۶- در کمال جرأت

در وقت بر آمدن از بخت بنیاد بمقابلہ دارالہک کہ از قشر بر آہدہ در ہرمولی دو کروی
محل سراق اقبال شدہ - حکم شد کہ وہ مقام در - بجا خواہد شد کہ ہائی سلمان خود مردم

جمعه - کسی دیگر - طاقت عرض نبرد - نجات جان که شخص راجع الاعتقاد و سایر
 عزت بود. عرض کرد که منظور عرض کوچ کردن و بار اینطور مقام فرمودن باعث
 عزت طرف ثانی خواهد شد. جسم نموده فرمودند که تفصیل جزأت بعرض رسالت جواب
 داده شود - بعرض رسانید که مقدمات ایشا که دریافت آن حرف خواهد شد فوج محمد روانه
 خواهد کرد ، که سواران با گردود - فرموده میس بین مصیبت است - اگر بجهت برودند
 تمام فوج متعاقب خواهد شد - در توقف اینجاست که فوج او خواهد شد - گفت دادان فوج
 دل از گشت دادن تمام فوج آسانتر است و در حالتی که خود جزأت آیدان کند و از آب
 نروده بگذرد و حالت اینطور خواهد شد -

شعر

آنگس که نامن و وطن دور شود
 بفرار و مصد و مجور شود
 در آب بزر صید ماهی گردد
 در خاک بگد طوطی مهر شود

این توقف بری همین است دفع لغت نیست - بلکه برای مصیبت دیگر است - آن
 فایده که گفته شد در این توقف است - مصیبت دیگر تست که حالت مردم همراه
 طعیف الحس - حرف اول معلوم گردد - کسی که با وجود رفاه حال توقف کند نبرد او را
 همین جایی است که آیدان این حالت باعث تصور تمام خواهد بود - در بعضی از امر که گمان
 طاق است در صورت تسبیح که آنجا سجد و اقامت نموده - فصل بعد خواهد شد مدارک
 متفرع خواهد بود - از حاجت بخلاف آنچه گمیدید یا در اجتهاد نموده حاجت آنرا کرده شود - چون
 نجات خان مشایخ قدسوس کرده بعرض رسانید که اندام هم بیست و شصت رسالت - مصداق
 این مقابله است شخص این بود که در کوچ اول میرا شاه قرار داد که از متعینان
 دکن بود همراه نیده و در کوچ ثانی عرض کرد که چهار توری علی حضرت لعلی که فخر
 شده بیست و چهارم مراد و از لشکر راجی نیست - یک و حذر در خدمت شجاعت و یک و خرد و خا
 سر بخش است - بار شوه نسبی که در حالت سب ضرر بود نیست و در حضرت خوب معلوم

است که از زمین در چنگ و در چنگ مقام کی و کوتاهی شده که محل بر همین و ده دلی شود -
 فرموده و واقع تک خوارگی از نجاتیست - اما به مقامات است - چند روز شمار
 به چشم - وقت کوچ رخصت خواهم کرد - و چه دارم است که تقییر شده ؟ عرض رسانید که
 اینصورت هم خلاف بندگی است - خانه - دوازده کار اعلی حضرت ست - بعد از آن
 آزار اسباب اشتهاد دادند - امر که برای عیادت می آیدان هم شد یک یک تمامیدند -
 خدمت را بگذارد - چنانچه روز دوم که میرا شاه نواز خان آمدن شیع را ایشان را با توقف
 دیگر کرده دست و گردن بسته بعضی و در نجره لای حوضه لعل نشانید - دوازده هم کوچ شد -
 بعد از رسیدن به پادشاه محبوس نمودند - بعد از پنج و ده لشکر بمسافرش زیب استایم که
 سرور ترک علم نموده بودند که تا ثانی این مقام خود به علم خواهم خورد - باطنه و
 غضب علم خاص شد و صوبه داری احمد آباد مقرر نمودند که بعد از آمدن مراد بخش احمد
 آباد - صوبه دار خالی بود - لیکن میفرمودند که خاطر من جمع نیست - از علاج حکم شده -
 خوب نیده غمیده خواهد شد - ازین رو که سید است حکم بقتل مشکل - و از مثل مشهور
 است که سر بریده فتنه نموده - آخر آنچه فرموده بودند بمشهور رسید که بعد از گرفتن
 دارا لشکر و در جنگ الجیر رفتی او شد و در بین جنگ کشته گردید -

۷- بوقت جنگ او ائے نماز

در شب که فردای آن پنجام جنگ مقرب بود و قریب دو نیم پارسه گذشته بود که بعرض
 رسید که راجه بیسنت سنگ با فوج خود که چهارده هزار سوار و پیاده بود و مخالفت فوج
 جلال تصدق بود داشت قرار داده که بجای مع حق شود - در اثنای راه مردم و رواب
 اردن معنی دست اندازی سخت نموده - چنانچه سر رشته لشکر برهم خورده و آشوب تمام در
 مردم بهر سید که با فوج آن متغول و رفاقت نموده را وادار پیش گرفتند - حضرت در
 اواران تاجه بودند - بعد از شنیدن اشاره به دست کردند که اگر رفتن باشد و جوابی
 دیگر نرود - بعد از فراغ از اواران میر جمل را طلب نموده فرمودند که اینصورت هم از
 فضل اعلی شده که اگر این خلق اعلی در بین جنگ این کار میکردند ارک مشکل بود - بعد

نظم عماره و سواری شد و خود بدست سوار شده حتی شب را همان طور سواری می نمودند. بعد از طلوع صبح معهود شد که فوج شیخ از طرف دست چپ جنگ بکنند. در روز دهم - حتی که جل آنها رسیده بودند نشسته شدند. بنیسمان نعل سواری خاص فرمودند که به صورت نعل مارا بنیفل شیخ برسان - درین وقت مرشد قبیخان که مشیه و مقرب بود بعضی رسیده اند که پیشخور جزات خلاف طور بدشاهان است - فرمودند ۱. هیچکدام بدشاه نهدند - ۲. مردم بد را بنظر برآنها بدشاهان میبشوند - بعد از بدشاهی هم اگر در جزات تفاوت شود آن سلطنت نمی باشد - شمر

عروس ملک کسی در بطن نگیرد شک
که بوسه بر لب هشیمر آید در دم (۸)

۸- دوازده وصیت

الحمد لله والصلوة علی عبادہ الذین اصطفی و درضا
چند وصیت دارد -

اول اینکه این عاصی فرق معاصی را تلخیص و تقریش ترمت مظهره مقدسه حسینه علیه السلام نموده که مفرقان بخار عسین را بطریق از الحاکمان درگاه حرمت و غفران پناه نیست. و مصالح این سعادت عظمی نزد فرزند ارجمند بادشاهزاده عایجاد است. بگنیزند دوم اینکه چهار رویه و دوازده از دوازده گاه دوزی نزد آیه یک که گذارد است. بگنیزند و صرف گفتن این بخاره نماید. و سببش در جبروت از دوازده کتابت قرآن در صرف خاص است روز وفات بگنیزند. ازین راه که در کتابت قرآن نزد فرق شیعه به حرمت دارد. بگنیزند و ملائک آن صرف نکندند - سوم اینکه - بقی ملائک از وکیل بادشاهزاده عایجاد بگنیزند که وارث قریب در اولاد

(۸) همین در کتاب ۸ - در کتاب

عروس ملک کسی در کعبه میگرد چست

که هشیمر آید در دم

ایشانند وصیت و حرمت بر ذمه ایشان است. برین نظاره در پرس نیست که مرده بدست نهد -

چهارم اینکه این سرگشته دای گزینی را سر بر بند افکن کند که بر گز گار چه روزگار را که سر بر بند رود بادشاه عظیم ایشان بیرون است کل ترم خود بر گردند -

پنجم اینکه بر دای صندوق تابوت پارچه سفید گنده که گزی گویند. پاشش نمایند و از شاهان و بدعت مفتیان و مولودی اجزا نکند -

ششم اینکه بر دای ملک واجب باد که باخت زانوان بی سرو پا که همراه این عاصی در از حیا در دشت و صحرا گشته اند. عادات نمایند - و اگر بترسند تقصیر از اینها واقع شود بیخونجیل و صغ جبریل مکافات فرماید -

هفتم اینکه بخوار ایرانی برای متصدی گری دیگری نیست. و در جنگ هم از عهد حضرت جنت - شبانی تا حال امدی ازین فرق از صحر که در دوران شده و پاک استقامت این تلف نمید - معتمد اگاهی خود سری و حرام نمکی کرده اند - لیکن چنان بسیار عزت طلب اند اینها سخن بسیار مشکل - بر صحن باید ساخت و کعبه مرز باید کرد -

هشتم اینکه فرق تورانی سپاه محقری اند - برای تخت و تاج و شگون و بندی کردن خوب اند - ازین گفتن در زمین جنگ که ترجمه تیر بار شلی است. و ساس و براس و فلجات ندارند - و ازین جهت مرکب بندهستان زیان که سر در لیکن چارود. بعد مرشد دور اند - به صورت آتش که در اصل رعایت دای داشت که اکثر چاهان مردم بخاری نیک - آنگری بخاری نیک -

نهم اینکه - با سادات درم اسعادات دهر بموجب آیه و آت ذی القدر حق عمل باید نمود - در حرام و رعایت فرد گذاشت نباید کرد - ازین راه که بموجب (آیه) زیر نقل از تفهیم علیه از الاموال الموده فی القربی محبت این جمله بر نبوت ست - بر منز مقهر نباید بود که شتر خردینه و شتر است - لیکن با سادات باید به کمال حقیقه دای نمود. در محبت باطنی حضور نباید کرد. و سبب ظاهر مرتب این نباید افزود که شریک

قاسم ملک صاحب ملک اند۔ اگر اندک استغنی عثمان (۱۱) شود نہ است خواهد شد۔

دوم اینکه تا مقدر دانی ملک خود را حرکت صاف نہ رود، و از نخستین درین مکان که در خارج صورت آرام در واقع غیر بزار مصیبت و آلام است، مختار باشد۔
یازدهم اینکه - برپیران هرگز احاطہ کنند و طور مصاحبت در زندگی سناہ کہ اثر اعلیٰ حضرت و آراشکوہ این سلوک لیکر نہ کار باہنجا غیر پیدا و ہرمت الملک حمید پیشہ نظر باید داشت۔

دوازدهم اینکه - مہر رکن السعادت اطلاع اخبار علی است و غفلت یک لحظہ باعث نہ است سرمایہ دراز میکرد کہ مقدمہ گرفتار سیوی مقصور از غفلت شد و تا آخر عمر ان سرگردانی باقی بود۔ سرکار اثنا عشر اقسام بر دوازده وصیت کردہ شدہ۔

شعر

اگر در یافتی بر واقفیت یوس
و مگر غافل شدی القوس القوس

۹۔ در وقتیکہ محمد معظم بہادر شاہ راہ راے قید کردن طلب کرد

در وقتیکہ محمد معظم بہادر شاہ راہ راے قید کردن طلب کرد و در تہ تیغ خانہ آمد حاضر شد۔ بخاور خان وارد شد و خوشبختی خان را حکم شد کہ ہر عطر کہ بآخواست باشد بخارید۔ بہادر شاہ عرض کرد کہ نظام را چہ طاقت کہ خود اختیار کند؟ مرچہ قتلش شود جان ہستہ خواهد بود۔ و شد کہ بن فرعون ہم از راہ قتلش است۔ بہادر شاہ بہ بخاور خان گفتند کہ غیر از عطر قند ہر عطر کہ باشد خوب است۔ فرمود کہ بی ہم اعتقاد نہیں اہر کردہ شدہ باین مکان تقدیر دادیم۔ بعد از آنکہ عطر "ہ حکم شد صلاح از خود جدا کردہ نزدیک آئینہ کہ عطر بدست مبارک میدہد شد۔ بعد ایدین عطر کہ ایشان عطر تہ تیغیات رفتند، خود بدست بر خاندند و محمد خان حکم شد کہ بہ اتفاق میدہد بن خان صلاح کہ

و چہا ہر ایشان بگیرند و سرچہ را بشناہند۔ چنانچہ اول کہ نزدیک محمد معزالدین آمدند و است۔ بقیعہ شیریں شد۔ بہادر شاہ بنفسب "ہ گفتند کہ ای بدبخت بقتل خود خلاف نمی میکنی؟ چنانچہ بدست خود سنان را پیر گرفتہ حوالہ محرم خان کرد۔ بہران دیگر باہادر سنان واکرہہ دادند۔ و وقتیکہ بختخت خبر رسید فرمودند کہ تہ تیغ خانہ بجائی جلا بکشد شدہ است بجای جلا بکشد خواهد رسید۔

۱۰۔ نصائح بہ بہادر شاہ

روید بہادر شاہ را رقیہ خلایع نمودند در حضور خود نشانہ فرمودند۔ ازین راہ کہ مثل من پدری را شمار منی بود بدست عیب شہ خواهد شد۔ رضامندی علی حضرت دارد کہ کار بود کہ ایشان متعین واد شکوہ بودند واد بصر جہت بود و تو گویا بی ایمان شدہ بود۔ محض اعانت دین میدہد اعرطین جہہ بصورت و اسامہ سب نصیحت باشد۔ چند نصیحت بشما کردہ میشود، باید کہ در خاطر خود داشتہ باشید۔ مرچہ یقین میدہم کہ عمل کردن بر آن از طبع ثائور است۔ لیکن از غفلت پدری و محبت و اعانت کہ شہابی آوردہ گفتہ میشود۔ اول اینکه بادشاہ باید کہ بدست میان طلب و قہر، بر کم کہ دیگر بیشتر باشد موجب انکار سلطنت میشود کہ در عطف بہ مردم بزرگت پیدا میکند۔ و در قہر فزون ہوجہ را تصور ہم میرسد۔ چنانچہ عمر ابن حنیف سلطان بلج یک پادشہ فصل و کمال بتشکیک "ہ داشتند کہ بر قہر سب عطر قتل میفرمودند۔ بہر ایشان جہہ لطیف ایشان را محسوس نمودہ بقیعہ نشانہ فرستند۔ در شان راہ از محسوس میدہند کہ بر ہم خودی سلطنت دارد چہا "ہ است؟ "کنت از راہ تسلط و "ہ کہ مردہ را شامخ پیدا کردند۔ "نچہ جہہ جہہ ہوا چہا "ہا شدہ کہ مسدود ہوا و سستی در کارہا کہ ہوا چہا "ہا شدہ کہ شہر جہہ در صوبہ نگاہ بندہ ہوا بر من رسیدہ و قتل میفرمودند دیدہ شد کہ "ہا سوار ہوا بر من رسیدہ کہ حرکات بہر خود را بیانی وادنی نوی؟ و جواب داد کہ کار از او خوش گذشتہ است۔ فی دالم کہ غفلت حضرت آفرچہ خراب کرد۔

و دیگر اینکه بادشاہ ہرگز آرام طلبی و فراغت شکاری را بہر خود روا ندارد کہ بدترین

سایب خراسانی ملک و امده دوست این شیعه حاضر شده است. پیشه نامقدور در حرکت می

۱۰

شم

پادشاه و آب را در یک مکان بودن به است

آب میگذرد زادن (د) شد رود کارش زدن

در سطر باشد.

شاهان را حرمت و پیش و وده

گر آرام و صمم بیکنم بی اعتبار

دیگر که در گزیت لوگران باشد ویر که هر که نایب کاری وادین منصوب کند

کار سترگ در درگاه فرمودن از علقا پیدا است. کار بزرگان بخوردان و کار خوردان

بزرگان باید فرمود که بزرگان را کار خود شک کند و خوردان را نومید کار بر

باشد. غل تمام در انتقام سرکار روی دهد.

۱۱- چند امور بسلسله حکومت

در تشکیل محکم بهر شاه را در قید خاص فرمودند تعینات و عنایات نمودند. روز

رفتارشاد شد که اگر چه بنابر ضرورت و ادعای گوش افغان قوم زمان شمارا ده چند

سال در قید و شستم. اما دعاست قوی سلطنت همین است که تخت و جوه دعست به سب

مشروط بحسب بود. انشاء بقدرت بیانی ششم. همین طور خواهد شد. بنابر همین میوه

رنگی خود میسر دست بهشت لیکن را حاکمان شاکردیم. احکام را بکار که حاصل خان طاه

الملک زور و ولایت به دعوات و دست بحسب تجربیه قوامش مطابق واقع شده. در آن

مقام است که بعد ازین سلطنت که قاطع عمر تاک ریح و تاک اوق است و در ملق

در چنان حال و قیام شده است. باید که پادشاهی بخیری متکلف مدوم لغیری که کلانش

بر نامده و تاجش بر خده باشد. بی حاض اشخاص بینهاده شده. بی که قریب به عرق

باشد و بی برتی اینجهه عقلی که بیرون باشد. ملق خود آورد. این بر سعادت

حمیده و دعاست پهلویه در و شاد داشت میشود. اگر چه وزیر بی حق که در ملق پیش

آمده است و سید امیر صاحب خوانم فرستاد لیکن چه فائده که چهار رکن سلطنت

جفی و در اردبیل و گز است بخوره. حال خود بخوبی کند شست که کاری کند و در خود بی

حال بنده است و بی خواهد که بی ایمنه کار بروی خود بود. لیکن همان کاه و هم طب

ست که نامده را بی حق نایل نشود به چند امر اسافل بدن قوت باشد یا حرو کار

تعصب و تحمل بی بسا و روان میکشد. این مقام هم همین صورت

است. به چند که از صحرای گردی و دامن نورانی مغان را روان فرخت شاعر از و پدر

بزار آوردی غنی حیات مستعد دارد. لیکن بعد از داری قیصریه و دانشا سیل این فرزند

نامقدور ان بخیری که برائی دارد و دارد که غیری خود طب خواهند نمود. به حال

نومید بحسب پیری گفت میشود که تقدیر خود پیش که در بدن بر دارد. و تقدیر شیرین

بر پیش که فروز برند. عاین شجاعت غیر غم مقام بود که شهری اصفاد رکن فرزند نیست

حق برادر عزیز است. و حصه بیکی نیست از فرزند و فرزند. حق بکانت برادر برادر در

کمال اعتدال و اراد. آئین یارب العالمین.

۱۲- تقاره زدن ضابطه پادشاهان است

از واقع کامل عرض رسید که پادشاهان ده معظم در وقت دعاست امر نمودند که چهار

مجلس بزنند.

شرح و دستخام مده الملک به. مهمان حسب حکم میسر که بیانی چهار مجلس چهار

مجلس بزنند. اما دعاست تقاره زدن ضابطه پادشاهان است. اگر خود بخوبی واد خواهد

شد. اضطراب چرا؟

۱۳- محمد معظم در جامع مسجد کامل

روشت به کاره صوب کامل عرض رسید که پادشاهان ده معظم به در شاد در مسجد جامع

(د) در نقشه N که فرض از مجلس حضانته زدن دعاست پادشاهی است.

نکات کشیده نمودی سخی بجای آورده - بر فرد عرضی و سخنانی که در واقع از ترس و جبن که
سخی آنقدر است، این مقدمه باید نیست - بلکه این سخن از باطن اندکی خوف باید
داشت - امری که مخصوص خلعت است، چگونه اقدام بان توان کرد؟ اعلی حضرت صحت
مریت در کار پیران سپید نمود تا کار بجای رسیده - در سخنان حاشیه - تا آنرا
خدمت تبحر و صدی کم (که) اصدا و مطلق چیزی - نه مقدمه نوشت - عمر خان با خبر دیگر
تجویز نماید - جایگزین واقع نگار و سوان نگار با تمام تفسیر نماید - کسی منصب از آن نشد -
تسکند نگار خواهد آمد - سرکاره باز زود تحقیق کرده حقیقت را بگوید - اگر واقعی است از
صوبه داری تفسیر کرده بگوید باید طبعیست -

۱۳- از نوشته تا نظر محمد معظم ببادر شاه

از نوشته تا نظر محمد معظم ببادر شاه عرض رسیده که در وقت بر آمدن از چکله مرسته در
گوش دارد و نیامده چیزی با حق فرموده که غلام آگاه نشد - چهار کرده از منزل بر آمده
بود که میان دو بل مست جنگ واقع شد - خود را در سپاه و سواران شاه شده ملاحظه جنگ
نمودند - بعد از بیابان برد شیر اید کرده روانه شدند - لیکن درین جنگ استیلا کردیم از
بر دو بل با حق تصدیق و باغی ملتفت نشد -

فرد به سخنان رسیده که عرض در آن ترس جان بود که اتفاق مقدر بود - و با حق که از او
فیل ضرری بجای رسیده شمت طبع که غمی و اطمینان نگارده - حضور رسیده - میر بخشی و صدی
تا نظر کم کند و جایگزین تفسیر نماید - و عمده الملک در دارالامپار در موضع قرار
حسب حکم بشه دادن بویسد که جنگ بل مخصوص پادشاهان است - این آرد و پای
داخل حاصل با شش زود خواهد رسید - هرگاه وقت آید و در غیب باشد خواهد شد -
زنی را چیزی که خراب میکند طلب پیش از قسمت و پیش از وقت است - در آنچه احتیاج و
خود را که در چه ساست؟

۱۵- از واقع صوبه کامل عرض رسید

از واقع صوبه کامل عرض رسید که محمد معظم ببادر شاه روز دوشنبه چاکلی لعیله زیر
سند چوهره که در دوشنبه زمین بقدر یک گز واقع دارد، در دست کرده بر آن نشست و دوشنبه
میکند - فرد به سخنان رسید که

شعر
بوس کار بر نی
در همه کار لطف حق
تکلی بر پای بزرگان توان زد بگذارد
هر اسباب بزرگی همه آماده کن

جب که قید چند ساله در غایت پندار آن آمده کبر و حق را اصلاح نیورده - در گذرد
شده رفت از سر و پا بر خیزد و ده جوده را بشکند - هر دو وقتی رسد که ایشان رویان
نباشند صبر کنند تا دوشنبه نموده موجب حکم بپوش آرد - جز با کافور بپوش - اعلی
حضرت فردوس مریت آنقدر تسلط و تعالی پنهان کرده که در پیش مونس که معکوس گردید -

۱۶- عرض حمیده بانو از صوبه ملتان

حمیده بانو محترم محل محمد معظم ببادر شاه از صوبه ملتان عرض کرده بود که اکثر وقایع
در وقت شب در خلوت خاص که است الحجب عریف میراند، قلعه در بیاض مرده
است - راه او با ضابط نیست که محمدا را با نیاب او در آن وقت حاضر باشد - از وقت
رحبت به این بیخیه داشته (فرموده) و داخل انکار دیگر بم (نموده) که هرگاه
قلعه را باطل کند در آن مکان بی بی نیند با شرف اقبال بایب این ضابط حاضر باشد -
حقیقت اینست - درین باب هیچ فکر شود؟ در سخنان رسیده که هرگاه در شب خلوت
خاص توان رفت شمع قلعه در دست "بر حان آید و اصدا و مطلق قلعه از راه درون
نایب گذاشت - و تا نظر فکر رفت که در میان راه گاه ضرورت شد قلعه را حاکم کند که بقدر
و احتیاج ضروری در پیش ایشان باشد - بعد از آن تا نظر بر سر خود بگذارد - و بفرمانه مجلس

خداوند که چنانچه در دهشت آگاهی شده که اقدام باین جزا می شود. این در
جزای زلفت. دوری باغ حیدر است

این سوی و این میدان
ای تا هم چو خان

۱- محاصره قلعه پری

قلعه پری چهار ده در محاصره بود. بعد از آن برسات نزدیک رسید. در آنجا چنان
مقرر بود که هرگز پادشاه بغیر از حرکت نمی شد. بنابر آن در فکر شکویش عظیم بفرستید.
شیخ سعد الله خان معرفت عمر خان عرض کرد که در یک روز صبح می شود اگر پادشاه را
عاجیه باخوش نشود. حکم شد امروز خبر که در جواب ده خود شد. خبر در معلوم شد
که پادشاه را در تکلیف باطلت در باب مصداق در ده و شش خود بعضی افرات قلعه در
برگرم بغیر از آن صبح مقرر کرده است. فرمودند کار بخت کند که هیچ در حکم بده که بقی
ناصر بر قلعه بیست ده شود. چنانچه موافق حکم کار بخت شد. فرمودند که در ده و شش روز به شود
عاجیه فرمودند که در خاطر داشت ثامن دست و حرکت صبح چنان صورت دارد. در
بگیری هم صورت میگیرد. بعضی رسیدند که در هر چه کار بر کار و با خود رفتی است.
فرمودند که در ده و شش خود شد. عرض کرد که در ده و شش خود شد. در ده و شش خود
زاده شوند. در عرض کردند که آن بعضی واسطه صبح نیست. فرمودند شیخ سعد الله
عرض کردند که بابت حکم شود. چنانچه شیخ سعد الله حاضر نبود. بموجب خان فرمودند که
شیخ سعد الله که حکم برساند که در ده و شش خود شد. بنام و در بگیری بقی بر قلعه قایم
شد و بوقت شیخ نرفتند. عظمی شد در آن بیومانی و بکسی عرض کردند که باید که باطلت
تو به پادشاه بچاک کنیم که این پادشاه مصداق شد. پادشاه فرمودند که بی کلمات
پای بر نمی شد. پادشاه را از نظر افرات میبرد. شیخ سعد الله بنگار برود و شمار صوا
اخذ آید مقرر کردید. حکم شد که سیادت خان دادند گزار پادشاه را بهر سردار
امروز رفت سر آری شکر در سپاهان فرود آمد و در ده و شش رفتند. و خود پادشاه در ده و شش

انزلیت برخواستند. اعظم شد و در ده و شش خود شد. بعد از آنکه آمدن نمود. و
عرض کرد که در ده و شش خود شد. حکم شد که در ده و شش خود شد. و
مقدم فرمودند عرض کنند. سعد الله در عرض خود دادند. و در ده و شش خود شد.
دارند گزار پادشاه را بهر سردار دادند. و در ده و شش خود شد. و در ده و شش خود شد.
مومنت موم صاحب نمیدهند. حکم شد که در ده و شش خود شد. و در ده و شش خود شد.
که در ده و شش خود شد. و در ده و شش خود شد. و در ده و شش خود شد.
تاریخ و وقت نقلی که در ده و شش خود شد. و در ده و شش خود شد. و در ده و شش خود شد.
عمل نمودند. بنام و در ده و شش خود شد. و در ده و شش خود شد. و در ده و شش خود شد.

۱۸- مکتوب شتراره محمد اعظم بنام عزت الله خان

پادشاه در ده و شش خود شد. و در ده و شش خود شد. و در ده و شش خود شد.
بعضی قدر رسد. بعضی منصب سر پستی دارد و در چایر نظام که در ده و شش خود شد.
قد و شش خود شد. و در ده و شش خود شد. و در ده و شش خود شد.
و در ده و شش خود شد. و در ده و شش خود شد. و در ده و شش خود شد.

شتراره که در ده و شش خود شد. و در ده و شش خود شد. و در ده و شش خود شد.
تعارف دارد و بدوست. و در ده و شش خود شد. و در ده و شش خود شد. و در ده و شش خود شد.
کسی بکشت کسی بکشتی شود. و در ده و شش خود شد. و در ده و شش خود شد. و در ده و شش خود شد.
سر سرحد زاده. و در ده و شش خود شد. و در ده و شش خود شد. و در ده و شش خود شد.
معروض دارد. و در ده و شش خود شد. و در ده و شش خود شد. و در ده و شش خود شد.

۸ N. 18 - همراه گزار پادشاه را بهر سردار دادند. و در ده و شش خود شد.

۸ N. 19 - که این می شود. این می شود. و در ده و شش خود شد. و در ده و شش خود شد.
فرمودند که در ده و شش خود شد. و در ده و شش خود شد. و در ده و شش خود شد.

۱۹- مردی در خود گفنی است نه که در تهور و بیکی

از وقایع فوج محمد اعظم شاه عرض رسید که بی حدیث بری دین عهد پرانا به طرف
سوار چال میروند. هر چند با تهور محمد را منع میدادند بگفته آمد متوجه نیگروند. و سپس
خود از نوشته با تهور محمد را تم بفرستید. و سخنان غیب از آن فرزند که صحبت با پادشاه
نکردند. از احتیاط و دور بینی پادشاه محمد دور کردند. انحراف بود از صحنه نظر نیاوردند. و از
آیه ولا تقوا لایه کم انی اتقوا که سره نیافتد. شعر

مریکه زیگ است درین بوستان مرا
گل را خیال چگل شباهت میکند
خون میچکد زخم لایان زنده اش
بکلی که بیحافظ پرواز میکند
از صحبت بیکان نشود طینت بد نیک
پادام هکان خج میرون با شکر آید
مردی در تهور و بیکی نیست بلکه در خود گفنی است.

کمال مردی و مرداکی است خود گفنی
بدست کسی را که این کمان حکم

۲۰- مزایای بد سلوکی

بسرور خان با تهور از بی محمد اعظم شاه عرض رسید که پادشاه در تهور شب محمد
به سلوکی گرداند چنانچه در باغ پادشاهی نموده. و مردی میروند. محمد را چون چندی فرستاد
منع سواری نمود. چنانچه نظام آهسته بغیر امر سواری پادشاه بازده را موقوف کرد. ایشان
محمد را از مجلس بیرون کردند. و سخنان شد که منصبداران حقیقت و خواجده کلیس. و من
خود در راه نود شش شده باغ سواری و دیوان شدند تا هم حضور برسد. و روز دوم که این
پادشاه بازده رسید عرض داشت معرفت داده و دیگر خواجده. و خواجده هو برای بهار خواست
کردند. و رضایانه بمر با تهور محمد را فرستادند. عرض بد سخنان خاص رسید که تغییر حال را

موقوف کرد. بفرستید. لیکن اگر تصور بمال هم نشود پادشاه حرکت باین طور امور باقی میماند. تصور
این جریده و تهور پادشاه از تهوری آن فرزند تا نهایت بین چنانچه بکسی بی حکمت. و اهل فزاد
نموده میماند.

۲۱- معاوضه نقصان

از روی سوانح احمد پادشاه صوبه دربی محمد اعظم شاه عرض رسید که چنانچه دایه با سرور
غلام در چهل کروی احمد آید و در شاهزاده سورت سواران را آواران نمود. این حقیقت
بشاه جایزه از روی اخبار معلوم شد. فرمودند که در فوایدی است خاص منتضدی سورت
بود. و ملاکدی نیست.

بر فرود سوانح و سخنان شد. و پادشاه از اصل مصعب کم و موجب اظهار ترحم و زنده از
وکیل ایشان گیرند. مگر غیر پادشاه در سبب و بعد تحقیق حکم شد. برای پادشاه در سز
عدم تحقیق است. زنی پادشاه را در کی که خود را کمتر از امانت خان بداند. هرگاه در عادت
حیات و دینی را داشت ملک داشته باشد پس در در حیات (۵) دانت خان را شریک میراث
(نه) گردانند؟

بیت

دردی که با دوا نشد آزار طلاق نیست
آزار که حل نیست هیچ احتیاج نیست

۲۲- عرض اعظم شاه در عدالت

محمد اعظم شاه در عدالت برای مطلبی عرض میکردند. چون جواب موافق دهان یافتند
بدان شاه قدم پیش گذاشتند که قدر که پای ایشان برسد آمدند. حضرت کدر شده پرده
عدالت انداخته برخاستند و حکم منع بفرمودند. کسی دیگر را عدالت شفاعت ننمود. شاه سیمانه
عرض کرد که قدم پیش گذاشتن پادشاه را از ادراک حرمت نبود بلکه زاده فطرت بود. من
غنی و اصیل و عجمه علی الله. و در پایان آید و سخنان شد.

از سائل نجات عمری را
از حد خود کسی که قدم چو گزاشت

۲۳- طراوت رنگ زیبای محمد اعظم

محمد اعظم شاه ازین راه که سبک حراجه و زبان بودند جناب مقدس را بمجلس کائنات که خدمت دین خاص میکرد منصوب کرده بودند - این خبر بمجلس مبارک رسید و روزی جمعی در آن خاص چاروب میکرد - بطرف عظم شاه متوجه فرمودند که چرا این خاکروب چهار پیر ادا - عرض کردند که یک پیر دارد - تخم فلفل است - ارشاد شد فلفل میگویند - من اینقدر خبر دهم که زین یک پیر روایت هم رفت است - ارشاد این فلفل عظم شاه را فمیده نهایت اعتدال کشیده و پیش مشوره خود زینت اقتضای حکم کرده اند که حضرت امضا رعایت و حرمت داده صاحب من کردند که چه من بعد خاکروب را قرار دادند - فرمود ای بابا! امضا رعایت و حرمت اعلی حضرت نموده که پیر او بعد کائنات مقرر کردند -

۲۴- عرض صوبه دار احمد آباد

زوقایع میری محمد اعظم شاه که صوبه دار احمد آباد بودند (عرض رسید و ایشان هم) عرض نمودند که بسبب طوس دار که دلی تپ ریخ بوده و دود که زیاد بود است که با سبب به طرف شده و ثابت بحدیست که طاقت حرف دادن ندارد - امیدوار است که زین صوبه طلب حضور شود که به صورت حد و حدت قدوس جان تا کان کار سازد - شرح و تفصیل حاکم عقلی در بعد حال نگارین آن شریعت افکار بود - در چنین حالتی خلعت حرکت و آمدن خالی از پیروی نیست - بیت

بالا تر از وصال بشود خیال را

شکر خدا که دیده ما ناپس نیست

این بر صمیم و این بجزه تحفه میرزا و در سری بعد در مجلس است لیکن حق را شایسته

شعر

در مشرب چینی که میبای رحل اند
بر رنجش چنانی که لطف بخت
با حوصله دود عاریم و گرنه
بر دود که روزی شود از قیام دروشت

کائنات با ششم صوم بخت می آید بیگوئی که بهیچ دل که عزیز و نگاه داشت
ست جهان و هر چه در دست و گذاشتنی ست چه بیش بدین و دامن دل خود را که
گذاشتنی ست - و زمین و زمان گذاشتنی ست -

ترا خاک خاک زده هر چه را به افزای
بفرست سزایت انگلی که بر فراشتنی ست

۲۵- به سلسله شهنشاه کام بخش

ارنوشته نامرود قاضی مکرر میرزا بدشاهزاده محمد کام بخش عرض رسید که بعد از فتح قندهار
جناب خان نعت جنگ در باب کوچ و مقام باقیه در آن نعت زیاده و حقه مراد سوار تقیم در
طرف بود بدشاهزاده عرض کردند ایشان در حقیقت پیش آمده فرمودند که من تقیر
دارم مگر گاه خوابم نمی آید - تا آنکه کار بنا خواستی رسید - خان مذکور ترک بخار و در کرده
در سربازی مجرای میبشود - تا آنکه او چند شتر نمی دلی قندهار و وقت او پیر که در آید خود
فرمود آمده بودند - چید برای طلب حاجت مذکور فرستادند - او در مدت تفصیل میبشود -
چهار چید بی درونی آمد - در سخن - کاره بی او نه - کردند که با کوه خود تدبیر رفتی و
همچون نمودن شایسته بود - و نیز از نوشته نام معلوم شد که این سخن واقعی است - خان
مذکور از باب تحریم بر طلب مرده آماده آمدن گرفت خود را در دست بندید سوار شده در
اندرون چلی میل سوار آمد و سرچرخه دوج تخت را بر غلوم میل کشید - ایشان که این حالت
دیدند خواستند که خود را به گل برار سازند - و او دست آمده بر او دست ایشان را گرفت بهر
آتش کشید و از چلی خان مسطور آورد - خان حیران اشاره کرد که بر چلی خود بنشاند -

چنانچه بعین طور چهار کوفه شده و شب و روز همراه او ولایت میباشند. در خیز او
سبزه زیدند. بعد معروض فرد به سکه مقدس رسیده. شعر

پرستار زاد چایچه پاک
اگرچه بود زاده شیراز

حضرت لوح علی بنیاد علیہ السلام به پیران خلف چه علاج کردند که من توانم کرد؟ خان
نحرت جنگ بیفر جنگ نیست. هر که در او به گوید ز بدان است. برای آوردن تن
نیکار و درفش ارشاد چه بود. خان نحرت جنگ هم باشد. بعد بعدد الفک خواله نهایه.
و فرمان بود و در پیچ و بر بنده که مراد سوار همراه داده روانه حضور نهایه. و خان نحرت
جنگ برای مخالفت ملک جدید ز قلعہ جندی نیره برود. به گاه فراس صادر شود خواهد آمد.
در حاشیه عرضی دستخدا شد که برای هر که مشتاق آید بدو کلمه دشمنی ثابت و متحقق
ست. بدوست خود که ذکر خوب یکی از آنجمده ست که انبیا و کلمات چرا بر هم دیده
زد؟ خصوص نسبت قریب که پیر خال است و رعایت ملامت لازم.

(در لفظ N عبارت ذیل نایه است)

در حاشیه نوشته بود. کلام الاطون حباب که ثلاث من شرک فی معک و فی عک و
فی عک. دوستان تو سه نفرند. هر که شریک ملک تو باشد و هر که شریک محنت تو باشد و هر که
شریک سفر تو باشد.

۳۹- به سلسله پیدار بخت

از نوشته ناصر همراه پیدار بخت بهادر بعرض رسید که برای فتح قلعہ سنبل قلعہ راجه رام
جانب سابق قید پیدار داشتند. ای چنان معلوم شد که پیغام روانی داد و دادند و هر دو
برادر خود ده از قلعہ بهر میروند. فرد به سکه رسید که مضایق ندارد. دختر دادن هم
علامت انقیاد است. اول قلعہ بیرون میروند. از ملک بدو شایکی نخواهد رفت؟ لیکن. شعر

چه مرادی بود که زنی کم شود
مصلح زنان بدتر از زن بود

تربیت کردند تا قلعہ بهادرانه باشد. شده مایه و مسجده محبت آمده و خود
بیش کار بهادر سایدند. شوق حال که توپ مرص است برای حاکم و لشکر و اس
است. یکمال جاگیر نصف و منصب نصیر.

۴۰- درباره شمس القسام

از نوشته ناصر همراه پیدار بخت بهادر بعرض رسید که شاه راده بیست با شمس القسام دختر
میر خان کمال محبت و محبت داشتند. در پیچ و بر خلاف طریقه اکثر خانوشی میفرمود.
چنانچه بخود فرمودند که دختر پانی را میرسد که با سلاطین بن برادر داشت باشد. چنانچه
شمس القسام در جواب گفت. اگر خواهند مرا نکشند دیگر با شرف میبرم. شاه ارشاد
روزی پاشا بزاده حرف نمیزند. فرد عرضی دستخدا شد. شعر

مخ دم مرغ من با گل نواخت گفت
تا ز کم کن که درین بلغ نمی چون تو گفت
گل بخندید که از راست زخم دل
چو عاشق سخن سخع معشوق گفت

بدر ایام و ضحی پاک در ایام جوانی که با سلاطین چون معشوقان شادمانی روانی
توبه. ملائمه در آن ایام این تعلقی با همی که نسبت بخود داشت هم سیده بود.
آیات محبت و ایمان به سایدند. و گفتی در آن کمر دلم. دیگر آنکه با سادت غله پانی
گفتن محبت پانی نیست. کسی اگر سید را پانی بخواید است پانی نخواهد شد. اگر از نوشته
مخلد و ناصر صادقان سیده شود. لغت. جنگ علقه گرفتار خواهد شد. جزا و
کافرا بملعون.

۴۱- قصد نحرت جنگ

و القادر خان سوار نحرت جنگ در وقتی که از فتح جندی شده چهار کوفه رودی رودی معنی در
پیدا. رسیده بود. میرزا خان کونان بعرض رسید که قریل در باب سید مخلدان که

بنونت نامردار صالحت سهار کس تره نمود و نگاه او تاخت و تاراج کرد - برادر رادو
چنانی بر زنده گرفت بشف اسماع در آورد - و ذوالفقار خان صادر نصرت جنگ - برای
حمید و صاحبان و بی مسافر این راه میبرد نمود - تجویز اضافی برای برادر کرد تجویز نامه
بکنور در داک فرستاد که اصل و اضافی برادر کلان - جغتهدی است بزاری شود - و
برادر خود که جغتهدی است بهبهی کرد -

بر فرزد و سخفا شد که "فرس" چه باشد؟ سادات شیخ السعدت همین معنی دارند که در
اعانت دین چنین چه خود حضرت سید لعلین زبان کوشش نمایند - برای برادر دو
طعنت از قضا شکایت خاص بود و تجویز نامه صادره برادر به دست (کر ز برادر)
فرستاد - و همه الملک حسب القلم حسین و آفرین قزاقان نوشته ارسال دارد - بر عرضی
و سخفا شد که تجویز اضافی از آن خانه صادر چهان ببار بپوش شد - عدم استقامت ارباب
سیف از سرداران حبیب است که شود - لیکن قبیل اضافی یکدفعه مشکل - محبت با سادات
ربیع لدر جات جرد و اینچنین است بلکه عین عرفان - و دعاوت چنین فرقه مستوجب دخول
نیزان و سخط حضرت رحمت - لیکن کاری باید کرد که باعث عالت دنیا و موجب
شکافت عجبی گردد - ارضه عنان با سادت باید بهر خیم العاقبتی است یعنی به انجائی -
اوین راه که این معنی باشد که تره و ترقی یافت و باغی دیگری رده از جوده صواب و خوف
در رده - مقرر باشد داشته و بحث بکنی بکنر داند - اگر به متاخر کند و کاری مشکل پیشود -
و اگر بتدارک رسد و آخرت پای در گلی میگرد -

۳۳ - درباره غازی الدین خان

غازی الدین خان صادر نیرو جنگ که میر شهاب الدین نام داشت - در اول که در
ولایت آمده پدرش - به خان در دارالحکومت در انشای سواری زیورت حضرت قطب
از انقلاب حضرت میرزا خان بخشی مامورت کتابیده - بمصعب - سیدی مرزا شد -
بعد از آنکه با میرزا فتنه فکایک از قزاقان برای گرفتن خبر میرزا که در میان راجه‌ها
رفته بود - راضی نباشد - میر شهاب الدین عرض کرد که قلم را قبول است - اور

شکفت و اضافی دو صدی داده فرستاد - در چهارم در حرم سیدان او پنج کیلومتر گردشکر
رسید - و او هم عرضی کرد که خلاصه فایده واقعی گرفته شده است - در علم دخل شدن
در لشکر بشود که ضرر ندارد -

بر فرزد عرضی و سخفا شد - مصرع

چون لعل بر که خون بگر خورد و صبر کرد
زیب کلاه لعل اقبال میبرد

البته کمال در دنگ در آهن لشکر بد -

۳۴ - سزای قطع الطریق

ذوق فتنه خان نیرو جنگ برض رسید که همه مایل بای راجعت طاع الطریق بر سر
ایمان بخت - رسانیدند - شرح سخفا خاص مدتی ملک دارا مامور بخش نیرو جنگ بی
زنگ بوسید که بر قتل که عبارت از آدم بختی است بهر از جهت شرعی قدام نمود
وای بر آن رده که در دست بهر رسد و بیت قبول دهند - این تحریف را بغیر از حکم تعارض چه
چاره که ترحم در حدود ممتنع فعل کلام الله است؟
و لایق نامه تم بکار افتاد بی دین الله -

۳۵ - غازی الدین خان و بزرگان ایشان

ار وقایع غازی الدین خان صادر نیرو جنگ برض رسید که خان مذکور در حکایت که
با طرفه میبوید مقرر کرده که حسب ادرشاد کرامت بنیاد بویزند - و سخفا شد که
مضایق دارد - بزرگان ایشان در پیش و خفاه نشین بودند - فقط حسب ادرشاد را
قبول کردیم - بخت بزاری کرامت میبوید - مقرر کردیم که من بعد ماری که در
مشن محوس با عهد جدید عرض قبول رسد - بعد از آن - این تجویز غازی الدین خان
رسید عرض داشت نمود که انبیب من انبیب کمن مادیب - و مکتوب انتظیر
نقد محلی الله عن انتقبس و احسن - بر عرض داشت و سخفا شد - من غلی و صبح غایب علی
الله و من عاصم انتقبس الله منه - ترجمه این است که هر که عفو و مکتوب با صحت آورد پس

۳۹- امور و نیار پاندهب چه نسبت

محمد امین خاں که در اوقات آهه، بقدر آنکه پدرش در وقت فتح بلخ، حضرت
عالمیه عقیدت داشت و نیکو خدمتی نموده، منصب پاندهبی سرفروزی داشت - و بمرد
ایم در تردرات پاندهب علم عاقبت و شوم و آلودن کسی از ستاره و غیره و آلودن رسد از
طرف آهه در وقت در بر سرچال محل حسین و قرین شده - بد فطرت اشاعت یافت
آهه باری دوم در بر سر منصب و صاحب نوبت شده - برین راه که بگویند که خان مذکور
چندگاه در بیرون باشد و نوبت نوازده علم شده که در وی سماع معصوم شده که خواندن بنگاله از
نزد مورد شده - شادمان در غیبت بنیاد مقام شده - و بی طاعت ارتدادت ستمانی شود - و
نوبت که طاعت شده مظهر سوره - بعد کاتی که پوشیده بودند طاعت کرده رخت
کردند - بعد مراجعت و آلودن ترانه و جنگ کردن بمهرانی بیبیا و فقیان شدن - و در
سرکار سلامت رسانید - اسب پادشاه و خنجر باطلی و شجاعت خاص پوشیده خود بدولت
طاعت کردند - و فتنه فتنه متواتر مشاهده نمود عرضی معرفت محرم خان از نظر
مهاجر گذرید که نظر بر عبودیت و قدم خدمت که در خانم در فتح کرد - این فتنوی
میدوار عنایت بود - اراده نکلت آهه و وقت اصدا جرات بعرض مطالب خود درین
خدمت نموده متکلفی آهه بر عرضی کرده است - نقل عرضی به مرشد عالم و عاقلین
سلامت برود خدمت بخشی بازنایان بد مذنب دایم مفت مقرر است - اگر یک
بخشگیری باین قدیم الخدمت مرست شود، غایت عقیدت دین و امتزاج کار آهه و همین
خواهد بود - آینه ایله اندین ستمنا استخوانده ای و دهم کم ادبیه -

بر فرضی در حلقه شده که آنچه از قدم خدمت خود نوشتین واقع است - بقدر مقدور
قدردانی بکنی - و آنچه از بد مذنب اینان نوشته مورد نیاز بد مذنب چه نسبت؟
(زاده آهه ۱۰) بن شیوه ست -

من آنچه شرط ملاقت است ؟ تو بگویم
تو خواه از ستم چه گیر و خواه طالع

کارهای نیت را بصاحب چه وصل؟

نام - بلکه دینی - از همین قاعده مقرر میبوی بایست که جمیع راجب و تبعه ستم
متاصل بیکدیگر - اختیار تحیر قادیان زاده عفا مذموم است - استدعای یک بخشگیری
که نموده اند احساس آنقدری بواقع بود که مصیب راجب این خدمت دارند - سپس که
جامع ست (آهه) که بمحمد قزاقی که بر دران ستمی بر رگان آهه یعنی
ستینان "فندوی بمحتویان و لا تقوا لکم الی التلبکة - یعنی میباید خود را
در ستمی خود ارباب گشت - در همین گیر و دار در ستم مصیوب نمیدانند - اگر در آلودن
کسی این حالت رود بدین مقایله خدارو - لیکن در میان کارزار سخت مشکل است - اگر
میدانند - بر همین تصور این صورت واقع شود و یک لحظه مقدم و حکایت با محام
برسد - اگر درین امر مجرب و آزموده انگاری داشت باشد معصل معروض دارد - و بمحمد
ایرانی خواه دایمت را خواه بدوستان ز که بکس مرکب مشهور اند بعد مرطه ازین
حرکت دور اند -

شم

انصاف بده که بجل آن مردم دشت
بهر ز هزار محل ردها سرشت
یک محل کلمات است یک فکر را
در چشم محرم زدن زاله غشست

۴۰- استغناء حمید الدین خان

دار علی بیک از دانی بر کاره عرضی نمود که حمید الدین خان بمادر و محمد مراد قبل گفتگو
نموده - محمد مراد گفت - ای مراد که تو هم چسید و من هم چسید - ازین راه حمید الدین
خان استغناء منصب کرده را بدو مده خان میر بخشی فرقه استغناء فرستاد - شرف و سخنی
مکرم مراد گفتن و ششم نبود تقصیر ست یعنی مراد خود - ارادب و یا محام مراد کلان
نمیستند - شاید خان بمادر را از چیل گفتن شک آهه باشد -

شعر

میدود پرده خنود چشم از پرده او
 بر که باکم زخودی دست و گشایان گرد
 بر سنگ خار زد مگر آید خوش
 بر عالی که بحث باقص میار کرد

۳۱- شاه نواز خان

سای دو میرا صد بدین محمد خان صفوی که آخرت با محب شهنشاه سرفراز
 شده بود. محب در حق بکار محب بر حرف شد. چش زار ویت با پای مقرر فرمود و داند.
 بعد از یک سال حقوق پریشان میرزا سلطان معقول که در تنگ و آشوب نهایت شقاوت
 نموده بود. چنانچه در آن عظمت میان مشتعل بر طلب با خلعت ماض بدست گز
 داران فرستادند. خان مذکور فرار از حرکت پیوسته و خلعت را پوشیده آداب بجا آورده
 عرض کرد که بسبب اختلاف حال که از حدی بی منصب بوده قادر بر نگاه داشتن جمیع نیست که
 تواند بکنور برسد. انظار قاطع بنگاه دارد.
 شرح و تحک

شعر

بوی گل و باد محری بر سر راه اند
 مگر میروی از خود پی ازین قافله نیست
 فرود که اسباب گرگزدی دل را
 چنان عطفه زنجیر زبم قاطع نیست
 در خانه صورت عذرا و در حقیقت سستی در غمی. با حق سکت حق بدست تدانرا
 را دلواپد.

۳۲- میرزا حسن

۳۳- میرزا حسن که در حقیقت بود. حکم شد که موسوی خان عرف میرزا حسن

عدلت را در خور بود و در عرض مطلب هرگز نمیداد و در نهایت پریشانی میباشد. تا او
 عرض حال نمود. تا قیام نخواهد بود. با یک کلام رسیده در جواب عرض آورد و در
 نظر نگذاشت. چنانچه بعد از پنج روز موسوی خان عرض نمود. عطف به حق حق معقول.

شعر

در طلب با پنهان است پروانه ایم
 سوختن از عرض مطلب بخش من آسانتر است
 شد از فرود تلاقی زبان عرض خاموش
 مرا به خطا این صوابها انداخت
 از موج فیض بحر کرم را قرار نیست
 اهل سوال پیورده ابرام میکند
 بدست خداوند رسید که در واقع راست نوشت.

شعر

تذنی بیکشاید بندهای سخت
 در قفس طوطی زلفه سفلوی خود است
 لیکن

۳۴- مریدی در پی اصلاح خوبی خویش نیست
 هر کرا دیکم در آرایش خوبی خود است
 بموجب حدیث اسلافان نقل اند. هرگاه سلطان عمر با نوکران خود اقامت مطلب او
 کند او خوب بدین خوبی بد. از اختلاف بعید است که نکات حق او نشود.

۳۳- اجرت بلا خدمت

تخلص خان در باب سلطان محمود که: "نجاتی سادت مشد مقدس بود و نهایت پریشانی
 حال داشت و خانه مذکور را بپسیده مذکور مشتاق و تمام بود. عرض برای اضافی یک نصف
 طلب خنود و نصف دیگر باشد نمود.

و حفظ شد - من عمل صالحاً تلقفیه - ومن اسماء فعلیهما - از صلاح و تقوی میگذرد
اطلاع قمار است - لیکن استوری متعبد نیست متاخر را باید که وجو اجرا دهون خدمت
جائز ندارد که غیر و صلاح است -

گرچه با انگشت پا نتوان مگره را باز کرد
عقد های روزی از سستی قدم را میشود

۴۴۔ یہ سلسلہ میر حبیب اللہ جون پوری

از دقایق پیمانی و اعلیٰ بغرض رسید که میر حبیب الله جو پندری که خدمت لایق
 جریه داشت، مبلغ مائیل هزار روپیه سالکام از همین اماں بادشاهی تعریف نمود - خود هم
 قرار داد - حمایت الله در پیمانی شده - اولاد شریفه نصیب از او که را و دوس
 کنند - و میداد که بدینگونه که چنانی ارم از مال اناجیج هزارم - بر او دقایق، تحفه شد که در
 وصول شده - باز سعی جادایه کرد - اهل ازین اوسان بر پند و کمر بغرض رسید بود که میر
 مسطور هر چه بهم میرساند بود بابت اعتقاد و مصداق خیر صرف میکنند - برگاه اهل ازین
 عاصی غرق معنی نیم - بیهوش و محض خیر رسید - شد - اما و بیچاره است - عود الله
 من شرور النفسا -

۴۵۔ اثنا عشر لطیفہ

از اسرار پوری عرف بر م پوری کہ در باد جنای اشیائی منہ چل و دو برای فتح
تغیبات اشیائی کوچ فرمودند۔ عظم شد کہ برادر کائنات کے حقیقی و دہیم بود و طر متعجب
از رطلہ دران و غیرہ بنیاد بر کشتیوں سطر مبارکہ گزارند۔ حال مذکور عرض
رسانند کہ اگرچہ بزمیست۔ نیز کہ حلقہ مشرق کا حکم عظم شدہ است کہ مثل دو فرار در
مدرار جی۔ والا فر ۱۹۰۷ء ہم شد مضائقہ ندارد۔ عظم شدہ بنام بیدیل عرض
مخدوم۔

ساعات زمان و برج المذاک مکر
روز و شب و آسمان ہم اشع عشریت

محمد بن خان عرض کرد: بی محبت را ایستادند و در محکم شد. چه عرض
 دوازده چار، نه باشد؟ فرمودند که چار، نه، بل دو ده است. حکیم کرد گفتند که چار
 نه باشد؟ بکن دوازده باشد نیست مضاعف. رد. شایع در این دو ده چار و ده
 اند. نه باشد با عمل چار ده *

۴۶۔ تائیں باقیست راہ زندگی ہموار نیست

بعد از آنکه چادر حیر آورده و آنکس دارالعباد عرض کرد، که شوق بعضی قاصد حاصل
و اقبال بیژن و اول و کس عظیم مشتق شد — افعال صلاح دوست درین است که رایات
عیایت ستود، بنده را پیش نشان نگردد. — بر عیالین معلوم شود که کاری باقی نمانده
است. — بدخلقه عقیق رسیده، عجب از آن مانده زاهد بدان که بچنین عرض نموده —
و عرض کنند که بر مردم معلوم شود که کاری نمانده است حذف و قیاس است. — دومی و
حیات باقی است از خلل و کار خاصی نیست.

١٤

برادر من الی با دہری در کار نیست
تا نفس باقیست راہ زندگی ہموار نیست
شکل دل رسیدہ ہوائی وطن کند
خیم چمن بردشت کہ یاد از چمن کند

اگر حضرت اعلیٰ یونان، اراکالکاف و مشتق الکافات اختیار نیکراند و بیش در سر
میروند — کار باطنی نیکرید که درید — و اگر از راه پس ادب عرض نیکراند در قزو
قلد گیر باشت نیکراند — آنچه در حاضر قلعهها محتاج میباشند —

شعر

فرق عشق چه اندیش از غلظ دارد

سر گذشت چه پدانی درد سر دارد

نموده از مکن دیر چاکه بستیم بر دوش از حلقهات برداشتیم - و مردن را
بر خود آسان کرده ایم -

شعر

عقد و بستگی را اندک اندک باز کن

درد مرگ این رشته را یکبار غافل میگذرد

۳۷ - کوچ در ایام علالت

در وقتیکه از بیم پیری که از حضور تمام اسام پیری مقرر بود کوچ بری رفتن
قلعیات نمودند مقرر فرمودند که خواهد صحت باشد خواه اگر بخیر از مقام جده روز دیگر
مقام نخواهد شد چنانچه تا رسیدن بنویسند که آفت بر نفی ایشان رسید و در آثار سخت
شد یکبار شب و یکبار اسام - لیکن فیروز جده برگزیده مقام شد و در ایام آزار بر تخت
روان مرواز خلافت صحت که بر تخت روان شیشه سوار شده سواری مقرر نمودند -
بجسب اتفاق شب جسد بود که زانو را در خواص پور آفت رسید - همان وقت فرمودند که
قدرة کوچک - نه - محمد الدین خان ازین راه که حرمت بسیار داشت عرض نمود که خلاف
مقرری که در بر آمدن (ر) اسام پیری عزم شده بود بلی می آید - تخمین نموده فرمودند
که اگر قدری از علم متعلق اطلاع میداد این عرض نمیگردید - سخن در مقام غیر جسد بود -
فصل است که کوچت این که بعد از آن کوچ نشو - معلوم خلاف معترض معنی حاصل میشود -

۳۸ - ضرب العید ابانت المولی

بیر و خاندان در همه الملک دارا اسام در دار الحکومت ادبش را میشد خود ساخت
دست تقدی بر اسوال و یاموس مردم دراز کرده - کرد باهر این خود در بازار آمده
و کان بقاء شیرینی فروش و غیره و عبادت داده - و زمان نبود که برای غسل بر سر آری
بیر کشد کس خود گرفته او غنیمت و بی شری بماند - دردی و قح و سوار بر

مرد که از این همه سید و سکه شد که همه ملک چندی دیگر - مختلف شد - آن سکه یکبار
عرض میداد - چنانچه نام اسام - آنکه از دوش او بر سبب باهم این خود را
را در میرزا خاتر میگذشت - ادبش بود و نه سید - چنانچه بهر احوال و معنی
آسان داده ادبی را نشود و نه خود را - و در نوشته شده و شش مری که دیده اند - غیره
مردم یکبار - به شایع رسید - نگذاشتند نعمت مود را بر سر جان میرزا تقدیر بگویم نماید -
ماتل خان کوخان را فرستاد و با خود که در سالی خود را در قراش بیکر - که همه الملک
و در میرزا خاتر فرستاده و بر او قیاس بود - چنانچه در سندی یکبار در بعد از رفتن شرب
و ناموس حوا - آن خان را نمودند - و بعد از یکبار راستی و کمال و قح و سوار
میشود - ایست - حضور خاتر خود شد - این سبب تمام است ارف - برداشته -

بعد از مطالعه بر فرد و خط شد که همه الملک دارا اسام حسب القلم مقدس معنی چه
ماتل خان سید که آن اثر یکبار - آن صاحب را در کار - پس شر را در نقد برده قید
میداد - و کرده او را شربت رحمت است که چه دارد و ادبی انقدر توان آورد تا فکر رسیده
که چندین قراش یکبار برده - رعیت تمام او در نقد آورده پذیرش نگذاشته - و
ماتل خان جان خوب این جوان قراش میداد - این را که نسبت داشته گی دارد و
موصوف بصفت حسن است - رعایت و خدایه و دهانیه که در لیکن با فرد با خلف انصاف
نوی می می زند و حیدر اسام را چه عاقبت شد که دیگری بانه کرد - و صبح باده خاتر که
و دیت حقیق نه از باب اول - است - و بعد از دهانیه - در وقت و در راه و چون
با قیاض بداند که با نندار (m) آن سواری از عا که بر آمده فرود -

شعر

این غفلت (n) غفلت شیخانی چند

بدام کشیده شیر خانی چند

همه الملک با نوقت حسب نقد داشت بهر (n) سر مدخل خود که بران حائل خان

۱۹۴۱ در ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ - ۳۰ - ۳۱ - ۳۲ - ۳۳ - ۳۴ - ۳۵ - ۳۶ - ۳۷ - ۳۸ - ۳۹ - ۴۰ - ۴۱ - ۴۲ - ۴۳ - ۴۴ - ۴۵ - ۴۶ - ۴۷ - ۴۸ - ۴۹ - ۵۰ - ۵۱ - ۵۲ - ۵۳ - ۵۴ - ۵۵ - ۵۶ - ۵۷ - ۵۸ - ۵۹ - ۶۰ - ۶۱ - ۶۲ - ۶۳ - ۶۴ - ۶۵ - ۶۶ - ۶۷ - ۶۸ - ۶۹ - ۷۰ - ۷۱ - ۷۲ - ۷۳ - ۷۴ - ۷۵ - ۷۶ - ۷۷ - ۷۸ - ۷۹ - ۸۰ - ۸۱ - ۸۲ - ۸۳ - ۸۴ - ۸۵ - ۸۶ - ۸۷ - ۸۸ - ۸۹ - ۹۰ - ۹۱ - ۹۲ - ۹۳ - ۹۴ - ۹۵ - ۹۶ - ۹۷ - ۹۸ - ۹۹ - ۱۰۰ - ۱۰۱ - ۱۰۲ - ۱۰۳ - ۱۰۴ - ۱۰۵ - ۱۰۶ - ۱۰۷ - ۱۰۸ - ۱۰۹ - ۱۱۰ - ۱۱۱ - ۱۱۲ - ۱۱۳ - ۱۱۴ - ۱۱۵ - ۱۱۶ - ۱۱۷ - ۱۱۸ - ۱۱۹ - ۱۲۰ - ۱۲۱ - ۱۲۲ - ۱۲۳ - ۱۲۴ - ۱۲۵ - ۱۲۶ - ۱۲۷ - ۱۲۸ - ۱۲۹ - ۱۳۰ - ۱۳۱ - ۱۳۲ - ۱۳۳ - ۱۳۴ - ۱۳۵ - ۱۳۶ - ۱۳۷ - ۱۳۸ - ۱۳۹ - ۱۴۰ - ۱۴۱ - ۱۴۲ - ۱۴۳ - ۱۴۴ - ۱۴۵ - ۱۴۶ - ۱۴۷ - ۱۴۸ - ۱۴۹ - ۱۵۰ - ۱۵۱ - ۱۵۲ - ۱۵۳ - ۱۵۴ - ۱۵۵ - ۱۵۶ - ۱۵۷ - ۱۵۸ - ۱۵۹ - ۱۶۰ - ۱۶۱ - ۱۶۲ - ۱۶۳ - ۱۶۴ - ۱۶۵ - ۱۶۶ - ۱۶۷ - ۱۶۸ - ۱۶۹ - ۱۷۰ - ۱۷۱ - ۱۷۲ - ۱۷۳ - ۱۷۴ - ۱۷۵ - ۱۷۶ - ۱۷۷ - ۱۷۸ - ۱۷۹ - ۱۸۰ - ۱۸۱ - ۱۸۲ - ۱۸۳ - ۱۸۴ - ۱۸۵ - ۱۸۶ - ۱۸۷ - ۱۸۸ - ۱۸۹ - ۱۹۰ - ۱۹۱ - ۱۹۲ - ۱۹۳ - ۱۹۴ - ۱۹۵ - ۱۹۶ - ۱۹۷ - ۱۹۸ - ۱۹۹ - ۲۰۰ - ۲۰۱ - ۲۰۲ - ۲۰۳ - ۲۰۴ - ۲۰۵ - ۲۰۶ - ۲۰۷ - ۲۰۸ - ۲۰۹ - ۲۱۰ - ۲۱۱ - ۲۱۲ - ۲۱۳ - ۲۱۴ - ۲۱۵ - ۲۱۶ - ۲۱۷ - ۲۱۸ - ۲۱۹ - ۲۲۰ - ۲۲۱ - ۲۲۲ - ۲۲۳ - ۲۲۴ - ۲۲۵ - ۲۲۶ - ۲۲۷ - ۲۲۸ - ۲۲۹ - ۲۳۰ - ۲۳۱ - ۲۳۲ - ۲۳۳ - ۲۳۴ - ۲۳۵ - ۲۳۶ - ۲۳۷ - ۲۳۸ - ۲۳۹ - ۲۴۰ - ۲۴۱ - ۲۴۲ - ۲۴۳ - ۲۴۴ - ۲۴۵ - ۲۴۶ - ۲۴۷ - ۲۴۸ - ۲۴۹ - ۲۵۰ - ۲۵۱ - ۲۵۲ - ۲۵۳ - ۲۵۴ - ۲۵۵ - ۲۵۶ - ۲۵۷ - ۲۵۸ - ۲۵۹ - ۲۶۰ - ۲۶۱ - ۲۶۲ - ۲۶۳ - ۲۶۴ - ۲۶۵ - ۲۶۶ - ۲۶۷ - ۲۶۸ - ۲۶۹ - ۲۷۰ - ۲۷۱ - ۲۷۲ - ۲۷۳ - ۲۷۴ - ۲۷۵ - ۲۷۶ - ۲۷۷ - ۲۷۸ - ۲۷۹ - ۲۸۰ - ۲۸۱ - ۲۸۲ - ۲۸۳ - ۲۸۴ - ۲۸۵ - ۲۸۶ - ۲۸۷ - ۲۸۸ - ۲۸۹ - ۲۹۰ - ۲۹۱ - ۲۹۲ - ۲۹۳ - ۲۹۴ - ۲۹۵ - ۲۹۶ - ۲۹۷ - ۲۹۸ - ۲۹۹ - ۳۰۰ - ۳۰۱ - ۳۰۲ - ۳۰۳ - ۳۰۴ - ۳۰۵ - ۳۰۶ - ۳۰۷ - ۳۰۸ - ۳۰۹ - ۳۱۰ - ۳۱۱ - ۳۱۲ - ۳۱۳ - ۳۱۴ - ۳۱۵ - ۳۱۶ - ۳۱۷ - ۳۱۸ - ۳۱۹ - ۳۲۰ - ۳۲۱ - ۳۲۲ - ۳۲۳ - ۳۲۴ - ۳۲۵ - ۳۲۶ - ۳۲۷ - ۳۲۸ - ۳۲۹ - ۳۳۰ - ۳۳۱ - ۳۳۲ - ۳۳۳ - ۳۳۴ - ۳۳۵ - ۳۳۶ - ۳۳۷ - ۳۳۸ - ۳۳۹ - ۳۴۰ - ۳۴۱ - ۳۴۲ - ۳۴۳ - ۳۴۴ - ۳۴۵ - ۳۴۶ - ۳۴۷ - ۳۴۸ - ۳۴۹ - ۳۵۰ - ۳۵۱ - ۳۵۲ - ۳۵۳ - ۳۵۴ - ۳۵۵ - ۳۵۶ - ۳۵۷ - ۳۵۸ - ۳۵۹ - ۳۶۰ - ۳۶۱ - ۳۶۲ - ۳۶۳ - ۳۶۴ - ۳۶۵ - ۳۶۶ - ۳۶۷ - ۳۶۸ - ۳۶۹ - ۳۷۰ - ۳۷۱ - ۳۷۲ - ۳۷۳ - ۳۷۴ - ۳۷۵ - ۳۷۶ - ۳۷۷ - ۳۷۸ - ۳۷۹ - ۳۸۰ - ۳۸۱ - ۳۸۲ - ۳۸۳ - ۳۸۴ - ۳۸۵ - ۳۸۶ - ۳۸۷ - ۳۸۸ - ۳۸۹ - ۳۹۰ - ۳۹۱ - ۳۹۲ - ۳۹۳ - ۳۹۴ - ۳۹۵ - ۳۹۶ - ۳۹۷ - ۳۹۸ - ۳۹۹ - ۴۰۰ - ۴۰۱ - ۴۰۲ - ۴۰۳ - ۴۰۴ - ۴۰۵ - ۴۰۶ - ۴۰۷ - ۴۰۸ - ۴۰۹ - ۴۱۰ - ۴۱۱ - ۴۱۲ - ۴۱۳ - ۴۱۴ - ۴۱۵ - ۴۱۶ - ۴۱۷ - ۴۱۸ - ۴۱۹ - ۴۲۰ - ۴۲۱ - ۴۲۲ - ۴۲۳ - ۴۲۴ - ۴۲۵ - ۴۲۶ - ۴۲۷ - ۴۲۸ - ۴۲۹ - ۴۳۰ - ۴۳۱ - ۴۳۲ - ۴۳۳ - ۴۳۴ - ۴۳۵ - ۴۳۶ - ۴۳۷ - ۴۳۸ - ۴۳۹ - ۴۴۰ - ۴۴۱ - ۴۴۲ - ۴۴۳ - ۴۴۴ - ۴۴۵ - ۴۴۶ - ۴۴۷ - ۴۴۸ - ۴۴۹ - ۴۵۰ - ۴۵۱ - ۴۵۲ - ۴۵۳ - ۴۵۴ - ۴۵۵ - ۴۵۶ - ۴۵۷ - ۴۵۸ - ۴۵۹ - ۴۶۰ - ۴۶۱ - ۴۶۲ - ۴۶۳ - ۴۶۴ - ۴۶۵ - ۴۶۶ - ۴۶۷ - ۴۶۸ - ۴۶۹ - ۴۷۰ - ۴۷۱ - ۴۷۲ - ۴۷۳ - ۴۷۴ - ۴۷۵ - ۴۷۶ - ۴۷۷ - ۴۷۸ - ۴۷۹ - ۴۸۰ - ۴۸۱ - ۴۸۲ - ۴۸۳ - ۴۸۴ - ۴۸۵ - ۴۸۶ - ۴۸۷ - ۴۸۸ - ۴۸۹ - ۴۹۰ - ۴۹۱ - ۴۹۲ - ۴۹۳ - ۴۹۴ - ۴۹۵ - ۴۹۶ - ۴۹۷ - ۴۹۸ - ۴۹۹ - ۵۰۰ - ۵۰۱ - ۵۰۲ - ۵۰۳ - ۵۰۴ - ۵۰۵ - ۵۰۶ - ۵۰۷ - ۵۰۸ - ۵۰۹ - ۵۱۰ - ۵۱۱ - ۵۱۲ - ۵۱۳ - ۵۱۴ - ۵۱۵ - ۵۱۶ - ۵۱۷ - ۵۱۸ - ۵۱۹ - ۵۲۰ - ۵۲۱ - ۵۲۲ - ۵۲۳ - ۵۲۴ - ۵۲۵ - ۵۲۶ - ۵۲۷ - ۵۲۸ - ۵۲۹ - ۵۳۰ - ۵۳۱ - ۵۳۲ - ۵۳۳ - ۵۳۴ - ۵۳۵ - ۵۳۶ - ۵۳۷ - ۵۳۸ - ۵۳۹ - ۵۴۰ - ۵۴۱ - ۵۴۲ - ۵۴۳ - ۵۴۴ - ۵۴۵ - ۵۴۶ - ۵۴۷ - ۵۴۸ - ۵۴۹ - ۵۵۰ - ۵۵۱ - ۵۵۲ - ۵۵۳ - ۵۵۴ - ۵۵۵ - ۵۵۶ - ۵۵۷ - ۵۵۸ - ۵۵۹ - ۵۶۰ - ۵۶۱ - ۵۶۲ - ۵۶۳ - ۵۶۴ - ۵۶۵ - ۵۶۶ - ۵۶۷ - ۵۶۸ - ۵۶۹ - ۵۷۰ - ۵۷۱ - ۵۷۲ - ۵۷۳ - ۵۷۴ - ۵۷۵ - ۵۷۶ - ۵۷۷ - ۵۷۸ - ۵۷۹ - ۵۸۰ - ۵۸۱ - ۵۸۲ - ۵۸۳ - ۵۸۴ - ۵۸۵ - ۵۸۶ - ۵۸۷ - ۵۸۸ - ۵۸۹ - ۵۹۰ - ۵۹۱ - ۵۹۲ - ۵۹۳ - ۵۹۴ - ۵۹۵ - ۵۹۶ - ۵۹۷ - ۵۹۸ - ۵۹۹ - ۶۰۰ - ۶۰۱ - ۶۰۲ - ۶۰۳ - ۶۰۴ - ۶۰۵ - ۶۰۶ - ۶۰۷ - ۶۰۸ - ۶۰۹ - ۶۱۰ - ۶۱۱ - ۶۱۲ - ۶۱۳ - ۶۱۴ - ۶۱۵ - ۶۱۶ - ۶۱۷ - ۶۱۸ - ۶۱۹ - ۶۲۰ - ۶۲۱ - ۶۲۲ - ۶۲۳ - ۶۲۴ - ۶۲۵ - ۶۲۶ - ۶۲۷ - ۶۲۸ - ۶۲۹ - ۶۳۰ - ۶۳۱ - ۶۳۲ - ۶۳۳ - ۶۳۴ - ۶۳۵ - ۶۳۶ - ۶۳۷ - ۶۳۸ - ۶۳۹ - ۶۴۰ - ۶۴۱ - ۶۴۲ - ۶۴۳ - ۶۴۴ - ۶۴۵ - ۶۴۶ - ۶۴۷ - ۶۴۸ - ۶۴۹ - ۶۵۰ - ۶۵۱ - ۶۵۲ - ۶۵۳ - ۶۵۴ - ۶۵۵ - ۶۵۶ - ۶۵۷ - ۶۵۸ - ۶۵۹ - ۶۶۰ - ۶۶۱ - ۶۶۲ - ۶۶۳ - ۶۶۴ - ۶۶۵ - ۶۶۶ - ۶۶۷ - ۶۶۸ - ۶۶۹ - ۶۷۰ - ۶۷۱ - ۶۷۲ - ۶۷۳ - ۶۷۴ - ۶۷۵ - ۶۷۶ - ۶۷۷ - ۶۷۸ - ۶۷۹ - ۶۸۰ - ۶۸۱ - ۶۸۲ - ۶۸۳ - ۶۸۴ - ۶۸۵ - ۶۸۶ - ۶۸۷ - ۶۸۸ - ۶۸۹ - ۶۹۰ - ۶۹۱ - ۶۹۲ - ۶۹۳ - ۶۹۴ - ۶۹۵ - ۶۹۶ - ۶۹۷ - ۶۹۸ - ۶۹۹ - ۷۰۰ - ۷۰۱ - ۷۰۲ - ۷۰۳ - ۷۰۴ - ۷۰۵ - ۷۰۶ - ۷۰۷ - ۷۰۸ - ۷۰۹ - ۷۱۰ - ۷۱۱ - ۷۱۲ - ۷۱۳ - ۷۱۴ - ۷۱۵ - ۷۱۶ - ۷۱۷ - ۷۱۸ - ۷۱۹ - ۷۲۰ - ۷۲۱ - ۷۲۲ - ۷۲۳ - ۷۲۴ - ۷۲۵ - ۷۲۶ - ۷۲۷ - ۷۲۸ - ۷۲۹ - ۷۳۰ - ۷۳۱ - ۷۳۲ - ۷۳۳ - ۷۳۴ - ۷۳۵ - ۷۳۶ - ۷۳۷ - ۷۳۸ - ۷۳۹ - ۷۴۰ - ۷۴۱ - ۷۴۲ - ۷۴۳ - ۷۴۴ - ۷۴۵ - ۷۴۶ - ۷۴۷ - ۷۴۸ - ۷۴۹ - ۷۵۰ - ۷۵۱ - ۷۵۲ - ۷۵۳ - ۷۵۴ - ۷۵۵ - ۷۵۶ - ۷۵۷ - ۷۵۸ - ۷۵۹ - ۷۶۰ - ۷۶۱ - ۷۶۲ - ۷۶۳ - ۷۶۴ - ۷۶۵ - ۷۶۶ - ۷۶۷ - ۷۶۸ - ۷۶۹ - ۷۷۰ - ۷۷۱ - ۷۷۲ - ۷۷۳ - ۷۷۴ - ۷۷۵ - ۷۷۶ - ۷۷۷ - ۷۷۸ - ۷۷۹ - ۷۸۰ - ۷۸۱ - ۷۸۲ - ۷۸۳ - ۷۸۴ - ۷۸۵ - ۷۸۶ - ۷۸۷ - ۷۸۸ - ۷۸۹ - ۷۹۰ - ۷۹۱ - ۷۹۲ - ۷۹۳ - ۷۹۴ - ۷۹۵ - ۷۹۶ - ۷۹۷ - ۷۹۸ - ۷۹۹ - ۸۰۰ - ۸۰۱ - ۸۰۲ - ۸۰۳ - ۸۰۴ - ۸۰۵ - ۸۰۶ - ۸۰۷ - ۸۰۸ - ۸۰۹ - ۸۱۰ - ۸۱۱ - ۸۱۲ - ۸۱۳ - ۸۱۴ - ۸۱۵ - ۸۱۶ - ۸۱۷ - ۸۱۸ - ۸۱۹ - ۸۲۰ - ۸۲۱ - ۸۲۲ - ۸۲۳ - ۸۲۴ - ۸۲۵ - ۸۲۶ - ۸۲۷ - ۸۲۸ - ۸۲۹ - ۸۳۰ - ۸۳۱ - ۸۳۲ - ۸۳۳ - ۸۳۴ - ۸۳۵ - ۸۳۶ - ۸۳۷ - ۸۳۸ - ۸۳۹ - ۸۴۰ - ۸۴۱ - ۸۴۲ - ۸۴۳ - ۸۴۴ - ۸۴۵ - ۸۴۶ - ۸۴۷ - ۸۴۸ - ۸۴۹ - ۸۵۰ - ۸۵۱ - ۸۵۲ - ۸۵۳ - ۸۵۴ - ۸۵۵ - ۸۵۶ - ۸۵۷ - ۸۵۸ - ۸۵۹ - ۸۶۰ - ۸۶۱ - ۸۶۲ - ۸۶۳ - ۸۶۴ - ۸۶۵ - ۸۶۶ - ۸۶۷ - ۸۶۸ - ۸۶۹ - ۸۷۰ - ۸۷۱ - ۸۷۲ - ۸۷۳ - ۸۷۴ - ۸۷۵ - ۸۷۶ - ۸۷۷ - ۸۷۸ - ۸۷۹ - ۸۸۰ - ۸۸۱ - ۸۸۲ - ۸۸۳ - ۸۸۴ - ۸۸۵ - ۸۸۶ - ۸۸۷ - ۸۸۸ - ۸۸۹ - ۸۹۰ - ۸۹۱ - ۸۹۲ - ۸۹۳ - ۸۹۴ - ۸۹۵ - ۸۹۶ - ۸۹۷ - ۸۹۸ - ۸۹۹ - ۹۰۰ - ۹۰۱ - ۹۰۲ - ۹۰۳ - ۹۰۴ - ۹۰۵ - ۹۰۶ - ۹۰۷ - ۹۰۸ - ۹۰۹ - ۹۱۰ - ۹۱۱ - ۹۱۲ - ۹۱۳ - ۹۱۴ - ۹۱۵ - ۹۱۶ - ۹۱۷ - ۹۱۸ - ۹۱۹ - ۹۲۰ - ۹۲۱ - ۹۲۲ - ۹۲۳ - ۹۲۴ - ۹۲۵ - ۹۲۶ - ۹۲۷ - ۹۲۸ - ۹۲۹ - ۹۳۰ - ۹۳۱ - ۹۳۲ - ۹۳۳ - ۹۳۴ - ۹۳۵ - ۹۳۶ - ۹۳۷ - ۹۳۸ - ۹۳۹ - ۹۴۰ - ۹۴۱ - ۹۴۲ - ۹۴۳ - ۹۴۴ - ۹۴۵ - ۹۴۶ - ۹۴۷ - ۹۴۸ - ۹۴۹ - ۹۵۰ - ۹۵۱ - ۹۵۲ - ۹۵۳ - ۹۵۴ - ۹۵۵ - ۹۵۶ - ۹۵۷ - ۹۵۸ - ۹۵۹ - ۹۶۰ - ۹۶۱ - ۹۶۲ - ۹۶۳ - ۹۶۴ - ۹۶۵ - ۹۶۶ - ۹۶۷ - ۹۶۸ - ۹۶۹ - ۹۷۰ - ۹۷۱ - ۹۷۲ - ۹۷۳ - ۹۷۴ - ۹۷۵ - ۹۷۶ - ۹۷۷ - ۹۷۸ - ۹۷۹ - ۹۸۰ - ۹۸۱ - ۹۸۲ - ۹۸۳ - ۹۸۴ - ۹۸۵ - ۹۸۶ - ۹۸۷ - ۹۸۸ - ۹۸۹ - ۹۹۰ - ۹۹۱ - ۹۹۲ - ۹۹۳ - ۹۹۴ - ۹۹۵ - ۹۹۶ - ۹۹۷ - ۹۹۸ - ۹۹۹ - ۱۰۰۰ - ۱۰۰۱ - ۱۰۰۲ - ۱۰۰۳ - ۱۰۰۴ - ۱۰۰۵ - ۱۰۰۶ - ۱۰۰۷ - ۱۰۰۸ - ۱۰۰۹ - ۱۰۱۰ - ۱۰۱۱ - ۱۰۱۲ - ۱۰۱۳ - ۱۰۱۴ - ۱۰۱۵ - ۱۰۱۶ - ۱۰۱۷ - ۱۰۱۸ - ۱۰۱۹ - ۱۰۲۰ - ۱۰۲۱ - ۱۰۲۲ - ۱۰۲۳ - ۱۰۲۴ - ۱۰۲۵ - ۱۰۲۶ - ۱۰۲۷ - ۱۰۲۸ - ۱۰۲۹ - ۱۰۳۰ - ۱۰۳۱ - ۱۰۳۲ - ۱۰۳۳ - ۱۰۳۴ - ۱۰۳۵ - ۱۰۳۶ - ۱۰۳۷ - ۱۰۳۸ - ۱۰۳۹ - ۱۰۴۰ - ۱۰۴۱ - ۱۰۴۲ - ۱۰۴۳ - ۱۰۴۴ - ۱۰۴۵ - ۱۰۴۶ - ۱۰۴۷ - ۱۰۴۸ - ۱۰۴۹ - ۱۰۵۰ - ۱۰۵۱ - ۱۰۵۲ - ۱۰۵۳ - ۱۰۵۴ - ۱۰۵۵ - ۱۰۵۶ - ۱۰۵۷ - ۱۰۵۸ - ۱۰۵۹ - ۱۰۶۰ - ۱۰۶۱ - ۱۰۶۲ - ۱۰۶۳ - ۱۰۶۴ - ۱۰۶۵ - ۱۰۶۶ - ۱۰۶۷ - ۱۰۶۸ - ۱۰۶۹ - ۱۰۷۰ - ۱۰۷۱ - ۱۰۷۲ - ۱۰۷۳ - ۱۰۷۴ - ۱۰۷۵ - ۱۰۷۶ - ۱۰۷۷ - ۱۰۷۸ - ۱۰۷۹ - ۱۰۸۰ - ۱۰۸۱ - ۱۰۸۲ - ۱۰۸۳ - ۱۰۸۴ - ۱۰۸۵ - ۱۰۸۶ - ۱۰۸۷ - ۱۰۸۸ - ۱۰۸۹ - ۱۰۹۰ - ۱۰۹۱ - ۱۰۹۲ - ۱۰۹۳ - ۱۰۹۴ - ۱۰۹۵ - ۱۰۹۶ - ۱۰۹۷ - ۱۰۹۸ - ۱۰۹۹ - ۱۱۰۰ - ۱۱۰۱ - ۱۱۰۲ - ۱۱۰۳ - ۱۱۰۴ - ۱۱۰۵ - ۱۱۰۶ - ۱۱۰۷ - ۱۱۰۸ - ۱۱۰۹ - ۱۱۱۰ - ۱۱۱۱ - ۱۱۱۲ - ۱۱۱۳ - ۱۱۱۴ - ۱۱۱۵ - ۱۱۱۶ - ۱۱۱۷ - ۱۱۱۸ - ۱۱۱۹ - ۱۱۲۰ - ۱۱۲۱ - ۱۱۲۲ - ۱۱۲۳ - ۱۱۲۴ - ۱۱۲۵ - ۱۱۲۶ - ۱۱۲۷ - ۱۱۲۸ - ۱۱۲۹ - ۱۱۳۰ - ۱۱۳۱ - ۱۱۳۲ - ۱۱۳۳ - ۱۱۳۴ - ۱۱۳۵ - ۱۱۳۶ - ۱۱۳۷ - ۱۱۳۸ - ۱۱۳۹ - ۱۱۴۰ - ۱۱۴۱ - ۱۱۴۲ - ۱۱۴۳ - ۱۱۴۴ - ۱۱۴۵ - ۱۱۴۶ - ۱۱۴۷ - ۱۱۴۸ - ۱۱۴۹ - ۱۱۵۰ - ۱۱۵۱ - ۱۱۵۲ - ۱۱۵۳ - ۱۱۵۴ - ۱۱۵۵ - ۱۱۵۶ - ۱۱۵۷ - ۱۱۵۸ - ۱۱۵۹ - ۱۱۶۰ - ۱۱۶۱ - ۱۱۶۲ - ۱۱۶۳ - ۱۱۶۴ - ۱۱۶۵ - ۱۱۶۶ - ۱۱۶۷ - ۱۱۶۸ - ۱۱۶۹ - ۱۱۷۰ - ۱۱۷۱ - ۱۱۷۲ - ۱۱۷۳ - ۱۱۷۴ - ۱۱۷۵ - ۱۱۷۶ - ۱۱۷۷ - ۱۱۷۸ - ۱۱۷۹ - ۱۱۸۰ - ۱۱۸۱ - ۱۱۸۲ - ۱۱۸۳ - ۱۱۸۴ - ۱۱۸۵ - ۱۱۸۶ - ۱۱۸۷ - ۱۱۸۸ - ۱۱۸۹ - ۱۱۹۰ - ۱۱۹۱ - ۱۱۹۲ - ۱۱۹۳ - ۱۱۹۴ - ۱۱۹۵ - ۱۱۹۶ - ۱۱۹۷ - ۱۱۹۸ - ۱۱۹۹ - ۱۲۰۰ - ۱۲۰۱ - ۱۲۰۲ - ۱۲۰۳ - ۱۲۰۴ - ۱۲۰۵ - ۱۲۰۶ - ۱۲۰۷ - ۱۲۰۸ - ۱۲۰۹ - ۱۲۱۰ - ۱۲۱۱ - ۱۲۱۲ - ۱۲۱۳ - ۱۲۱۴ - ۱۲۱۵ - ۱۲۱۶ - ۱۲۱۷ - ۱۲۱۸ - ۱۲۱۹ - ۱۲۲۰ - ۱۲۲۱ - ۱۲۲۲ - ۱۲۲۳ - ۱۲۲۴ - ۱۲۲۵ - ۱۲۲۶ - ۱۲۲۷ - ۱۲۲۸ - ۱۲۲۹ - ۱۲۳۰ - ۱۲۳۱ - ۱۲۳۲ - ۱۲۳۳ - ۱۲۳۴ - ۱۲۳۵ - ۱۲۳۶ - ۱۲۳۷ - ۱۲۳۸ - ۱۲۳۹ - ۱۲۴۰ - ۱۲۴۱ - ۱۲۴۲ - ۱۲۴۳ - ۱۲۴۴ - ۱۲۴۵ - ۱۲۴۶ - ۱۲۴۷ - ۱۲۴۸ - ۱۲۴۹ - ۱۲۵۰ - ۱۲۵۱ - ۱۲۵۲ - ۱۲۵۳ - ۱۲۵۴ - ۱۲۵۵ - ۱۲۵۶ - ۱۲۵۷ - ۱۲۵۸ - ۱۲۵۹ - ۱۲۶۰ - ۱۲۶۱ - ۱۲۶۲ - ۱۲۶۳ - ۱۲۶۴ - ۱۲۶۵ - ۱۲۶۶ - ۱۲۶۷ - ۱۲۶۸ - ۱۲۶۹ - ۱۲۷۰ - ۱۲۷۱ - ۱۲۷۲ - ۱۲۷۳ - ۱۲۷۴ - ۱۲۷۵ - ۱۲۷۶ - ۱۲۷۷ - ۱۲۷۸ - ۱۲۷۹ - ۱۲۸۰ - ۱۲۸۱ - ۱۲۸۲ - ۱۲۸۳ - ۱۲۸۴ - ۱۲۸۵ - ۱۲۸۶ - ۱۲۸۷ - ۱۲۸۸ - ۱۲۸۹ - ۱۲۹۰ - ۱۲۹۱ - ۱۲۹۲ - ۱۲۹۳ - ۱۲۹۴ - ۱۲۹۵ - ۱۲۹۶ - ۱۲۹۷ - ۱۲۹۸ - ۱

مر بخت گیرد بگر بخت
 دنیا به جز آنست که هست
 تو از فکر دشمن بخلست مایل
 پیش رخ تیراش را خراش
 مثل مشهور است که

مثل و دولت قرن یکدیگرند
 هر کرا مثل نیست دولت نیست

خوم کالعدم نمیده اند که هر که دوستند (باشد) البته باید مایل باشد. و این خلد
 است. معنی نیست که هر که مثل ندارد دولت و پایه نیست پس گویا نیست. مثل کلام
 در این مقام آیین مرد گفتن و چاه کند و سخن است.

۵۱- مرد خدا بمشرق و مغرب غریب نیست

از دقایق ایران دیر فرساده مح صدق ملک اتجار عرض رسید که شاه جهان از
 اراک الملک اصناف نقل مکان کرده در دروغی شمر سخن نموده و پیشکش دست ارباب
 فرستاده حضرت بمین وقت رسید آذنی خاصه سوار شده بر آه. "وقت کسی را
 جرأت عرض نبود. محمد امین خان پسر میر جملة که نسبت گستاخی داشت بغرض رسید که
 پیشکشانه روانه شده است. تار سیدان پیشکشانه توقف فرمود است.

در جواب فرمودند که بی طاعت مغرور بودم. بعد علم سایل و احوال طاعت و احوال
 قابل است. رسیدن به شغلان چه ضرورتیست

مرد خدا بمشرق و مغرب غریب نیست
 هر جا که میرود همه ملک جدا از او نیست

بعد از آنکه داخل پایگاه شد و جهان عام نموده و باب کار و مشغولین فرمودند که
 فردا گنج خواهد شد. و در امور مقدم توابع کرده. خاندان عرض کرد که چه نوع
 شده است، سرانجام رسیدن متعذر است.

باف و حسی، جنگل شد که نوا آبدی که مردم را آن گریه نیست، و نوحه بفر خواهد
 رسید. از آن وقت چه تو به مرد و این سر را هم جان قیاس باید کرد، بهر که تا به
 رسیده از خوشایند تو بهم رسید. بلکه اعتیاد سخن نادره. بر قدر تو بهم رسیدم.
 نیست.

مرد و راه اهل و احوال در کار نیست

۵۲- فرق میان بهندیان و ایرانیان

از دقایق قزوین فرزند بهوش رسید که سخنان گلی قند از سرحد ایران عظمی پادشاهان صوبه
 در کابل نوشته بود که باین روز سرحد حاصل چه شرح است. نموده در طریق احوال و
 وفاق. همچنین چه شایع بودنی و خلق مشهور نیست. باید که مردم هر طرف و دیگراری
 خرید و فروختند و شد کنند که باعث آبدی بر دو مکان گردد. امیر خان در جواب
 نوشت که بکنور پور معروضی در روز بهر چه حکم شود خواهد نوشت. و بهمین مضمون از
 سوار کابل بهوش رسید. بر فردا دقایق قزوین و جنگل شد که جواب بر فردا سوار کابل.
 بر فردا سوار کابل. نوشته شد که عجب امیر خان خان راه را جدا کرد که ابا من چه
 بر رگان او در محبت بزرگان دوست صاحب قربی برده اند که از مضمون این خال
 بود. نیست

چنان شود دشمن طاعن احتیاط از ملک
 حکما در پرده باشد آب زیر گاه راه

همی تعصب و است گفته میشود. چون خود می ایران است مثل آن مردم و بهر
 واری و ادب نیست مردم هندوستان که مثل عربی است. بهمناف مضاعف زیاد
 است. لیکن قهصری که است آنست که چون شرکت زیاده است آرام طلب واقع شده
 است. بخلاف مشون. مثل بهی قهری است. و جوار رحل نیست. بهی قهری است. حقیقت
 زیاده است. لیکن قدری در رحل بهی قهرت و ناه است. مگر آنکه در بهی بعضی
 اقسام که بهی ذات کوب و دیگر اعانت کند. خلاصه کلام آنکه از حدت شعور برانسان

په چارو دود نه گزین، طور حرف صلیح، تیو معروض تیار، که من رخت شورو تن خنده،
خواه گر دود - بیت -

پای بوس تل از پا گنجد دیر را

۵۳- من حضرت را شایسته فتوح فی

پس تار خان ناست صوبه دار حیدر، بهادر طرف روح الله خاں عرض نموده بود
که اگر چه خانه زاده بوجیب عرض بجای الملک، روح الله خاں تاپ صوبه دار شده بجای بجای
الملک بی سبب باعث ایذا دیگران و بختیاری که از نیابت معزول سارده - دین راه که حراج
خاں مسعود بطور مادیست در فکر آزار است امیدوار است که نظام طب حضور شود که
ازین وجوه شر الناس نجات یابد -

بر بالای دار و دستا شد یعنی حصار - بچاره که نام او بافاق حرف ج درست شود بی
آزار است - لیکن خانی بدراچه چاره؟

شرح دستا - نیابت بجز او شده - در باب عزل چه اختیار دارد؟ همان مثل است
که از دراهم گفتم - روستای منهد و گفتند: «ای کاشی اگر شکوه کن» من حضرت را شایسته
فتح فی - یعنی لایق خدمت تن بجای گری -

۵۴- محاسب حکام

دار علی بیگ اراوند بکری دیوان اعلیٰ عرض نمود که بوجیب حکم بر که شش ماهه
نیاید زوکیل مطلق دعوی نموده طلب شش ماهه بگیرد - این معنی را بوضاحت مشکل بهری
تیه - خانه را در نظر بر کفایت سرکار مقرر کرده است که تا وقت یافتن چه گیره دعوی
نکند - دستا شد - اسول ثم سول - نظر بر کفایت مالی نمودن دودان را از خیرین
کار عطا میست - چند روز میریزد کرد که بعد انقضای ایام قیام ظاهر این عرض ۶۰۰ صلی و
ایم در خدمت ناخدا مسدود بیکای یافتن چه گیره تا قیامت حو بند گرفت - باز حرف - دستا
شد که شاکه دارنده بکری ایچه چاره است در باب چه گیره مرخص شد - که موجب نیندی دنیا

و حسنات مکتی ترا - و این کین بیست از عین حقوق سبکبار گردد -

اشعار

الموس که هر وقت پیوده تنف
دنیا بتمب گذشت و دین رفت زکف
رنجیده خدا و خلق راضی نشدند
ضایع کردیم پاره آب و طغ

اگر چه بایدیم از خود راه میاریم - نیک حق خدای او بدتر حفظ کند که بعد از ناخدا
شد -

۵۵- با خاک شوی اید و گردن کش زکس

روح الله خان دویم که میر حسن نام داشت، عرض کرد که قلعه اسدوم پوری با حکم و
کونی زیات عیانت رویک، مرمت ضرور است - دستا چه حکم شود؟

شیر دشتد سنگه استغفرانه استغفرانه در مقام با حکم قلعه اسدوم پوری نوشتن
بیوق بود - نام اصل آن که بر پیرست بیست نوشت - قلعه بدین از آن با حکم
است - اورا چه علاج؟

با دض آب و گل بر خوب لطفن پرداختیم

خانه سازی را بنود سازی مهمل ساختیم

باز عرض نمود که اگر حکم شود معارضه کار و اقله بر پوری را ملاحظه نماید -

دستا شد - با دود دستا سبق ۱۱۰۰ عرض نمود بی راجی دون ست -

شعر

معمار خود مشو که مکی خانه با غراب

در اندیشه باش که تو پای شود بلند

با خاک شو براب و گردن کش زکس

شاید غبار از سر پای نشود بلند

گرمی است باشد و در وقت گرمی در خواب میخوابد و در وقت سردی در خواب
برای تن آید اما اموات که در آنکه در خانه بماند و اموات سازیم؟

۵۶- در چند روز حیات گذشته در سخن تفاوت نشد

عرض منصور خان تا مبحث میرا نکرده است. در مبحث میرا - معصوم -
برای اجاب ما نکرده است. ضرورت است که معوض را که معوض است. معوض
گروه که در وقت قتل در وقت قتل شود که در میان ریاات جهان کشاد او به آسمان
نثار شده باشد. شرح و تفصیل.

شعر

در حد خاک نشسته است مثل بر طلب
خواج از بخاری رنگ سراسر می رود
و در باشد که درین غفلت و حرص و هوس
تقصیرش جدا گوشت جدا میرود

محب آتش جان را در احوال داند آنگه روزی که با نگر میروم مقرر فرمودیم
که هر که در سفر بود - جان - که هر که در سفر بود - جان -
نمیستند نباید چه صورت دارد؟ در چند روز حیات گذشته در سخن تفاوت نشد
انتهای مستحقان تا روز انکار بری جوانان در احوال و اعمال تفاوت خواهد
شد.

۵۷- روز نوروزی نو

حیات نه حال عرض نموا که مثل مصیبتان که در روز نوروز انکار انکار
نمیگردد. درین که میگویند. امر باستانی و مثنوی چگونه مساوی شود. در سخن رسید که
تفاوت در کارخانه با دشمنی نموده درگاه الهی است اخلق عیال الله و الرزق علی الله.
این را به رساله بخار و میل و یاد. وکیل رساله اخیل نیست. در بارگاه الهی اعتقاد
بمصرف و مثنوی بین عدالت و جای است. امید که ثم الموده اگر چه باشد و

شخصیت بعد از فتح قندهار و محو بدعتی از میان برداشتن سنت بزرگی در تعقیب
حکایت این که در - کس نحوه - رساله این به تمام خواهد رسید حق تعالی روز نور
روزی خواهد داد.

۵۸- سزای بعضی منصب داران

در وقتیکه استوار بخلاف قلد پی کوچ فرمودند - طلب اشتم و مردم قتلانک سبب دیو
رسیدن فرزان بکال چارده ماهه شده بود - هر چاره بزاری مستعد در سر راه عرض دادند که
اشتم نموده بایستند - میگویند با تربیت خان میر آتش بر مزدکی نمایند - حکم شد که
نصف طلب از خزان عاصه اندرون محل دهند و شتر بر خزان سیاه کالی حیدر آباد بخواند شد از
آنجایی که میر محمد الملک و ملک بنام دیران حیدر آباد بنویسد و سزا دلان همراه بدید -
باستند و چرخان. این روز بزاری قبول کردند - و تربیت خان میر آتش را در انشاء
راو از پاکی فرود آورده در میان بداران نشاندند - بار علی بیک داروفه بر کارم بعرض
درسانید - باهوت به داروفه خزان محل حکم شد که قسم و کمال طلب آسان بدید - تا شام بداران
طور میر آتش را در بداران نشاندند - بعد رسایند طلب سوار کرده بخت آورده -
فرمانج بر چهار بزاری را بخت محرم فرمودند و ارشاد شد که از شرارت میر آتش شما
ایشان شده بود - چاهری از منصب تربیت خان که شد - و باهوت چاکر تغییر گردید - بعد
از یک هفته بداران فرمودند که سبیل کس برید و طلب شش ماهه بر اخیان
دیگی بگیرد - و بدست خالص فرمان بنام جان نثار خان صوب دار (صادر) شد که قسط بیداری
نموده بر روز بنبوب قسط در رساله - چنانچه بن خیر بر روز بزاری دیگر که در حضور بودند
رسید - خاطر آفرین شد - درینا حکم شد که آن روز بزاری هم به بخت بداران رفت از
تقصیل آسان شد - به دیگی بر اخیان خود کردند - و حکم قسطنطینی بنام معوض خان صوب
دار آفرین شد - بعد از دو روز حکم شد که دو بزاری که بخت بداران در قتل حیدر آباد آفرین
محسوس نموده در باری سابق و حال استوار نمایند - و درین حکم بنام بخت بنیاد هم حکم رفت
که (در) سابق و حال در قتل دولت آباد محسوس نموده بگیرند.

۵۹- در پاره کام کار خان

کامکار خان پسر پسر خان مرعی نموده بود که میرزا محمد فخت خان که هیئت غیبیه او
بهیو عادت نموده ایمانی چند مشتعل بر کتلهائی این خانه زاده که شعله تن حرکت جایز
داشت (پیش) انظار انتقادی ساینک باشد - مقرر کرده و غیر این - تشییع بی دیگر در
آن مندرج سانه که قدم رسوائی خاص و عام شده - امیدوار است که در حضور پنهان
تشیع شود که دیگر جرات این طور حرکات نکند - وایب بود عرض رسانیدن -

بر لفظ واجب بود و دخله شد - حرم بود - و بر سر فرد مرعی دخله شد - خانه داد ساده
لوح بخوابد که با ارم درین رسوائی شریک خود سازد - و بیشتر کم در باب ما مقصد نبود -
تلافی با ضابطه تمام شده که دیگر ارتکاب نکند - یا بود این از خود کی کرده - زبان
بریدن و گردن دادن مقصود نیست - باید سوت و دیه سالت - رفتن لایه الک و لایه رنگ -

۶۰- تمام و بدگو

از سران فوج محمد اعظم شاه که در احمد آباد بودند بحض رسید که همه یک نای که در فوج
حدیان سرکار نوکر است باعث نمای مصراحت تمام بهر رسانیده - باعث پنداری کشی از
نوکران میشود - شری و دخله - سیدت خان گزاردان شدید بفرموده آن تمام را
که خرب دوست است - پای پادشاه بخود میار که خرب میار برای سلطان و ارباب دول
مصاحبت نمود و بدگوای است - اعزاز شده من القل - بطور ان الحیث ظاهره و سم و
باطنه - حال تمام است که ظاهرش خوش آید و باطنش هم قاق - الله العزیز -

۶۱- بوسه شراب از دین خان مذکور به او رسید

از نوشته محمد اعظم و قانع نگار صوبه احمد آباد که خانه داد و الاشی بود - بحض رسید که
محمد امین خان تاظم صوبه در خدمت مستی شراب دیوان کرده - و خنده شد که سبحان الله بذا
بستان عظیم - وکیل محمد امین خان این حقیقت را بموکل خود نوشت - تاظم مذکور سر دیوان
تکم کرد که من و قانع نگار کشفه یاد دادند - این حقیقت هم بحض رسید - و دخله شد که

که - جناب مرعی است الهه نوع من الحنون ولا یجملون تالین - تاظم صوبه
تندی در حراج دارد - لیکن در مقصد ما - تاظم معلوم میشود و قانع نگار تحت نموده بود -
اور چه دراد و طاقت بود که بوی شراب از دین خانه کار باور میداد؟ بهرحال تقدیر تعلق به
داشت - از تاظم بخود - سرای و قانع نگار دروغ گو تشییع خدمت - و سرای تاظم منع
خلعت روز جشن بر سال -

۶۲- سزا و احتساب

یاری یک دارنده سوانج بحر مرسانیه که بزرگ امید خاص عبدالرحیم سوانج نگار صوبه
بهر داد - مجلس خلعت کرده به - بحض رسید که بزرگ امید - اگر حجاب نشود دیگر ارباب خرم
دست از نوشن حقایق نفس الامر بر میدارند - و نوکری صوبه دارن اختیار خواهند کرد -
اگر جناب اقدس عمل برین امید دارند که باوه بر جزوه ضعیف میرزا غلامرضا از خدمت چاره
یست - شری و دخله - این کاره بزرگوار خود ضعیف باشد و بهر از خود بزرگ ضعیف
میداد - بواسطی مصحت و ات پاک افی است - لیکن خود از ارباب بزرگان هرگز تسلط نمای
کرد - سزای سوانج نگار عزل منصب و در طرفی (زنده است) ست و سزای صوبه دار کی
منصب پاشه و باطنی جاگیر -

۶۳- عمل بر ضابطه لازم است

روشنه خاتون دوم که میر حسن نام داشت - از کمال تقرب و اظهار خدمت بخشی گری
تن و خانمائی امیر یافت بود - و با خود آنگه سر بزاری شده بود بحض خود در خواص حاضر
میشد - لیکن در چنین غرض عداوت استاده میشد - بمعرفت حمزه الملک احمد خان
بحض رسید که ازین راه که منصب من - بزرگی است و منصب فیض الله خان سرداری
که نیابت داروشکی دارد - مستعدی - اگر سرداری و نیابت و دودن من شوم از فضل و کرم
خانه داد نوی بید نیست - تکم شد - بشرط تقریری بر دو خدمت که در مقرر شدن
مستعدی منصب به مضایقه؟ سرداری باشد - بعد از احمد خان عرض کرد - پس کجا استاده

خان مرحوم به منده. در دوم سیادت خان عرض کرد که خانه را را قبول نیست از من
معلوم شد که ملازم بهب علی سته و جماعت دارد و در صورتی که بهب خود مع
باشد چه باید کرد؟

۳- در بهب کسی چه کار است

در وقتیکه حضرت به عودت روانه شد در حالت نشیمن بود - (۱) چون بهوش
آمد سلام کرد و این بیت خواند -

شم

چه باز رفت باشد ز جان نیازمندی
که بوقت جانپسردان بر سر رسید باقی

حضرت رفت کرده فرموده که در هیچ حال راضی نمی باشد باید شد - شکار جا را
لفظ او جید است - یک چون دلی را این امر ناگزیر است هر چه در (b) دارد بگوید
بسته پذیر می شود - دست دراز کرده بر قدم مبارک سایه افکند کرد که بتصدیق این
قدم در رنگی بر آرزو با معنی شد - (الف) همین عرض است که نظریه قاتل بودن خان
را در (c) فرماید - در عین حقیقت خود داشته بر کرم که لایق کاری باشد با من کار
بر فرماید - (d) از هر که لایق باشد بر خانه زنی با من جدا (نظر) فرماید - فرموده
بر و جان قبول کردم - (تأمل) عرض کرد که در باب هست دو صبی که سابق ازین معرفت
ناظر عرض فرموده بود که این خانه را مدتی شده بهب حبس شده است - و از احوال
برگان خواستار گرفتار است - هر دو صبی را بگوید راه که علی سته و جماعت باشد
داند - (۱) داشتند معروض میداد که فصل و همین خانه را در با قاضی محمد ابرام بنیاید

(۱) در (a) بعد از آنکه خان را در سلام کرد و این بیت را بخواند -

(۲) در (b) هر چه باید گفت گوید که البته بهب عرض می کند غایب شد -

۱۷۹ - ۱۸۰

که آهه حمل آمد - حضرت سرایان کرده جسم کرده فرمودند که بی وقایع محنت فرمای
ایشان را این اختیار کرده است - در محفل و تفرقه شوقی نیست - (الف) عیب آنست که
این صحت است آید باشد که بر رعایت روح پاک بی نظریه و بی انصافان بوده شفقت داشت باشیم -
لیکن بشری این حد فایده بیند که آسانم بر که بهیمن نمی گویند - اما گمان نیست که
این حکم را خود قرار دهند - هر سال در آن محاسب ظاهر شریعت عمل بهیست نماید کرد -
بنی خلی فرموده فایده خوانده و فرماستند - بعد از فوت خان مذکور بهیست و هیست قاضی
آمده حاضر شد - آقا بیگ نام که در تو کران معتد روانه خان بود رفته بکلیت خانم کرد و هم
او آورد و بلا عرضی مود که در وقت تعیین و تعیین بهیست و هیست بر جایز و حکم قدس اگر
شریعت پناه شریف خواهد آورد باید که زیادت این کار به آقا بیگ مقرر فرماید - این بخاره
را طاقت آن نیست که روادار تقدیر حضرت شریعت پناه باشد - همین قدر که تخریف
خواهند آورد باعث نجات بنی حاکم خواهد شد - این آقا بیگ محاسب خان نام تاقی و
یکی بر خود بیست بود - لیکن رجوع نمای کمال مذکور شیع بود که حالت نصیحت و بر جناب
مقدس نیز ظاهر بود که کرر - مستحق این بیگ باشد که در میان بر روی نشاند "در ۱۱-"
قاضی که بنی خلی را مدتی نمودار حقیقت کار آگاه شد که طلب نمودن قاضی و فصل را با قاضی
یک مقرر کردن محض شکل و شطرنج است - ختم شده بهیمن - هر وقت فایده کار در وقت
گفت که همین که داخل و واقع میاید بهیست قاضی رود بخندد - اما در آنجا بهیست -
بعد از آنکه فرود قاضی بنی خلی را نظر انداخت گذشت و ملاحظه که بقیه تفرقه زندگی در وقت
مردان بر سواری کشید و تلخی بر روی کار آمد - چون قاضی را آنجا حاضر یافت - خوب متولی
در ایام هیست داری را از آن رها کرد و سالت بود - بعد از آنکه بنی خلی شیع نام میزد بهیست
آورد و با ختم رسانید - در این باب کسی چه کار است؟ یعنی بدین خود و سوکی بدین
خود - مقدم نیست و تفرقه ملی سته و جماعت هم نوعی از خنده بود که امیر اورد و سادو بخاره
که بدین باقر گفته شود - بی اختیار بهیست و هیست از بهیست چندی ساله بر رگ خود بهیست
داشت شیع جدید ایمان آورد - خود باشد هم شرد و انصب و من بینات ایمان -

۷۷- چهار مذہب بر حق است

و حق که قند ستاره در محراب بود در ایام و مبارک رمضان چار نفر مسلمان و نه غیر مسلم
از جمله عربی که از قلعه برای جنگ برآمده بودند و کج شدند. بعضی هم از راه قاضی حضور
عظم شد که با اتفاق معین صورت مسئله را تبیین نمود، محروص میگردید که چه باید کرد. بعد
و تحقیق بعضی رسید که اگر کفار مسلمان شوند خاص باید نرود و مسلمانان را سب و در صحنه باید
داشت. بر فرد مسئله و اختلاف شد که این مسئله بطور مذہب سبب حنیف و دیگر دیگر آورد
که ضابطه حاکمیت از دست نرود. مذہب سخت شیعه نیست که همین یک دین و یک درشت
باشد. الحمد لله چهار مذہب بر حق است و موافق عصر و وقت. قبل ازین بزرگ آسانی
مسئله مختلفه ظاهر نمی بود و قیاساتی درست میکرد. نباید که حرف شیعه را درست
آورد کرد که دل من قاس الحس، بلکه اعتقاد بدین آسانی و مسلمانی باید نمود. بعد که
این و اختلاف قاضی و مفتیان مسئله دیگر بر آوردند که از قاضی عالمگیری بر آمده که بنده
مسلمانان را سب و اهل باب بقتل باید رسانید. و اختلاف شد که قبول کردیم. اہت قبل از انتظار
بقتل رسانند که تا زمانی تا عاقبت دیدہ نشود انتظار نخواهد شد. چنانچه بحرر خان با اتفاق
سربراہ خان کوثرال نزدیک مغرب آلتاب سربراہ آورد و در عدالت گذارند.

۷۸- علما را بپایند ست آشیانہ

از عرضی خان نیز در جنگ که محاکمت بنگاہ که در اسلام بچری بود و خدمت، چندی از
برادران حضور داشت بعضی رسید که مقبره بی کنیز والدہ خاندان را تہ روی آب
نہیب است. "دولتی مخ" خاک سبب تہ رسد سیر در دولتی محلی تہ رسد اسلام است. و
بن صورت بچرا، معانی جریہ بنوا کنند "تبا صورت" میگرد. و تکرر شود که تنایت الله
خان شد معانی بفرمود.

و اختلاف شد و گفت: مثلاً، بعضین معضله "دولتی مخ" مقبره و را خواستن و حکم نص
قوانین مید و فرمان مجید که در باب جریہ ست که بنم صافروں باشد، بر ایم زود بمر صدر و
نمود از کس، دانی و طاعت شرع و جب انتظیم که آن شخص مزاجدان دارد بنوا

مرحوم دور - طبرانی، مصححین که موسس فی صدر و اناس و دشمن آن مجدد اش
من اناس است، باعث نفوذ و شکست شده. بعضی حاکمین بنی ناس را در محفل
مواظف پای دادند. این مع ساعز و در کار، معز و بچگون، دینی مکرر؟

نیت

برو ایام دام بر مرغ دیگر نه
که عطا را بپایند ست آشیانہ

قام شد کتاب احکام عالمگیری تصنیف حمید الدین خان
نیمه عالمگیری با اهتمام جدانہ سرکار

فہرست اعلام

آصف جاو: ۸۲	انور بن مالک: ۳۲-۳۹
آصف خان: ۲۸-۳۹-۳۳	بادشاہ بیگم: ۳۳-۳۴
۲۶-۳۰-۳۱	بختیار خان: ۳۵-۳۶
آقا بیگ: ۳۹-۴۰-۴۱	بہادر شاہ: ۳۵-۳۶-۳۸-۳۹
آقا حسین خوانساری: ۴۳	بہار الدین محمد: ۴۳
ایرانگم خان: ۳۵-۳۶-۳۷	بہروز خان: ۶۱-۶۳
ایوانکام آواز: ۹	بہرامند خان: ۸-۹-۹۰-۹۱-۹۲
احمد خان: ۸۵	۱۵۰-۱۵۱-۱۵۸
ارشاد خان: ۱۷۱	بیدار بخت بہادر: ۱۷۱-۱۷۲
اسد اللہ خان (اسد خان): ۵۸-۵۹-۶۰	۷۳-۷۴-۸۸-۸۹
۳۳-۵۵-۱۷۳	ترتیب خان میر آتش: ۱۷۹-۱۸۱
ادب خان: ۲۸-۳۹-۴۷	خانہ ناتھ سرکار (چند ناتھ): ۹-۱۰
اعظم خان جمالی: ۳۶	۱۰-۳۸-۱۷۹
اعظم خان کوک: ۸۵	چان دار خان: ۲۳-۲۴-۲۵-۲۸-۲۹-۱۷۱
اعظم شاہ: ۳۲-۳۳-۳۶	چاناجی دالہ: ۳۳-۳۴-۳۵-۱۵۲
افضل خان: ۴۹	حسن علی خان: ۳۱-۳۲-۳۳
افلاطون: ۸۶-۱۵۵	جعفر خان: ۱۷۱-۱۷۲
اکبر: ۳	جنگو خان دکنی: ۸۰-۱۷۱
انغ بیگ: ۷۷-۷۸-۷۹	جہان آرا بیگم: ۲۰
الانت خان: ۳۳-۳۵	جہان ربیب بانو بیگم: ۷۷-۷۸
امید خان: ۳۳-۳۴	سے سنگھ: ۲۹
امیر خان: ۷۱-۷۸-۷۹-۸۰	چربائی (چرباسی): ۹-۳۵-۳۶
۵۰-۵۱-۵۲-۵۳	چربوچ: ۱۷۱-۱۷۲

فیروز جنگه: ۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶

۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵

فیض الله خان: ۱۵۳-۱۵۴

کاسم خان: ۲۰

قطب الملک: ۸۲

قراندین: ۸۲-۸۳

قرنیه: ۹۸-۹۹-۱۰۰

کام بخش: ۳۷

کام گار خان: ۱۵۲

گنظام: کسبه (گنظام): ۹۸-۱۰۰

بان سکه (بان سکه): ۱۰۹-۱۱۰

عمر خان: ۳۶-۳۷-۳۸-۳۹

۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶

۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳

محمد اعظم (اعظم شاه): ۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰

۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲

۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷

۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷

۳۵-۳۶-۳۷-۳۸

محمد اعظم (دکلیه کار): ۳۳-۳۴-۳۵

محمد اکبر: ۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷

محمد اکرم (قاضی): ۹۸-۹۹-۱۰۰-۱۰۱

محمد امین خان: ۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳

۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴

محمد بخش: ۱۰۰

محمد یکس: ۳۳-۳۴-۳۵

محمد زبان شادی: ۹۳

محمد شجاع: ۳۰

محمد صادق: ۱۰۲-۱۰۳

محمد عاقل خان: ۸۳-۸۴-۸۵

محمد عظیم: ۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹

محمد خوش خان: ۳۰-۳۱-۳۲

محمد کام بخش: ۶۹

محمد مراد: ۱۵۲

محمد سزالدین: ۳۷-۳۸-۳۹

محمد معظم (ملاور شاد): ۳۵-۳۶-۳۷-۳۸

۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵

۳۹-۴۰-۴۱-۴۲

محمد نعمت خان: ۱۵۲

محمد خان: ۴۲-۴۳-۴۴

گلشن خان: ۳۳-۳۴-۳۵-۳۶

مراد بخش: ۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷

میرداد قلی خان: ۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶

منصور خان: ۱۵۲

ملک پالو: ۳۸

منار نعل: ۳۸

منصور خان: ۸۸-۸۹-۹۰

موسوی خان: ۹۰-۹۱

۵۸-۵۹-۶۰

میر حسن: ۳۶-۳۷-۳۸-۳۹

میر ملک حسین: ۸۵

میرزا آقا: ۹۸-۹۹-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲

میرزا خرو: ۳۰

میرزا معز قهرت موسوی: ۹۰

۳۳-۳۴-۳۵

نجات خان: ۳۸-۳۹-۴۰

نصرت جنگ: ۳۹-۴۰-۴۱-۴۲

۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲

۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲

نظام الملک اول: ۸۳

نعت خان: ۱۰

نور اشیا: ۹۰-۹۱

نمایان: ۳۷-۳۸-۳۹

آخوند راز: ۶۹-۷۰-۷۱-۷۲

میرزا بابا: ۳۳-۳۴-۳۵-۳۶

یار علی بیگ: ۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲

۱۰۹-۱۱۰-۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳

۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳

۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵

غلط نامہ

صفحہ	غلط	صفحہ	صفحہ
۲۳	لہو پیا	۲	۲۳
۲۴	نہی	۱۵	۲۴
۲۵	وہ نہی	۱۶	۲۵
۲۸	نہی	۲۱	۲۸
۵	نہی	۶	۵
۵۱	نہی	۱	۵۱
۵۱	نہی	۳۲	۵۱
۵۲	نہی	۸	۵۲
۵۲	نہی	۱۵	۵۲
۵۳	نہی	۱۸	۵۳
۵۴	نہی	۲۰	۵۴
۵۴	نہی	۲۱	۵۴
۵۴	نہی	۲۲	۵۴
۵۵	نہی	۲۳	۵۵
۵۵	نہی	۲۴	۵۵
۵۶	نہی	۲۵	۵۶
۵۶	نہی	۲۶	۵۶
۵۶	نہی	۲۷	۵۶
۵۶	نہی	۲۸	۵۶
۵۶	نہی	۲۹	۵۶
۵۶	نہی	۳۰	۵۶
۵۶	نہی	۳۱	۵۶
۵۶	نہی	۳۲	۵۶
۵۶	نہی	۳۳	۵۶
۵۶	نہی	۳۴	۵۶
۵۶	نہی	۳۵	۵۶
۵۶	نہی	۳۶	۵۶
۵۶	نہی	۳۷	۵۶
۵۶	نہی	۳۸	۵۶
۵۶	نہی	۳۹	۵۶
۵۶	نہی	۴۰	۵۶
۵۶	نہی	۴۱	۵۶
۵۶	نہی	۴۲	۵۶
۵۶	نہی	۴۳	۵۶
۵۶	نہی	۴۴	۵۶
۵۶	نہی	۴۵	۵۶
۵۶	نہی	۴۶	۵۶
۵۶	نہی	۴۷	۵۶
۵۶	نہی	۴۸	۵۶
۵۶	نہی	۴۹	۵۶
۵۶	نہی	۵۰	۵۶

نہی (نہی کے لئے)

نہی (نہی کے لئے)

نہی (نہی کے لئے)

صفحہ	نمبر	موضوع	مجموعہ
۸۶	۹	فرشیہ	فرشیہ
۸۷	۹	ظہار	ظہار کے ساتھ
۸۸	۵	علم امر کی حوت	علم امر کی حوت
۸۹	۶	یہ کتاب ہے	یہ کتاب ہے
۹۰	۱۰۷۸	اور وہ آل وقت	اور وہ آل کتاب اس
		کلاہک جو ہے	کلاہک جو ہے
۹۱	۱۰	کچھیں	کچھیں
۹۲	۳	بدھم بادی برہم بادی	بدھم بادی برہم بادی
۹۳	۳	عقل کی ج	عقل کی ج
۹۴	۱۰	ہی	(موقوف کیا جانے)
۹۵	۱۶	مستقیم	تجربہ
۹۶	۴	مستعمل	مستعمل
۹۷	۴	نظر	نظر
۹۸	۶	ہرہ کر ہے	ہرہ کر ہے
۹۹		ہری ہنی	ہنی
۱۰۰	۱۰	یک صحت	یک صحت
۱۰۱	۱۰	ہوک دوسری	ہوک دوسری طرف اس نے خرید
۱۰۲		طرف تہدی	طرف تہدی
۱۰۳	۵	سر کلہ	سر کلہ
۱۰۴	۶	کاشی کے پاس تو	کاشی کے پاس تو

AF 1139

Dr. Iqbal Hussain, F.R.S.

AURANGZEB ALAMGIR

(Reign: 1658-1707 - Lived: 1618-1707)



اورنگزیب عالمگیر



mazhar.com.pk



Delhi
(1658-1707)

Bombay
(1688)

Awadh
(1680)

Bengal
(1690)

Madras
(1690)

Goa
(1685)

Malabar
(1685)

Orissa
(1680)

Assam
(1682)

Tamil
(1680)

Fort of Hooghly (1685)



TanBaz-Research-Library



AHKAM-I-ALAMGIRI

PERSIAN TEXT

BY

HAMIDUD DIN KHAN

URDU TRANSLATION

BY

DR. KHALID HASAN QADIRI

INSTITUTE OF ISLAMIC CULTURE

2-CLUB ROAD LAHORE

TooBaa-Research-Library

طوبیٰ ریسرچ لائبریری
اسلامی اردو، انگلش کتب،
تاریخی، سفرنامے، لغات،
اردو ادب، آپ بیتی، نقد و تجزیہ

toobaa-elibrary.blogspot.com